آگ میں جلائے جائیں گے اور ان سے کہا جائیگا آج اپنے کئے کی سزا چکھو یہ وہی عذاب ہے جس کے جلدی آنے کا تم مطالبہ کیا کرتے تھے۔ ذوقوا سے پہلے یقال لھم
ف۶ ان المتقین ـــــ تا ـــــ والمحروم یہ بشارت اخرویہ ہے اور دفع عذاب کے لئے امور ثلاثہ کا بیان ہے یعنی شرک نہ کرو، ظلم نہ کرو اور احسان کرو
المتقین شرک سے بچنے والے۔ یہ امر اول کا بیان ہے۔ یہ لوگ جنت کے باغوں اور چشموں میں ہوں گے اور وہاں اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کو حاصل کریں گے اور
ان سے متمتع ہوں گے انھم کانوا قبل ذلك محسنین یہ امر دوم کا بیان ہے یعنی وہ اس سے پہلے دنیا میں ظلم نہیں کرتے تھے۔ کانوا قلیلا۔ الآیۃ

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ
بولا ف۵ پھر کیا مطلب ہے تمہارا اے بھیجے ہوؤ وہ بولے ہم کو بھیجا ہے
اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾
ایک گنہگار قوم پر کہ چھوڑیں ہم ان پر پتھر مٹی کے
مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ
نشان پڑے ہوئے تیرے رب کے یہاں سے حد سے نکل چلنے والوں کیلئے پھر بچا نکالا ہم نے جو
كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ
تھا وہاں ف۶ ایمان والا پھر نہ پایا ہم نے اس جگہ سوائے ایک گھر کے
مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ
مسلمانوں سے اور باقی رکھا ہم نے اسمیں نشان ان لوگوں کے لئے جو ڈرتے ہیں
الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۳۷﴾ وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى
عذاب دردناک سے ف۱ اور ف۲ نشانی ہے موسیٰ کے حال میں جب بھیجا ہم نے اس کو فرعون
فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ
کے پاس دے کر کھلی سند پھر اس نے منہ موڑ لیا اپنے زور پر اور بولا یہ جادوگر ہے
اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ
یا دیوانہ پھر پکڑا ہم نے اسکو اور اسکے لشکروں کو پھر پھینک دیا انکو دریا میں
وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۴۰﴾ وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿۴۱﴾
اور اس پر لگا الزام اور نشانی ہے عاد میں ف۳ جب بھیجی ہم نے ان پر ہوا خیر سے خالی ف۴
مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿۴۲﴾
نہیں چھوڑتی کسی چیز کو جس پر گذرے کہ نہ کر ڈالے اسکو جیسے چورا
وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۴۳﴾ فَعَتَوْا عَنْ
اور نشانی ہے ثمود میں ف۵ جب کہا انکو برت لو ایک وقت تک پھر شرارت کرنے لگے

ا تخویف دنیوی کا دوسرا نمونہ ۱۲

۲ تخویف دنیوی کا تیسرا نمونہ ۱۲

۳ چوتھا نمونہ

ما زائدہ ہے وہ رات کو اللہ کی عبادت میں مصروف رہتے اور نیند کم کیا کرتے تھے۔ وبالاسحار۔ الآیۃ۔ اور بوقت سحر اٹھ اٹھ کر خدا سے اپنے گناہوں کی معافی مانگا کرتے تھے۔ وفی اموالھم۔ الآیۃ۔ اور ان کے مال میں ہر سائل اور سوال نہ کرنے والے پر محتاج کا حصہ تھا یعنی محتاجوں اور مسکینوں پر احسان کیا کرتے تھے ف۷ وفی الارض ـــــ تا ـــــ تنطقون یہ ثبوت قیامت پر عقلی دلیل ہے۔ زمین میں اور خود تمہاری جانوں میں بھی یقین لانے والوں کے لئے دلائل موجود ہیں تم غور و فکر کر کے انہیں سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے؟ اللہ نے زمین کو کیسی قدرت و حکمت سے پیدا فرمایا وہ دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے وفی السماء رزقکم الخ یعنی آسمان سے باران رحمت نازل فرماتا ہے جس سے مختلف انواع و اقسام کا رزق پیدا ہوتا ہے وما توعدون یعنی اولے بھی آسمان ہی سے گرتے ہیں۔ فورب السماء۔ الآیۃ۔ زمین و آسمان کے رب کی قسم حشر و نشر اسی طرح حق ہے جس طرح تم بولتے اور منہ سے الفاظ نکالتے ہو اسی طرح تم بھی قبروں سے نکالے جاؤ گے۔ قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ یا مطلب یہ ہے کہ بولتے وقت جس طرح تمہیں یہ یقین ہوتا ہے کہ تم بول رہے ہو اسی طرح حشر و نشر بھی قطعی اور یقینی ہے۔ کما انہ لا شك لکم فی انکم تنطقون ینبغی ان لا تشکوا فی تحقق ذلك (بیضاوی)

ف۸ ھل اتٰك ـــــ تا ـــــ العذاب الالیم یہ تخویف دنیوی کے پانچ نمونوں میں سے پہلا نمونہ ہے اصل نمونہ تو قوم لوط علیہ السلام کی ہلاکت ہے اور اس سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ اسکی تمہید ہے۔ کیا ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں کا قصہ آپ تک نہیں پہنچا؟ یہ معزز مہمان فرشتے تھے جو خوبصورت نوجوانوں کی شکل میں ان کے پاس آئے۔ اذ دخلوا۔ الآیۃ۔ جب وہ مہمان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچے تو سلام کہا۔ انہوں نے بھی سلام کا جواب دیا اور دل میں کہا یہ اجنبی ہیں معلوم نہیں کون ہیں۔ خیال آیا پہلے ان کے کھانے پینے کا انتظام کر لیا جائے بعد میں ان کا اتہ پتہ معلوم کر لیا جائیگا۔ فراغ الی اھلہ الخ چنانچہ فوراً

موضح قرآن ف۱ نشانی ہے عاد میں یعنی عاد کے ہلاک ہونے میں۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی آثار آن سنگ باران موجود است ۱۲۔

گھر تشریف لے گئے اور بہت جلد ایک موٹا تازہ بچھڑا بھون تل کر لے آئے۔ اور ان کے سامنے رکھ دیا۔ لیکن جب دیکھا کہ وہ کھانے کے لئے بچھڑے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتے، تو فرمایا تم کھاتے کیوں نہیں؟ اور دل میں ڈرے بھی کیونکہ اس زمانے کا دستور تھا جو شخص کسی کو نقصان پہنچانا چاہتا یا اس کے یہاں چوری کرنے کا ارادہ رکھتا تھا وہ اس کے گھر کی روٹی نہیں کھاتا تھا تاکہ نمک حرامی نہ ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سمجھے کہ شاید یہ کسی بُرے ارادے سے آئے ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس عظمتِ شان کے باوجود غیب دان نہ تھے جب تک فرشتوں نے بتایا نہیں، ہم اللہ کے فرشتے ہیں اور ساتھ ہی ایک ذی علم فرزند کی خوشخبری بھی دیدی۔ یہ فرزند حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں۔

ف۹ فاقبلت امرأتہ۔ صرۃ چیخ۔ اونچی آواز۔ جب یہ خوشخبری حضرت سارہ علیہا السلام نے سُنی تو چیخ کر بولیں اور تعجب سے ہاتھ کی انگلیاں منہ پر رکھیں کہ ہیں مرگئی!! میں بڑھیا اور بانجھ ہو کر بچہ جنوں گی؟ یٰویلتٰی ءالد و انا عجوز وھذا بعلی شیخا ( ) ضربت باطراف اصابعھا جبھتھا فعل التعجب (مدارک ج ۴ ص ۱۸۱) جہلائے شیعہ اس سے ماتم ثابت کرتے ہیں جو سراسر جہالت و حماقت ہے۔ ماتم شیعہ سے حضرت سارہ کے اس فعل کو ادنیٰ تعلق بھی نہیں۔ ماتم اظہار غم و اندوہ کے لئے میت پر کیا جاتا ہے لیکن حضرت سارہ کا فعل بیٹے کی خوشخبری سن کر اظہار تعجب کے لئے تھا نیز ماتم میں منہ اور سینہ پیٹا جاتا ہے۔ لیکن انھوں نے عورتوں کی عادت کے مطابق ہاتھ تیزی سے منہ پر رکھ کر تعجب کیا تھا۔ قالوا کذلك الآیۃ۔ فرشتوں نے مائی صاحبہ کو جواب دیا بی بی! تیرے رب نے یوں ہی فرمایا ہے کہ آپ کے اسی حالت میں فرزند ہوگا وہ بڑی حکمتوں کا مالک اور سب کچھ جاننے والا ہے وہ ایک بوڑھے خاوند سے ایک بانجھ عورت کے فرزند پیدا کر سکتا ہے اس کے لئے یہ کوئی مشکل نہیں۔

ف۱۰ قال فما خطبکم۔ اب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا اے اللہ کے فرستادو! تم کس مہم پر جا رہے ہو؟ قالوا انا ارسلنا الخ کہا ہمیں ایک مجرم قوم (قوم لوط) کی طرف بھیجا گیا ہے۔ تاکہ ان حدود سے تجاوز کرنے والوں پر مٹی کی پختہ اینٹوں کی بارش برسائیں جن پر ان کے نام لکھے ہوں اور اس طرح ان کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیں۔ مسومۃ معلمۃ علی کل واحد منھا اسم من یھلك بہ (مظہری ج ۹ ص ۸۷)

ف۱۱ فاخرجنا۔ الآیۃ۔ عذاب نازل کرنے سے پہلے ہم نے قوم لوط کی بستیوں سے مومنوں کو باہر نکال لیا۔ فما وجدنا فیھا۔ الآیۃ۔ ان بستیوں میں مسلمان تھے کتنے؟ سوا ایک گھر والوں کے ہم نے کوئی مسلمان وہاں نہیں پایا اور وہ بھی لوط علیہ السلام کا گھر تھا۔ وترکنا فیھا اٰیۃ۔ الآیۃ۔ جو لوگ خدا کے دردناک عذاب سے ڈرتے اور آثار عذاب دیکھ کر عبرت حاصل کرتے ہیں ان کے لئے ہم نے قوم لوط کی تباہ شدہ بستیوں میں عذاب کی بعض نشانیاں باقی رہنے دیں، تاکہ لوگ اس سے عبرت حاصل کریں۔ نشانی سے مراد وہ پتھر ہیں جو ان پر برسائے گئے ہیں یا سیاہ رنگ کا بدبودار پانی مراد ہے جو ان بستیوں میں پھیل گیا۔ (ابن کثیر۔ مظہری) یا مطلب یہ ہے کہ ہم نے اس دردناک عذاب ہی کو ڈرنے والوں کے لئے عبرت و نصیحت کی علامت بنا دیا (خازن و معالم)

ف۱۲ و فی موسٰی۔ یہ تخویف دنیوی کا دوسرا نمونہ ہے اور فیھا پر معطوف ہے ای وترکنا فی موسٰی اٰیۃ (روح، مدارک) موسیٰ علیہ السلام کے قصے کو ہم نے عبرت و نصیحت کا سامان بنا دیا۔ جب ہم نے ان کو فرعون کے پاس دلائل واضحہ اور معجزات قاہرہ دے کر بھیجا تو اس نے اپنے ارکین سلطنت اور لاؤ لشکر سمیت انکار و اعراض کیا اور موسیٰ علیہ السلام کو جادوگر اور مجنوں کہنے لگا۔ معجزات و خوارق دیکھ کر کہنے لگا یہ تو جادوگر ہے اور جب توحید اور حشر و نشر کی باتیں سنیں جو اسکی عقل ناقص سے بالاتر تھیں تو انھیں مجنون قرار دے دیا۔ (مظہری) فاخذناہ۔ الآیۃ۔ چنانچہ ہم نے اسکو، اس کے ارکانِ دولت کو اور اس کے لاؤ لشکر کو پکڑ کر دریا میں ڈال کر غرق کر دیا۔ فرعون اپنے کفر و عناد اور غرور و استکبار کی وجہ سے تھا ہی قابل ملامت اور لائق مذمت چنانچہ اس کو دنیا میں بھی اسکی سزا مل گئی۔

ف۱۳ و فی عاد۔ یہ تخویف دنیوی کا تیسرا نمونہ ہے اور معطوف علیہ سابق پر معطوف ہے۔ قوم عاد کی ہلاکت کو بھی ہم نے عبرت کا نشان بنایا جب کہ ہم نے ان پر ایک ہوا مسلط کی جو ہر قسم کی خیر و برکت اور ہر نوعِ نفع سے خالی تھی اور تند و تیز اس غضب کی کہ جس چیز پر اس کا گذر ہو گیا اسے چُورہ کر کے رکھ دیا۔

ف۱۴ و فی ثمود۔ یہ تخویف دنیوی کا چوتھا نمونہ ہے۔ قوم ثمود کی تباہی بھی عبرتناک تھی جب ان سے کہا گیا اللہ کی نعمتوں سے زندگی کا فائدہ اٹھاؤ اور اللہ کے پیغمبر کا اتباع کرو، لیکن انھوں نے اللہ کے حکم سے سرکشی کی تو دیکھتے ہی دیکھتے ایک خوفناک گرج اور کڑک نے انھیں آلیا اور وہ اس کے سامنے ایک لمحہ بھی نہ ٹھہر سکے اور اس سے اپنے کو نہ بچا سکے، نہ اس عذاب کا مقابلہ ہی کر سکے۔

ف۱۵ و قوم نوح۔ الآیۃ۔ یہ تخویف دنیوی کا پانچواں نمونہ ہے۔ قوم نوح فعل مقدر کا مفعول ہے۔ ای اھلکنا قوم نوح۔ (مظہری ج ۹ ص ۸۹) اور ان تمام سرکش قوموں سے پہلے قوم نوح ؑ کو ہلاک کیا وہ لوگ بھی سرکش اور خدا کے باغی اور نافرمان تھے۔

ف۱۶ والسمآء ـــ تا ـــ تذکرون ۰ تخویف دنیوی کے پانچ نمونے ذکر کرنے کے بعد دعویٰ سورت پر دوسری عقلی دلیل ہے۔ ایــد۔ طاقت و قوت، موسعون۔ قادرون (مدارک) ہم نے آسمان کو اپنی قدرت و قوت سے پیدا کیا ہے اور ہماری قدرت ہر چیز پر حاوی ہے۔ زمین کو ہم نے بچھونے کی طرح ہموار بنایا۔ کون ہے جو اس کام کو ہم سے بہتر سرانجام دے سکے؟ ہم نے ہر چیز کا جوڑا پیدا کیا۔ حیوانات میں نر و مادہ اور باقی اشیاء میں مختلف انواع و اقسام مثلاً رنگ، ذائقہ اور بُو کی قسمیں، میووں، پھلوں اور غلوں، ترکاریوں کی مختلف اجناس لیس المراد تعین تعدد التثنیۃ بل المراد اصناف المخلوقات یعنی خلقنا من کل شئ اصناف ذات عدد فوق الواحد (مظہری ج ۹ ص ۸۹) یہ سب کچھ اس لئے کیا تاکہ تم عبرت حاصل کرو۔ عجائب المخلوقات میں غور کر کے اپنے خالق اور معبود حقیقی کو پہچانو اور اس کی قدرت کاملہ اور حکمت غامضہ پر ایمان لاؤ کہ جس قادر مطلق نے یہ سب کچھ پیدا کیا ہے وہ مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے ف۱۷ ففروا الی اللّٰہ۔ یہ بیان توحید ہے علیٰ سبیل الترقی دلائل بالا میں غور و فکر کرو اور اللہ کی طرف دوڑو یعنی شرک کو چھوڑ کر اللہ کی توحید کو مانو، کفر و انکار سے باز آؤ، شیطان کی اطاعت ترک کرو اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے احکام کی تعمیل کرو۔ ای من الشرک الی الایمان باللّٰہ او من طاعۃ الشیطان الی طاعۃ الرحمٰن (مدارک ج ۴ ص ۱۴۳) میں اللہ کی طرف سے کھول کر بیان کرنے والا اور اس کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں ولا تجعلوا مع اللّٰہ۔ الآیۃ۔ اللہ کے ساتھ ساتھ خود ساختہ معبودوں کو شریک نہ بناؤ اور حاجات میں اللہ کے سوا کسی کو مت پکارو میں اللہ کی طرف کھلا ڈرانے والا ہوں اور ہر بات کو واضح اور روشن کر کے بیان کرتا ہوں ف۱۸ کذٰلک ما اتی۔ یہ مشرکین پر شکویٰ اور آنحضرت کیلئے تسلیہ ہے۔ مشرکین کا ہمیشہ سے یہی طریقہ رہا ہے کہ جب بھی ان کے پاس کوئی پیغمبر آیا اُسے جادوگر اور دیوانہ کہنے لگے۔ اتواصوا بہ۔ الآیۃ۔ کیا پہلے زمانے کے مشرکین اپنی نسلوں کو وصیت کر گئے ہیں کہ وہ ہر پیغمبر کو انہی القاب سے یاد کریں؟ نہیں، بلکہ یہ پچھلی نسلیں خود ہی سرکش اور باغی ہیں

أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنظُرُونَ ﴿٤٤﴾ فَمَا

اپنے رب کے حکم سے پھر پکڑا ان کو کڑک نے اور وہ دیکھتے تھے ۱ پھر نہ

اسْتَطَاعُوا مِن قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنتَصِرِينَ ﴿٤٥﴾ وَقَوْمَ

ہو سکا ان سے کہ اٹھیں اور نہ ہوئے کہ بدلا لیں اور

نُوحٍ مِّن قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٤٦﴾ ع ۲ وَالسَّمَاءَ

ہلاک کیا ف۱۵ نوح کی قوم کو اس سے پہلے تحقیق وہ تھے لوگ نافرمان اور بنایا ہم نے ف۱۶

بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ﴿٤٧﴾ وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا

آسمان ہاتھ کے بل سے اور ہم کو سب مقدور ہے اور زمین کو بچھایا ہم نے

فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ﴿٤٨﴾ وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ

سو کیا خوب بچھانا جانتے ہیں ہم اور ہر چیز کے بنائے ہم نے جوڑے

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٤٩﴾ فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ

تاکہ تم دھیان کرو ف۱۷ سو بھاگو اللہ کی طرف ف۱۸ میں تم کو اس کی طرف سے ڈر

مُّبِينٌ ﴿٥٠﴾ وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۖ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ

سناتا ہوں کھول کر اور مت ٹھہراؤ اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود میں تم کو اس کی طرف

نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٥١﴾ كَذَٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّن

سے ڈر سناتا ہوں کھول کر اسی طرح ان سے پہلے ف۱۸ لوگوں کے پاس جو

رَّسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ﴿٥٢﴾ أَتَوَاصَوْا بِهِ ۚ

رسول آیا اسکو یہی کہا کہ جادوگر ہے یا دیوانہ کیا یہی وصیت کر مرے ہیں

بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿٥٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا أَنتَ

ایک دوسرے کو کوئی نہیں پر یہ لوگ شریر ہیں سو تو لوٹ آ ان کی طرف سے اب تجھ پر نہیں

بِمَلُومٍ ﴿٥٤﴾ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٥﴾

ہے الزام اور سمجھاتا رہ کہ سمجھانا کام آتا ہے ایمان والوں کو

ف۱۶ پانچواں نمونہ ۱۲

ف۱۷ دعوائے سورت پر عقلی دلیل ۱۲

ف۱۸ بیان توحید علیٰ سبیل الترقی ۱۲

ف۱۹ شکویٰ مع تسلیہ ۱۲

اور خود ہی خبث باطن کی وجہ سے ایسی بیہودہ باتیں کر رہے ہیں۔ فتول عنھم۔ آپ ان کی باتوں کی پروانہ کریں اور ان سے اعراض فرمائیں آپ پر کوئی طعن و ملامت نہیں، کیونکہ آپ نے افہام و تفہیم اور وعظ و تبلیغ کا حق ادا کر دیا ہے اور ان پر حجت خداوندی قائم کر دی ہے البتہ مومنوں کو وعظ و تذکیر فرماتے رہا کریں، کیونکہ اس سے ان کو بہت فائدہ ہوتا ہے اس سے ان کا ایمان تازہ اور یقین محکم ہو جاتا ہے۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی اعلیٰ و ادنیٰ ۱۲۔

۱۹ وما خلقت - یہ ماقبل کی علت ہے یعنی ان کو پند و نصیحت کرنا اور دعوت توحید دینا اس لئے ہے کہ ان کو اور ان کے علاوہ جنوں کو میں نے پیدا ہی اس لئے کیا ہے تاکہ وہ میری اطاعت کریں اور میری عبادت بجالائیں اور میری عبادت اور پکار میں کسی کو شریک نہ بنائیں۔ ان کی تخلیق میں میرا کوئی ذاتی مفاد نہیں تھا۔ ما ارید منهم۔ ان کے پیدا کرنے سے میرا مقصد یہ نہیں تھا کہ میں تحصیل رزق اور کسب معاش میں ان سے تعاون حاصل کروں جس طرح دنیوی آقاؤں کا دستور ہے میں تو رزق و معیشت سے بے نیاز ہوں (کشاف، بحر) یا مطلب یہ ہے کہ میں نے انکو اس لئے پیدا نہیں کیا تاکہ وہ اپنی اور

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ مَا أُرِيدُ

اور میں نے جو بنائے جن اور آدمی فلہ سو اپنی بندگی کو میں نہیں چاہتا

مِنْهُم مِّن رِّزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَن يُطْعِمُونِ ﴿٥٧﴾ إِنَّ اللَّهَ

ان سے روزینہ اور نہیں چاہتا کہ مجھ کو کھلاویں اللہ جو ہے

هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ﴿٥٨﴾ فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا

وہی ہے روزی دینے والا فلہ زور آور مضبوط فلہ سو ان گنہگاروں کا بھی ڈول

ذَنُوبًا مِّثْلَ ذَنُوبِ أَصْحَابِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُونِ ﴿٥٩﴾ فَوَيْلٌ

بھر چکا ہے انکے جیسے ڈول بھرا ان کے ساتھیوں کا اب مجھ سے جلدی نہ کریں سو خرابی ہے

لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن يَوْمِهِمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٦٠﴾

منکروں کو ان کے اس دن سے جس کا ان سے وعدہ ہوچکا ہے

ع ۳ ۲

سُورَةُ الطُّورِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَأَرْبَعُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۃ طور مکہ میں نازل ہوئی اور اسکی فلہ انچاس آیتیں ہیں اور اس میں دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالطُّورِ ﴿١﴾ وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ ﴿٢﴾ فِي رَقٍّ مَّنشُورٍ ﴿٣﴾ وَ

قسم ہے طور کی فلہ اور لکھی ہوئی کتاب کی کشادہ ورق میں فلہ اور

الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ﴿٤﴾ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ ﴿٥﴾ وَالْبَحْرِ

آباد گھر کی فلہ اور اونچی چھت کی فلہ اور ابلتے ہوئے

الْمَسْجُورِ ﴿٦﴾ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ مَّا لَهُ مِن

دریا کی فلہ بے شک عذاب فلہ تیرے رب کا ہو کر رہے گا اس کو کوئی نہیں

دَافِعٍ ﴿٨﴾ يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا ﴿٩﴾ وَتَسِيرُ الْجِبَالُ

ہٹانے والا جس دن لرزے آسمان کپکپا کر فلہ اور پھریں پہاڑ

ر علت برائے ماقبل ۱۲

ر تخویف ۱۲

ر تخویف اخروی ۱۲

میری دوسری مخلوق کے رزق و معاش کا انتظام کریں بلکہ انکو میں نے اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے اور مخلوق کی روزی کا کفیل میں آپ ہوں اس صورت میں یطعمون میں حذف مضاف ہوگا۔ ای یطعموا عبیدی (ابن کثیر، خازن) **۲۰** ان اللہ - الآیۃ - اللہ تعالیٰ خود ہی ساری مخلوق کا رزاق اور سب کی روزی کا کفیل ہے وہ بڑی قوت کا مالک اور صاحب اقتدار ہے۔ ساری مخلوقات کے رزق کی کفالت اس کیلئے معمولی بات ہے

۲۱ فان للذین - الآیۃ - یہ تخویف دنیوی ہے۔ مکہ کے ان ظالموں اور مشرکوں کے لئے عذاب کا ایک حصّہ مخصوص ہے جس طرح اقوام سابقہ کے ان جیسے ظالموں کو عذاب کا حصّہ چکھایا گیا اس لئے وہ جلدی نہ کریں ان کے حصّے کا عذاب ان کو مل کر رہیگا۔ عذاب کا معین وقت آنے کی دیر ہے فویل للذین کفروا۔ الآیۃ۔ جس یوم عذاب کا ان کافروں سے وعدہ کیا گیا ہے وہ دن ان کے لئے نہایت ہی ہلاکت خیز اور ان کی تباہی و بربادی کا دن ہوگا۔ اس دن سے جنگ بدر کا دن مراد ہے۔ جس میں کفر و شرک کے سرغنوں نے مٹھی بھر اور بے ہتھیار مسلمانوں کے ہاتھوں قتل اور قید و بند کے ذلّت آمیز عذاب کا مزہ چکھا۔ یا اس سے قیامت کا دن مراد ہے (بحر، خازن) اس صورت میں یہ تخویف اخروی ہوگی۔ یعنی آخرت میں موجودہ اور گذشتہ ظالموں اور سرکشوں کے لئے ایک ہی جیسا عذاب ہے، اس لئے وہ جلدی نہ کریں۔ قیامت کے دن سب اگلے پچھلے مشرکین و ظالمین عذاب کا مزہ چکھ لیں گے۔ وہ دن ان کی ہلاکت و تباہی کا دن ہو گا۔

سورۃ الذاریات میں آیات توحید

۱- ولا تجعلوا مع اللہ الٰھا آخر- نفی شرک ہر قسم-

موضح قرآن ف شاید لوح محفوظ کو کہا ۱۲ منہ رح ف۲ کعبہ کو کہا یا ساتویں آسمان پر کعبہ ہے فرشتوں کے طواف کرنے کا ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی آسمان کی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ف۴ اور یہ ایک دریا ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

فتح الرحمٰن ف۱ مترجم گوید یعنی آدمیان بندہ میگیرند تا در مأکل و مشرب معاونت کند بخلاف خدا۔ واللہ اعلم ۱۲۔ ف۲ یعنی توریت یا قرآن ۱۲۔ ف۳ یعنی آسمان ۱۲۔

سُورۃ الطور

ربط سورۃ الذاریات میں فرمایا تھا ان الدین لواقع یعنی جزاء وسزا ضرور ہو گی اب سورۃ الطور میں بطور ترقی فرمایا ان عذاب ربك لواقع ۝ ماله من دافع ۝ منکرین پر قیامت کے دن اللہ کا عذاب واقع ہوگا اور اللہ کے عذاب اور جزاء وسزا کو کوئی روک نہ سکے گا اور نہ کوئی اس سے بھاگ کر اپنی جان بچا سکیگا۔

خلاصہ دعوای سورت پر دو عقلی اور دو نقلی دلیلیں (ایک موسی علیہ السلام سے اور ایک کتب سابقہ سے) اور ایک دلیل وحی۔ درمیان میں اور آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی۔ باقی تخویف وبشارت اور زجرات۔

تفصیل

والطور یہ دلیل نقلی کی طرف اشارہ ہے یعنی کوہ طور گواہ ہے جہاں موسے علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی۔ وکتٰب مسطور۔ یہ دلیل نقلی کتب سابقہ سے ہے یعنی کتب سابقہ بھی شاہد ہیں کہ جزاء وسزا واقع ہو گی اور اسے کوئی روکنے والا نہیں والبیت المعمور یہ دلیل وحی کی طرف اشارہ ہے۔ بیت معمور جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تھی وہ بھی گواہ ہے وہاں آپ پر یہی حکم نازل ہوا تھا۔ والسقف المرفوع یہ پہلی عقلی دلیل ہے۔ آسمان بلند کے احاطہ سے تم باہر نہیں نکل سکتے۔ سمندر نے تمہیں ہر طرف سے گھیر رکھا ہے اسی طرح تم اللہ کے حیطۂ قدرت سے باہر نہیں جا سکتے۔ اور سمندر کی طرح اللہ کا عذاب تمہیں ہر طرف سے گھیر لے گا۔ اسی طرح عذاب ربك ــــ تا ــــ دافع ۝ یہ جواب قسم ہے اور مذکورہ بالا پانچوں شاہد ہیں کہ جزاء وسزا ضرور واقع ہو گی اور اسے کوئی نہیں ہٹا سکتا۔

یوم تمور السماء ــــ تا ــــ ماکنتم تعملون ۝ یہ جزاء وسزا میں سے ایک شق یعنی تخویف اخروی کا بیان ہے۔ جس دن آسمان لرز اٹھیگا۔ اور پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائیں گے۔ وہ جھٹلانیوالوں کی ہلاکت کا دن ہوگا۔ جنہوں نے اپنی ساری عمر بیہودگیوں میں گذار دی۔ اس دن ان کو جہنم میں دھکیل کر ان سے کہا جائیگا یہ وہی جہنم ہے جسے تم مانتے نہ تھے کیا یہ بھی جادو ہے؟ کیا یہ بھی تمہیں دکھائی نہیں دے رہا۔ جس طرح دنیا میں حق کو جادو کہا اور دلائل واضحہ دیکھنے کے باوجود کہا ہمیں تو کچھ نظر آتا ہی نہیں۔ اب صبر کرو یا بے صبری کا اظہار کرو، اپنے اعمال بد کی سزا کا مزہ تو چکھنا ہی ہوگا۔

ان المتقین ــــ تا ــــ هو البر الرحیم ۝ (۱۶) یہ جزاء وسزا کی دوسری شق یعنی بشارت اخروی کا بیان ہے۔ شرک سے بچنے والے جنت کی نعمتوں میں خوش وخرم ہوں گے اور عذاب سے محفوظ ہوں گے۔ ہر قسم کے ماکولات ومشروبات حاضر ہوں گے۔ تختوں پر آرام کریں گے۔ حوران بہشتی کی رفاقت ہوگی۔ اونچے رتبے والے مومنوں کی کم درجہ کی مومن اولاد کو جنت میں ان کے آباء واجداد کے اونچے درجے میں جگہ دیجائیگی ہر قسم کے میوے اور ہر قسم کا گوشت مہیا ہوگا۔ شراب طہور کا دور چلتا ہوگا۔ سچے موتیوں کی طرح حسین وجمیل خدام حاضر خدمت ہوں گے اہل جنت آپس میں گفتگو کریں گے کہ ہمیں تو بہت خطرہ اور ڈر تھا۔ لیکن اللہ نے محض اپنے فضل واحسان سے ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لیا۔ کیونکہ ہم دنیا میں صرف اسی محسن ومہربان کو پکارتے تھے اور اس کی پکار میں کسی کو شریک نہ کرتے تھے۔ اس آیت میں بیان توحید ہے علی سبیل الترقی اور ثمرۂ توحید ہے۔

فذکر فما انت۔ الآیۃ۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تسلی ہے۔ آپ وعظ وتبلیغ میں مصروف رہیں آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اللہ کی مہربانی سے آپ نہ کاہن ہیں نہ مجنون جیسا کہ معاندین کہتے ہیں

ام یقولون۔ الآیۃ۔ یہ شکوی ہے۔ کبھی کہتے ہیں وہ شاعر ہے، اچھا صبر کرو آخر موت اس کا خاتمہ کر دے گی۔

قل تربصوا۔ الآیۃ۔ جواب شکوی۔ تم بھی انتظار کرو میں بھی منتظر ہوں عنقریب دونوں کا انجام ظاہر ہو جائے گا۔ ام تامرھم الآیۃ۔ پیغمبر علیہ السلام کے بارے میں وہ جو کچھ کہتے ہیں اس کا منشا عقل وفہم نہیں، بلکہ ان کی سرکشی اور عناد کا نتیجہ ہے۔

ام یقولون تقولہ۔ الآیۃ۔ شکوی۔ کبھی کہتے ہیں یہ اپنے پاس سے بناتا ہے۔ فلیأتوا۔ الآیۃ۔ جواب شکوی۔ اگر وہ اس دعوے میں سچے ہیں تو ایسا کلام وہ بھی بنا کر لے آئیں۔

مخلقوا من غیر شیٔ ـــــ تا ـــــ سحاب مرکوم ٥ یہ زجرات ہیں۔ مشرکین کے مختلف خیالات باطلہ پر ان کو تنبیہ کی گئی ہے۔ کیا انھیں کسی مقصد کے بغیر پیدا کیا گیا ہے یا وہ خود ہی اپنے خالق ہیں کہ وہ خالق حقیقی کی عبادت نہیں کرتے؟ یا وہ زمین و آسمان کے خالق ہیں کہ اصل خالق کی عبادت سے اعراض کرتے ہیں؟ کیا وہ خدا کے خزانوں کے مالک اور نگران ہیں کہ نبوت اور رزق وغیرہ جسے چاہیں عطا کریں؟ یا ان کو آسمان پر جا کر فرشتوں کا کلام سننے اور امور غیبیہ کا علم حاصل کرنے پر قدرت حاصل ہے اور وہ معلوم کر آتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ان سے پہلے موت آئیگی؟ ان کی سفاہت و جہالت کا حال یہ ہے کہ خود تو بیٹیوں کو پسند نہیں کرتے، لیکن فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں۔ کیا آپ ان سے تبلیغ پر تنخواہ مانگتے ہیں کہ وہ اس مالی بوجھ کی وجہ سے آپ کا اتباع نہیں کرتے؟ کیا وہ غیب جانتے ہیں کہ دعوے کرتے ہیں کہ قیامت نہیں آئیگی؟ کیا وہ پیغمبر علیہ السلام اور مسلمانوں کے خلاف کوئی منصوبہ بنا رہے ہیں؟ یاد رکھیں کافروں کے منصوبے خود انہی پر الٹ دیئے جاتے ہیں۔ کیا اللہ کے سوا ان کا کوئی اور الٰہ (کارساز) ہے جو انھیں اللہ کے عذاب سے بچا لیگا؟ ان کی سرکشی اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ اگر آسمان کا ایک ٹکڑا بصورت عذاب ان پر نازل کر دیا جائے تو اسے دیکھ کر کہیں گے کہ یہ عذاب نہیں، بلکہ باران رحمت سے لبریز بادل ہے۔

فذرھم حتی یلقوا۔ آپ ان معاندین سے اعراض فرمائیں اور اس دن کا انتظار فرمائیں۔ جب ان پر بیہوشی طاری ہو گی اور ان کا کوئی حیلہ ان کو اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکیگا اور نہ کوئی انکی مدد ہی کرے گا۔ وان للذین ظلموا۔الآیۃ یہ تخویف دنیوی ہے ان ظالموں اور سرکشوں کے لئے اس سے پہلے دنیا میں بھی عذاب ہے۔ واصبر لحکم ربك۔الآیۃ۔ یہ آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دوسری بار تسلّی کا ذکر ہے۔ آپ اللہ کے حکم کا انتظار فرمائیں ہم آپ کے محافظ و نگہبان ہیں اور اوقات نماز میں اللہ کی تسبیح و تحمید میں مصروف رہا کریں۔

۲ والطور یہ دعوی سورت پر پہلی نقلی دلیل ہے از موسیٰ علیہ السلام یعنی وہ کوہ طور بھی شاہد ہے کہ حشر و نشر اور جزاء و سزا حق ہے۔ جہاں موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی تھی کہ ان الساعۃ اٰتیۃ اکاد اخفیھا لتجزی کل نفس بما تسعی (طٰہٰ ع۱) یہ ذکر مکان اور ارادۂ مکین کے قبیل سے ہے۔ وکتاب مسطور فی رق منشور یہ دوسری نقلی دلیل ہے از کتب سابقہ رق باریک چمڑا وغیرہ جس پر وہ لکھی جاتی ہیں۔ یعنی کتب سابقہ بھی شاہد ہیں کہ جزاء و سزا واقع ہوگی کیونکہ ان میں بھی یہ مضمون نازل کیا جا چکا ہے۔ والبیت المعمور یہ دلیل وحی ہے بیت معمور ساتویں آسمان پر خانۂ کعبہ کے بالمقابل فرشتوں کا عبادتخانہ ہے جہاں روزانہ ستّر ہزار فرشتے عبادت کیلئے آتے ہیں۔ جو ایک بار آچکے پھر قیامت تک ان کی باری نہیں آئیگی (صحیحین) یعنی بیت اللہ بھی گواہ ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر دحی نازل ہوئی تھی یعنی بیت معمور میں بھی یہی حکم ہوا تھا۔

۳ والسقف المرفوع ٥ یہ پہلی عقلی دلیل ہے اور سقف مرفوع سے آسمان بلند مراد ہے یعنی آسمان بلند جو تم سب کو محیط ہے، بھی گواہ ہے کہ تم احاطہ سے نکل کر بھاگ نہیں سکتے۔ تائید:۔ یمعشر الجن و الانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السمٰوٰت والارض فانفذوا لاتنفذون الا بسلطان ٥ (ع۲) والبحر المسجور ٥ یہ دوسری عقلی دلیل ہے۔ المسجور پانی سے لبریز قال قتادۃ البحر المسجور المملوء وھذا معروف من اللغۃ رجحہ الطبری (طبری، بحر) یہ پانی سے بھرا ہوا سمندر بھی گواہ ہے کہ جس طرح اس نے تم کو ہر طرف سے گھیرا ہوا ہے، اسی طرح قیامت کے دن اللہ کا عذاب تم کو ہر جانب سے گھیر لے گا۔

۴ ان عذاب۔ یہ مذکورہ بالا پانچ شواہد بصورت اقسام کا جواب ہے یعنی حشر و نشر کے بعد جزاء و سزا بھی ہوگی اور اللہ کے عذاب سے کوئی بھاگ نہیں سکیگا اور نہ کوئی کسی سے عذاب کو ہٹا ہی سکیگا۔

۵ یوم تمور۔ یہ تخویف اخروی ہے۔ تمور، تدور و تضطرب (ابن کثیر، روح) آسمان گھومیگا اور لڑکھڑا اٹھیگا اور پھر ریزہ ریزہ ہو کر زمین پر گر پڑیگا۔ یوم، فویل مؤخر کیساتھ متعلق ہے۔ یعنی جب آسمان چکناچور ہو کر گر پڑینگے اور پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل کر زمین کے ساتھ ہموار ہو جائیں گے، اس دن توحید، قیامت اور دیگر اعتقادیات کو جھٹلانیوالوں کے لئے ہلاکت و تباہی ہو گی جنہوں نے اپنی زندگیاں بیہودگیوں اور خرافات میں گنوا دیں اور ہمیشہ تائید باطل اور تکذیب حق میں مشغول و منہمک رہے۔

ف۶ یوم یدعون۔ یُدَعُّوْنَ انہیں دھکا دیکر پھینکا جائیگا یدفعون الیھا بعنف (بیضاوی) ھٰذہ النار سے پہلے فیقال لھم مقدر ہے
(مدارک) جس دن جھٹلانے والوں کو دھکے دے دے کر جہنم میں پھینکا جائے گا اس وقت ان سے کہا جائیگا یہ وہی جہنم ہے جس سے ہمارے پیغمبر (علیہم الصلوٰۃ
والسلام) تمہیں ڈراتے تھے لیکن تم اس کو نہ مانتے تھے افسحر ھذا۔ الآیۃ۔ اب بتاؤ کیا یہ بھی جادو ہی ہے اور تمہاری نظر بندی کردی گئی ہے جس کی
وجہ سے تمہیں یہ دوزخ نظر آرہا ہے، لیکن حقیقت میں کچھ بھی نہیں ہے؟ جس طرح دنیا میں تم معجزاتِ انبیاء علیہم السلام کو جادو اور نظر بندی سے تعبیر کیا کرتے
تھے کیا یہ جہنم بھی تمہیں نظر نہیں آرہا؟ جس طرح دنیا
میں دلائل و معجزات دیکھ کر بھی تم کہا کرتے تھے کہ ہمیں
تو کچھ سنائی نہیں دیتا اور نہ ہمیں کچھ نظر ہی آتا ہے۔ یہ
بطور استہزاء و تہکم ان سے کہا جائیگا۔ یعنی اب بھی
کہو ناں کہ یہ سب جادو ہے اور ہمیں کچھ نظر نہیں آتا
کنتم تقولون للوحی ھذا سحر افھذا
المصداق ایضا سحر (ام انتم لا تبصرون)
ھذا ایضا کما کنتم لا تبصرون فی الدنیا
مایدل علیہ وتقریع وتہکم (بیضاوی)
ف۷ اصلوھا۔ الآیۃ۔ اب صبر کرو یا بے صبری کرو
واویلا کرو اور چیخو چلاؤ، تمہارے لئے برابر ہے اس
سے تمہیں کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اب تو تمہیں اس عذاب
جہنم میں داخل ہونا ہی ہوگا۔ اس میں تم سے کوئی زیادتی
اور بے انصافی نہیں کی گئی یہ تمہارے اپنے ہی اعمال
یعنی کفر و شرک اور عناد و تکذیب کی سزا ہے جن میں
تم عمر بھر لگے رہے ف۸ ان المتقین۔ یہ بشارت
اخرویہ ہے۔ شرک و تکذیب سے اور اللہ کی نافرمانیوں
سے بچنے والے قیامت کے دن جنت کے باغوں میں
اور انواع و اقسام نعمت میں مصروف عیش ہونگے
فکھین۔ اللہ کی دی ہوئی عزت و کرامت اور انعامات
بے پایاں میں خوش و خرم ہوں گے اور جہنم کے عذاب
سے بھی محفوظ ہوں گے کلوا واشربوا۔ اس
سے پہلے یقال لھم مقدر ہے۔ ان سے کہا جائیگا
کہ جنت کے ماکولات و مشروبات میں سے جو چاہو
کھاؤ اور پیو یہاں کی ہر چیز خوشگوار اور صحت افزا
ہے۔ یہ تمہارے اعمال صالحہ کا انعام ہے۔ متکئین
یہ کلوا کی ضمیر سے حال ہے حال من الضمیر
فی کلوا واشربوا (مدارک ج ۴ ص ۵۴۱) قطار
در قطار تختوں پر عزت و اکرام اور راحت و آرام سے

سَيْرًا ﴿١٠﴾ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١١﴾ الَّذِيْنَ هُمْ
چل کر سو خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کو جو باتیں
فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ﴿١٢﴾ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ
ہیں کھیلتے ہوئے جس دن کر دھکیلے جائیں دوزخ کی طرف
دَعًّا ﴿١٣﴾ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٤﴾
دھکیل کر یہ ہے وہ آگ جس کو تم جھوٹ جانتے تھے
اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿١٥﴾ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا
اب بھلا یہ جادو ہے یا تم کو نہیں سوجھتا چلے جاؤ اس کے اندر پھر تم صبر کرو
اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ
یا نہ صبر کرو تم کو برابر ہے وہی بدلا پاؤ گے جو کچھ تم
تَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ﴿١٧﴾ فٰكِهِيْنَ
کرتے تھے جو ڈرنے والے ہیں وہ باغوں میں ہیں اور نعمت میں میوے کھاتے ہوئے
بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿١٨﴾
جو ان کو دیئے ان کے رب نے اور بچایا ان کے رب نے دوزخ کے عذاب سے
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْۗــًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى
اور کھاؤ پیو رچتا ہوا بدلہ ان کاموں کا جو تم کرتے تھے تکیہ لگائے بیٹھے
سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿٢٠﴾ وَالَّذِيْنَ
تختوں پر برابر بچھے ہوئے قطار باندھ کر اور بیاہ دیں ہم نے انکو حوریں بڑی آنکھوں والیاں اور جو لوگ
اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
یقین لائے ف۹ اور انکی راہ پر چلی ان کی اولاد ایمان سے پہنچا دیا ہم نے ان تک ان کی اولاد کو
وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِۢئٍ بِمَا كَسَبَ
اور گھٹایا نہیں ہم نے ان سے ان کا کیا ذرا بھی ہر آدمی اپنی کمائی میں

وقف لازم

بشارات اخرویہ ۔۱۴

تکیہ لگائے۔ حور، حوراء کی جمع ہے یعنی ایسی آنکھوں والی جس کی سیاہ جگہ کی سیاہی اور سفید جگہ کی سفیدی بہت زیادہ ہو۔ عین، عیناء کی
جمع ہے یعنی موٹی آنکھوں والی۔ یعنی جنت میں ہم ایسی حسین و جمیل حوروں کو ان کی بیویاں بنا دیں گے۔ حاصل یہ کہ جنت میں ان کو ہر قسم کی لذت و
عیش حاصل ہو گی ف۹ والذین امنوا۔ الآیۃ۔ ما التنھم ای ما نقصناھم (خازن، روح) یعنی ہم کم نہیں کریں گے۔ جو مؤمنین اپنے ایمان و
عمل کی وجہ سے جنت کے بہت اونچے درجات میں ہوں گے ہم ان کی اولاد جو ایمان و عمل میں انکا اتباع کرتی رہی، لیکن ان کے رتبے کو نہ پہنچ سکی، ہم انکو

بھی جنت میں ان کے آباء و اجداد کے درجات میں جگہ دے دیں گے۔ اور اسکی وجہ سے ان کے آباء و اجداد کے درجہ و رتبہ میں کسی قسم کی کمی نہیں کریں گے اور نہ ان کے کسی عمل کا ثواب ہی کم کریں گے لیکن ہر کافر و مشرک اپنے اعمال مشرکانہ کی وجہ سے جہنم میں گرا ہو گا خواہ اس کے ماں باپ کتنے ہی نیک اور صالح ہوں۔ مشرک اور کافر اولاد کو ماں باپ کی نیکی سے کچھ فائدہ نہ ہو گا۔ کل امرئ کافر بما عمل من الشرک مرتھن فی النار (معالم ج ۶ ص ۲۵۱) قال الجمھور وابن عباس وابن جبیر وغیرھما ان المومنین الذین اتبعتھم ذریتھم فی الایمان یکونون فی مراتب ابائھم وان لم یکونوا فی التقوی والاعمال مثلھم کرامۃ لابائھم فبایمان متعلق بقولہ واتبعتھم (بحر ج ۸ ص ۱۴۸) بایمان کے اتبعتھم کے ساتھ متعلق ہونے کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے ومن صلح من ابائھم وازواجھم وذریتھم (مؤمن ع ۱) ۱۰ وامددنھم اہل جنت کے لئے مزید نعمتوں کا ذکر ہے۔ مذکورہ نعمتوں کے علاوہ ہم ان کو ان کی مرضی اور خواہش کے میوہ جات اور مختلف انواع کے گوشت بھی مہیا کریں گے اور وہاں شراب طہور کے ساغر پہ ساغر چلیں گے۔ وہ شراب ایسی پاکیزہ ہو گی جو نشہ اور بدمزگی سے مبرا ہو گی۔ اور اس کے پینے سے کوئی بیہودگی، کوئی لغو بات اور کوئی گناہ کی چیز ظاہر نہیں ہو گی جیسا کہ دنیا کی شراب بیہودگی اور گناہ کا سرچشمہ ہے ای لا یکون فیھا ما یؤثمھم ولا یجری بینھم ما فیہ لغو واثم کما یجری بین شربۃ الخمر فی الدنیا (خازن ج ۶ ص ۲۵۱) ۱۱ ویطوف۔ الآیۃ۔ وہاں ان کی خدمت کیلئے ایسے نوجوان موجود ہوں گے جو حسن و جمال میں ایسے سچے اور آبدار موتیوں کی طرح ہوں گے جنہیں چھپا کر رکھا گیا ہو، اور انسانی ہاتھوں نے ان کو چھوا تک نہ ہو ۱۲ واقبل بعضھم۔ یہ اہل جنت کی باہمی گفتگو ہے جس میں وہ اللہ کے انعام و اکرام کا اعتراف اور اس کے احسان کا شکر کریں گے۔ یتساءلون۔ آپس میں گفتگو کریں گے اور دنیا کے بعض احوال کا ذکر کریں گے۔ وہ کہیں گے دنیا میں تو ہم بہت ہی خائف تھے اور ہمیں ڈر تھا کہ ہم بڑے گنہگار ہیں، اللہ کے عذاب سے کس طرح بچیں گے۔ فمن اللہ

رَهِينٌ ﴿٢١﴾ وَأَمْدَدْنَاهُم بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢٢﴾

پھنسا ہے ف۱ اور تار لگا دیا ہم نے ان پر ۱۰ میووں کا اور گوشت کا جس چیز کو جی چاہے

يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ﴿٢٣﴾ وَيَطُوفُ

جھپٹتے ہیں وہاں پیالہ نہ بکنا ہے اس شراب میں اور نہ گناہ میں ڈالنا اور پھرتے ۱۱

عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ﴿٢٤﴾ وَأَقْبَلَ

ہیں ان کے پاس چھوکرے ان کے گویا وہ موتی ہیں اپنے غلاف کے اندر اور منہ کیا

بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٢٥﴾ قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ

بعضوں نے ۱۲ بعض دوسروں کی طرف آپس میں پوچھتے ہوئے بولے ہم بھی تھے اس سے پہلے

فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ﴿٢٦﴾ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ

اپنے گھروں میں ڈرتے رہتے پھر احسان کیا اللہ نے ہم پر اور بچا دیا ہم کو لُو کے

السَّمُومِ ﴿٢٧﴾ إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ

عذاب سے ف۲ ہم پہلے سے پکارتے تھے اسکو ۱۳ بیشک وہی ہے نیک سلوک والا

الرَّحِيمُ ﴿٢٨﴾ فَذَكِّرْ فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا

مہربان اب تو سمجھائے کہ تو اپنے رب ۱۴ کے فضل سے نہ جنوں سے خبر لینے والا

مَجْنُونٍ ﴿٢٩﴾ أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ

ہے اور نہ دیوانہ کیا کہتے ہیں یہ شاعر ہے ۱۵ ہے ہم منتظر ہیں اس پر گردش

الْمَنُونِ ﴿٣٠﴾ قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ﴿٣١﴾

زمانہ کے تو کہہ تم منتظر رہو کہ میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں

أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا ۚ أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿٣٢﴾

کیا ان کی عقلیں یہی سکھلاتی ہیں انکو یا یہ لوگ شرارت پر ہیں

أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ ۚ بَل لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٣﴾ فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ

یا کہتے ہیں یہ قرآن خود بنا لایا ۱۶ کوئی نہیں پر وہ یقین نہیں کرتے پھر چاہیئے کہ لے آئیں کوئی بات

ع ۲۸ ۲

الآیۃ۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم گنہگاروں پر کتنا بڑا احسان فرمایا کہ محض اپنی رحمت سے ہمارے گناہ معاف فرما دیئے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لیا ۱۳ انا کنا من۔ الآیۃ۔ یہ ماقبل کی علت ہے اور بیان توحید ہے علی سبیل الترقی از سور سابقہ اور یہ ثمرہ توحید۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمارے گناہ معاف فرمائے۔ اور ہمیں جہنم سے بچا لیا، اس لئے کہ ہم دنیا میں صرف حاجات و مصائب میں اُسی کو پکارتے تھے اور اس کی پکار میں کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔ یہ عذاب سے محفوظ رہنا توحید پر قائم رہنے ہی کا ثمرہ و نتیجہ ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا ہی محسن و مہربان ہے ۱۴ فذکر۔ الآیۃ۔ یہ آنحضرت

موضح قرآن ف۱ نیکوں کی اولاد کو یہ فائدہ ہے کہ اگر ایمان رکھیں اور ان کی راہ پر چلیں تو ان کے درجے میں پہنچیں نیکوں کا عمل انکو نہیں بانٹ دیتے پر انکی خوشی کو ان پر مہر کی اور ان کی راہ نہ چلیں تو جیسے اور ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی دوزخ کی بھاپ بھی نہ لگی۔ ۱۲ منہ رح۔

صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تسلی ہے۔ فرمایا آپ وعظ وتبلیغ کا سلسلہ جاری رکھیں اور مشرکین کے آپ کو کاہن اور مجنون کہنے سے افسردۂ خاطر نہ ہوں۔ آپ اللہ کی مہربانی سے نہ کاہن ہیں نہ مجنون آپ پر اللہ کا بہت بڑا احسان ہے اور آپ اللہ کے سچے رسول ہیں، اس لئے آپ اپنے فرض منصبی کو ادا فرماتے رہیں۔ **ف۱۵** ام یقولون۔ یہ شکوی ہے۔ ریب المنون حوادث زمانہ یا حادثۂ موت۔ (خازن، مدارک) معاندین کبھی تو کہتے کہ وہ شاعر ہے جب تک زندہ ہے اس کے اشعار کو عروج ہے اور ہم اس کی موت کے منتظر ہیں جونہی اس نے آنکھیں بند کیں یہ سارا کھیل ختم ہو جائیگا۔ قل تربصوا۔ الآیۃ۔ جواب شکوی ہے۔ آپ فرما دیجئے ہاں تم بھی انتظار کرو میں بھی انتظار کرتا ہوں موت تو سب پر آئیگی، لیکن، تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ عزت کی موت کس کی ہو گی اور ذلت و رسوائی کی موت کس کے حصے میں آئیگی چنانچہ ان معاندین نے میدان بدر میں دیکھ لیا کہ آخر ذلت و رسوائی ان ہی کیلئے مقدر تھی (مظہری، خازن) ام تأمرھم۔ الآیۃ۔ مشرکین عقل وفہم کے مدعی تھے اور اپنے کو حلماء (عقلاء) کہتے تھے۔ ام منقطعہ ہے بمعنی بل۔ یعنی کیا ان کی عقلیں انہیں اس تضاد بیانی پر آمادہ کرتی ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام کو کبھی کاہن و مجنون اور کبھی شاعر کہتے ہیں۔ نہیں! بلکہ یہ لوگ سرکشی اور عناد میں حد سے گذر چکے ہیں اور یہ سب بیہودگیاں ان کے عناد و استکبار اور طغیان وعدوان سے ناشی ہیں **ف۱۶** ام یقولون تقولہ یہ بھی شکوی ہے کبھی کہتے ہیں اس نے یہ قرآن اپنے پاس سے بنا لیا ہے، یہ بات نہیں، بلکہ وہ چونکہ ایمان نہیں لانا چاہتے، اس لئے محض ضد وعناد سے ایسی باتیں کرتے ہیں۔ فلکفرھم وعنادھم یرمونہ بھذہ المطاعن مع علمھم ببطلان قولھم وانہ لیس بمتقول لعجز العرب عنہ (مدارک ج ۴ ص ۱۴۶) فلیأتوا بحدیث۔ الآیۃ۔ یہ جواب شکوی ہے۔ اگر وہ اس دعوے میں سچے ہیں کہ یہ قرآن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے پاس سے بنایا ہے۔ تو وہ بھی ایسا ہی کلام بنا کر لے آئیں۔ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم محض اہل زبان ہونے کی وجہ سے ایسا کلام بنا سکتے ہیں تو یہ بھی اہل زبان ہیں۔ ایسا کلام بنا کر لے آئیں، لیکن یہ بات ان کی طاقت وقدرت سے باہر ہے جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور کسی بشر کا ساختہ نہیں **ف۱۷** ام خلقوا ۔۔ تا ۔۔ مرکوم ۵ زجرات ہیں، مشرکین کو ان کے ضد وعناد پر متنبہ کیا گیا ہے۔ من غیر شئ ای من اجل لا شئ من العبادۃ والمجازاۃ (مظہری ج ۹ ص ۹۹) کیا انہوں نے سمجھ رکھا ہے کہ انھیں عبادت اور جزاء وسزا کے لئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ انھیں بالکل ہی بے مقصد پیدا کیا گیا ہے؟ اور اسی وجہ سے نیک کاموں میں انھیں کوئی رغبت نہیں یا وہ خود ہی کو اپنا خالق سمجھتے ہیں؟ اور اسی لئے اپنے خالق کا حق نہیں پہچانتے ام خلقوا السموٰت الخ کیا زمین و آسمان کو خود انہوں نے پیدا کیا ہے اور اس لئے خالق حقیقی کا شکر اور

مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ
اسی طرح کی اگر وہ سچے ہیں کیا وہ بن گئے ہیں آپ ہی آپ ؎ یا
هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا
وہی ہیں بنانے والے یا انہوں نے بنایا آسمانوں کو اور زمین کو کوئی نہیں
يُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ
پر وہ یقین نہیں کرتے کیا ان کے پاس ہیں خزانے تیرے رب کے ؎ یا وہی
الْمُصَۜيْطِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ
داروغہ ہیں کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر سن آتے ہیں تو چاہیئے لے آئے
مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ
جو سنتا ہے ان میں ایک سند کھلی ہوئی کیا اس کے یہاں بیٹیاں ؎ ہیں اور تمہارے یہاں
الْبَنُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۰﴾
بیٹے کیا تو مانگتا ہے ان سے کچھ بدلا سو ان پر تاوان کا بوجھ ہے
اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۭ
کیا ان کو خبر ہے بھید کی ؎ سو وہ لکھ رکھتے ہیں کیا چاہتے ہیں کچھ داؤ کرنا
فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ
سو جو منکر ہیں وہی آتے ہیں داؤں میں کیا ان کا کوئی حاکم ہے اللہ
اللّٰهِ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا
کے سوائے وہ اللہ پاک ہے ؎ ان کے شریک بنانے سے اور اگر دیکھیں ایک تختہ
مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾ فَذَرْهُمْ
آسمان سے گرتا ہوا کہیں یہ بادل ہے گاڑھا سو تو چھوڑ دے انکو
حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾ يَوْمَ لَا
یہاں تک کہ دیکھ لیں ؎ اپنے اس دن کو جس میں ان پر پڑیگی بجلی کی کڑک ؎ جس دن

موضح قرآن ؎ چھوڑ دے ان کو یعنی باتیں بناویں اور کھیلیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

اس کی عبادت نہیں کرتے ؟ بل بلکہ وہ یقین لانا چاہتے ہی نہیں۔اس لئے دلائل قدرت میں غور وفکر ہی نہیں کرتے تاکہ بات انکی سمجھ میں آجائے (مدارک) یعنی ان باتوں میں سے کوئی بات بھی نہیں مانتے۔

۱۸ ام عندهم۔ کیا وہ اللہ کے خزانوں کے مالک ہیں۔ کیا اللہ کی رحمت، نبوت اور رزق وغیرہ ان کے ہاتھ میں ہے یا وہ خدائی خزانوں کے نگران اور تقسیم کنندگان ہیں کہ جسے چاہیں جو چیز چاہیں دیں اور جسے چاہیں نہ دیں۔ کیا وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اس لئے انکار کرتے ہیں کہ نبوت کی تقسیم ان کے ہاتھ میں ہے اور انہوں نے آپکو نبوت نہیں دی ؟ نہیں انکا محض عناداً ہے۔ ام لهم سلم الخ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کے منتظر ہیں اور انھوں نے سمجھ رکھا ہے کہ آپ کی وفات ان سے پہلے ہو گی۔ کیا انہوں نے آسمان میں سیڑھی لگا رکھی ہے اور وہ آسمان پر چڑھ کر فرشتوں کی باتیں اور ان پر اللہ کی طرف سے جو احکام نازل ہوتے ہیں وہاں سے سن لیتے ہیں اور انھیں اس طرح معلوم ہو چکا ہے کہ آپ کی وفات ان سے پہلے ہو گی ؟ (مدارک) اگر واقعی ایسا ہے تو ان میں سے جو وہاں سے سنکر آیا ہے وہ اسکا ثبوت پیش کرے۔

۱۹ ام له البنات۔ الآیۃ۔ یہ ان کی جہالت وحماقت کا بیان ہے کہ بیٹیوں کو اپنے لئے تو پسند نہیں کرتے، لیکن فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں اور ان کو خدا کی بارگاہ میں سفارشی سمجھ کر پکارتے ہیں۔ ام تسئلهم اجرا۔ الآیۃ۔ کیا ان کے انکار کی وجہ یہ ہے کہ آپ تعلیم وتبلیغ اور وعظ ونصیحت پر ان سے تنخواہ یا کوئی معاوضہ مانگتے ہیں ؟ اور انھیں اس تاوان کے بوجھ تلے دب جانے کا اندیشہ ہے کہ اگر مان لیا تو تنخواہ دینی پڑے گی۔ بات اصل وہی ہے کہ عناد و طغیان کی وجہ سے نہیں مانتے۔

۲۰ ام عندهم۔ الآیۃ۔ کیا وہ غیب جانتے ہیں اور انھوں نے آئندہ واقع ہونے والی غیب کی باتیں لوح محفوظ سے نوٹ کر لی ہیں ؟ کہ دعوے کرتے پھر رہے ہیں کہ اول تو قیامت آئے گی ہی نہیں اور اگر آ بھی گئی تو ہم عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ ام یریدون کیدا۔ الآیۃ کیا وہ پیغمبر علیہ السلام کے خلاف کوئی منصوبہ بنا رہے ہیں ؟ یاد رکھیں کافروں کے منصوبے انہی پر الٹ دیئے جاتے ہیں اور پیغمبروں کو ان سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنیکا ان کا منصوبہ ناکام کر دیا گیا اور خود ان کو جنگ بدر میں قتل اور قید و بند کی سزا دی گئی۔

۲۱ ام لهم اله۔ الآیۃ۔ کیا اللہ کے سوا ان کا کوئی اور کارساز ہے ؟ جو ان کو روزی دیتا ہے، ان کی مدد کرتا ہے یا اللہ کے عذاب سے ان کو بچاتا ہے ؟ نہیں ! نہیں !! اللہ شرک سے پاک ہے اور اس کے سوا کوئی کارساز نہیں۔ کوئی رازق، کوئی ناصر اور کوئی اس کے عذاب سے بچانے والا نہیں۔ وان یروا۔ الآیۃ۔ ان کے عناد و تعنت کا یہ حال ہے کہ اگر ہم ان پر آسمان کا کوئی ٹکڑا بغرض عذاب گرا دیں تب بھی وہ ایمان نہیں لائینگے اور اسے دیکھ کر کہیں گے یہ تو بادل آ رہا ہے اور ابھی ہم پر بادل برسائے گا بارانِ رحمت۔ وہ اس کے نیچے دب کر ہلاک ہو جائیں گے لیکن ایمان نہیں لائیں گے یعنی لو عذبناهم باسقاط بعض من السماء علیهم لم ینتهوا عن کفرهم حتے یهلکوا (مظہری ج ۹ ص ۱۰۰)۔

۲۲ فذرهم۔ یومهم سے نفخۂ اولیٰ کا دن مراد ہے جسے سنکر سب پر بیہوشی طاری ہو جائے گی (مدارک) آپ اُنسے اعراض فرمائیں اور اس دن کا انتظار فرمائیں۔ جب دہشت وخوف سے ان پر حقیقت طاری ہو گی اس دن ان پر حقیقت حال واضح ہو جائے گی لیکن اب اس سے ان کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ اس دن عذاب الٰہی سے بچنے کے لئے ان کا کوئی حیلہ کامیاب نہ ہو سکے گا اور نہ ان کو اپنے خودساختہ معبودوں، گمراہ کرنے والے پیشواؤں اور دیگر سفارشیوں کی طرف ہی سے کچھ مدد مل سکے گی اور وہ کسی بھی طرح سے خدا کے عذاب سے نہیں بچ سکیں گے۔

سے پہلے یعنی قیامت کے عذاب سے پہلے بھی عذاب دردناک ہے لیکن یہ جانتے نہیں اس سے جنگ بدر میں قتل و قید، قحط سالی اور قبر کا عذاب مراد
ہے۔ وھو القتل ببدر والقحط سبع سنین و عذاب القبر (مدارک ج ۴ ص ۱۴۷، خازن ج ۶ ص ۲۵۴) ۲۴۔ واصبر لحکم ربك
الآیۃ۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دوسری بار تسلی کا ذکر ہے آپ ان کی ایذاؤں پر صبر کریں اور ان کی پرواہ نہ کریں اور اللہ کے فیصلے کے مطابق
ان پر آنے والے عذاب کا انتظار کریں وہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے، کیونکہ آپ ہماری حفاظت اور نگرانی میں ہیں۔ ای اصبر علی اذاھم

يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِنَّ

کام نہ آئے گا ان کو انکا داؤ ذرا بھی اور نہ ان کو مدد پہنچے گی اور ان

لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا

گنہگاروں ۲۳ کے لئے عذاب ہے اس سے ورے پر بہت اُن میں کے نہیں

يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ

جانتے اور تو ٹھہرا رہ ۲۴ منتظر اپنے رب کے حکم کا تو تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے اور پاکی

بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٤٨﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَ

بیان کر اپنے رب کی خوبیاں جس وقت تو اٹھتا ہے اور کچھ رات میں بول اس کی پاکی اور

اِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿٤٩﴾ ع

پیٹھ پھیرتے وقت تاروں کے

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ نجم مکہ میں نازل ہوئی اور اسکی باسٹھ آیتیں ہیں اور تین رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿١﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿٢﴾

قسم ہے تارے کی جب گرے ف۱ بہکا نہیں تمہارا رفیق وا۱ اور نہ بے راہ چلا

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿٣﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿٤﴾

اور نہیں بولتا ۲ اپنے نفس کی خواہش سے یہ تو حکم ہے بھیجا ہوا

عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿٥﴾ ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ﴿٦﴾ وَهُوَ

اسکو سکھایا ہے سخت قوتوں والے نے ۲ زور آور نے پھر سیدھا بیٹھا اور وہ

بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ﴿٧﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ﴿٨﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ

تھا اونچے کنارے پر ۳ آسمان کے پھر نزدیک آیا اور لٹک آیا پھر رہ گیا فرق دو کمان کی برابر

۱ تخویف دنیوی ۔۱۲

۲ ذکر تسلیہ بار دیگر ۔۱۲

ع ۲ (۲) ۴

۳ تمہید برائے بیان صداقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ۔۱۲

ولا تبال بھم فانك بمرأی منا و تحت کلأتنا واللہ یعصمك من الناس (ابن کثیر ج ۴ ص ۲۴۵) حین تقوم یعنی جب دن کو اٹھو دن بھر حسب اوقات فرصت اللہ کی تسبیح و تحمید کرو۔ اور شرک سے اللہ تعالیٰ کی تنزیہ کرو۔

ومن اللیل اور پھر اگلی رات میں بھی۔ وادبار النجوم اور اس کے بعد آنے والے دن میں بھی الغرض ہر وقت اللہ کی یاد اور اسکی تسبیح و تحمید میں مصروف رہو۔ وہی آپ کا ناصر و حامی ہے دشمن آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ وہ خود عنقریب ہی اللہ کی گرفت میں آنے والے ہیں۔ ادبار النجوم سے دوسرا دن مراد ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔ وھو الذی یتوفاکم باللیل ویعلم ماجرحتم بالنہار ثم یبعثکم فیہ (انعام ع ۷) یہاں فیہ سے دوسرا دن مراد ہے۔

سورۃ والطور میں

آیات توحید

۱:۔ ام لھم الہ غیر اللہ (ع ۲) نفی شرک ہر قسم۔
۲:۔ وسبح بحمد ربك حین تقوم و من اللیل فسبحہ و ادبار النجوم ۵

نفی شرک ہر قسم۔

موضح قرآن ف۱ یعنی ڈوبے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

فتح الرحمن وا۱ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲۔

۱ سورۃ النجم

ربط سورۃ طور میں مذکور ہوا کہ جزاء و سزا برحق ہے اور قیامت کے دن کوئی کسی سے عذاب کو دفع نہیں کر سکے گا۔ اب سورۃ النجم میں فرمایا کہ خدا کی بارگاہ میں کوئی شفیع غالب نہیں جو کسی کو عذاب الٰہی سے محفوظ رکھ سکے نہ لات و منوٰۃ اور عزّٰی اور نہ فرشتے اور نہ یہ پکار کے لائق ہیں

خلاصہ یہ سورت پہلی سورتوں پر متفرع ہے اور اس کا مقصود بالذات مضمون شفاعت قہریہ کی نفی ہے تمہید مع ترغیب۔ دعویٰ اولیٰ لات، منات اور عزّٰی کو مت پکارو۔ دعویٰ ثانیہ فرشتوں کو شفیع غالب مت سمجھو۔ اعادہ ہر دو دعویٰ بطریق لف و نشر مرتب۔ آخر میں تسلی زجر اور دلیل نقلی از انبیاء علیہم السلام۔ آخر میں دعویٰ سورت کا اعادہ۔

تفصیل

والنجم اذا ھوی ۔۔۔ تا ۔۔۔ لقد رأی من اٰیٰت ربه الکبریٰ ٥ یہ تمہید ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا بیان ہے۔ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں، جو کچھ کہتے ہیں اللہ کی طرف سے وحی کی بنا پر کہتے ہیں۔ جبریل علیہ السلام ایسا قوی و امین فرشتہ ان پر وحی لاتا ہے، اور وہ اس کو دوبارہ اس کی اصل صورت میں بھی دیکھ چکے ہیں اس سے معلوم ہوا آپ اللہ کے سچے رسول ہیں اور آپ پر اللہ کی وحی نازل ہوتی ہے لہٰذا اس کو مانو۔

افرأیتم اللّٰت والعزّٰی ٥ ومنٰوۃ الثالثة الاخریٰ۔ یہ سورت کا پہلا دعویٰ ہے کہ ان معبودان باطلہ کو حاجات میں مت پکارو۔ اَلکم الذکر ۔۔۔ تا ۔۔۔ ضیزیٰ ٥ یہ دوسرا دعویٰ ہے کہ فرشتوں کو شفیع غالب مت سمجھو اور ان کو حاجات میں نہ پکارو۔ ان ھی الا اسماء ۔۔۔ تا ۔۔۔ والاولیٰ ٥ یہ پہلے دعوے کا اعادہ ہے بطریق لف و نشر مرتب۔ مشرکین نے اپنے خود ساختہ معبودوں کو یہ القاب خود دے رکھے ہیں کہ وہ حاجت روا، کارساز اور نافع و ضار ہیں حالانکہ وہ حقیقت میں ان صفات سے عاری ہیں۔ مشرکین کے کہنے سے وہ حاجت روا اور کارساز نہیں بن سکتے۔ وکم من ملك ۔۔۔ تا ۔۔۔ من الحق شیئا ٥ (ع ۲) یہ دوسرے دعویٰ کا اعادہ ہے یعنی فرشتے شفیع غالب نہیں ہیں۔ وہ تو اللہ کے حکم کے بغیر زبان بھی نہیں کھول سکتے۔ یہ مشرکین کا محض زعم باطل ہے کہ فرشتے شفیع قاہر ہیں۔

فاعرض ۔۔۔ تا ۔۔۔ اعلم بمن اھتدیٰ ٥ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی اور مشرکین پر زجر ہے اور ان ربك ھو اعلم۔ الاٰیۃ۔ جملہ معترضہ برائے بیان وسعت علم الٰہی یعنی اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔ وللّٰہ ما فی السمٰوٰت والارض جملہ معترضہ برائے بیان توحید لیجزی الذین اساءوا تخویف اخروی۔ ویجزی الذین احسنوا ۔۔۔ تا ۔۔۔ واسع المغفرۃ ط بشارت اخرویہ۔ افرأیت الذی تولیٰ ۔۔۔ تا ۔۔۔ فھو یریٰ یہ زجر ہے۔ کیا یہ مشرکین غیب سے جانتے ہیں کہ فرشتے انکی شفاعت کریں گے۔

ام لم ینبأ بما ۔۔۔ تا ۔۔۔ فغشّٰھا ما غشّٰی ٥ یہ دلیل نقلی ہے صحف موسیٰ و ابراہیم علیہما السلام سے۔ فبای اٰلاء ربك تتماریٰ ٥ یہ زجر ہے۔ ھذا نذیر ۔۔۔ تا ۔۔۔ کاشفة ٥ یہ تخویف اخروی ہے۔ افمن ھذا ۔۔۔ تا ۔۔۔ سٰمدون ٥ یہ زجر ہے۔ فاسجدوا للّٰہ واعبدوا یہ سورت کا خلاصہ ہے کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور صرف اسی کو پکارو اور لات و منات اور عزّٰی کو نہ پکارو اور نہ فرشتوں کو شفیع غالب سمجھو۔

۲ والنجم ۔۔۔ تا ۔۔۔ الکبریٰ ٥ یہ تمہید ہے برائے اثبات صداقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ضل جواب قسم ہے۔ ضلال یعنی راستہ نہ ملنا اور غوایۃ راستہ ملنے کے بعد بھٹک جانا الضلال ضد الھدایۃ والغیّ ضد الرشد یعنی ھو مھتد راشد (مظہری ج ۹ ص ۱۰۱) قسم ہے ستارے کی جب وہ نیچے گرتا ہے یعنی غروب ہوتا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم غلط راہ پر نہیں ہیں، بلکہ راہ راست پر قائم ہیں۔ یعنی ستارے کا نیچے آنا شاہد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر آسمان سے فرشتہ اترتا اور وحی لاتا ہے اور آپکا یہ فرمانا کہ مجھ پر وحی آتی ہے غلط نہیں اور نہ بعید از قیاس ہے۔

۳ وما ینطق۔ الاٰیۃ۔ اللہ کی طرف سے آپ جو قرآن پیش کرتے ہیں وہ اپنی رائے اور خواہش سے بنا کر نہیں لاتے، بلکہ اللہ کی طرف سے آپ پر اس کی باقاعدہ وحی ہوتی ہے۔ ای ما یصدر نطقه فما اتاکم به من جهته عزوجل کالقراٰن او من القراٰن عن ھوی نفسه ورأیه اصلا (روح ج ۲۷ ص ۴۶) ان ھو۔ الاٰیۃ۔ ھو سے مراد قرآن ہے یعنی یہ قرآن وحی ہے جو اللہ کی طرف سے آپ کے پاس بھیجی جاتی ہے (بیضاوی روح۔ وغیرہما۔

ف۴ علمہ شدید القوی۔ شدید القوی مضبوط قوتوں والا مراد جبریل علیہ السلام ہیں جن کی قوتوں کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ انہوں نے قوم لوط علیہ السلام کی بستیوں کو اٹھا کر بلندی سے الٹا کر پھینک دیا اور ملا اعلیٰ سے زمین تک کا سفر آنکھ جھپکنے میں طے کر لیتے تھے۔ اور ان کی ایک دلدوز چیخ سے قوم ثمود کے جگر پھٹ گئے (قرطبی) ذو مرۃ عقل و فہم میں کامل یا حسین وجمیل اور خوش منظر وطویل القامۃ ذو منظر حسن (مدارک ج ۴ ص ۱۴۷) ذو ھیئۃ حسنۃ قیل ھو جسم طویل حسن (بحر ج ۸ ص ۱۵۷) ذو مرۃ حصافۃ فی عقلہ و رأیہ (بیضاوی م) حاصل یہ ہے کہ یہ قرآن آپ نے اپنے پاس سے نہیں بنایا ہے۔ بلکہ جبریل علیہ السلام ایسے شدید وقوی عقیل وفہیم اور حسین وجمیل فرشتہ نے اللہ کی طرف سے آپ پر اتارا ہے ف۵ فاستوی۔ یہ غار حراء کے پاس پیش آنے والے واقعہ کی طرف اشارہ ہے الافق الاعلیٰ آسمان کا وہ حصہ جو دور سے زمین کے ساتھ ملا ہوا نظر آتا ہے قاب وہ فاصلہ جو کمان کے وسط سے وتر تک ہوتا ہے اس طرح ہر کمان میں صرف ایک قاب ہوا۔ اس لئے ترکیب میں قلب ماننے کی ضرورت نہیں جیسا کہ بعض نے کہا ہے کہ یہ اصل میں قابی قوس تھا۔ عن مجاھد والحسن ان قاب القوس ما بین وترھا ومقبضھا، ولا حاجۃ الی القلب (روح ج ۲۷ ص ۴۸) حضرت شیخ رح فرماتے ہیں یہ اصل میں قابَ قوسٍ تھا پھر اسکو تثنیہ کیا گیا اور جب مرکب کا تثنیہ بنایا جائے تو علامت تثنیہ کبھی صرف ایک حرف کے ساتھ اور کبھی دونوں جزوں کے ساتھ لگائی جاتی ہے یہاں علامت تثنیہ دوسرے جزء کے ساتھ لگائی گئی ہے (رضی) اس طرح اس کا اصل قابی قوسین ماننے کی ضرورت نہیں اہل عرب کا طریقہ تھا کہ جب دو آدمی آپس میں دوستی اور بھائی چارہ بناتے تو اپنی اپنی کمانوں کو ایکدوسرے کے ساتھ ملا دیتے اس طرح کہ ایک کا قاب دوسری کے قاب پر منطبق ہو جاتا اور پھر ان کو جدا کر کے ان سے ایک ایک تیر چلاتے جس سے انکا مقصد یہ ہوتا کہ آج وہ دونوں بھائی ہیں اور ایک کی رضا دوسرے کی رضا ہے اور ایک کی ناراضی دوسرے کی ناراضی ہے۔ (روح) او بمعنی بل ہے (مدارک۔ روح) یعنی جبریل علیہ السلام اپنی اصلی اور حقیقی صورت میں افق آسمانی پر سیدھے کھڑے ہوئے نمودار ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انکو دیکھا تو بیہوش ہو گئے۔ جبریل علیہ السلام انسانی شکل میں

اَوْ اَدْنٰی ⑨ فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ⑩ مَا کَذَبَ
یا اس سے بھی نزدیک پھر حکم بھیجا اللہ نے اپنے بندے پر جو بھیجا جھوٹ نہیں کہا
الْفُؤَادُ مَا رَاٰی ⑪ اَفَتُمٰرُوْنَہٗ عَلٰی مَا یَرٰی ⑫ وَلَقَدْ
رسول کے دل نے جو دیکھا اب کیا تم اس سے جھگڑتے ہو اس پر جو اس نے دیکھا ف۱ اور
رَاٰہُ نَزْلَۃً اُخْرٰی ⑬ عِنْدَ سِدْرَۃِ الْمُنْتَہٰی ⑭ عِنْدَہَا
اسکو اسنے دیکھا ہے ف۲ اترتے ہوئے ایک بار اور بھی سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اس کے پاس ہے
جَنَّۃُ الْمَاْوٰی ⑮ اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی ⑯ مَا زَاغَ
بہشت آرام سے رہنے کی جب چھا رہا تھا اس بیری پر جو کچھ چھا رہا تھا ف۱ بہکی نہیں
الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ⑰ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی ⑱
نگاہ اور نہ حد سے بڑھی بے شک دیکھے ف۳ اس نے اپنے رب کے بڑے نمونے ف۲
اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ⑲ وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی ⑳
بھلا تم دیکھو تو ف۴ لات اور عزّٰی کو اور منات اور تیسرے پچھلے کو
اَلَکُمُ الذَّکَرُ وَلَہُ الْاُنْثٰی ㉑ تِلْکَ اِذًا قِسْمَۃٌ ضِیْزٰی ㉒
کیا تم کو تو ملے بیٹے اور اسکو بیٹیاں ف۵ یہ بانٹا تو بہت بھونڈا ف۳
اِنْ ہِیَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّیْتُمُوْہَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ مَّآ اَنْزَلَ
یہ سب نام ہیں جو رکھ لئے ہیں ف۶ تم نے تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے اللہ نے
اللّٰہُ بِہَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا
نہیں اتاری ان کی کوئی سند محض اٹکل پر چلتے ہیں ف۱۳ اور جی چاہوں کی
تَہْوَی الْاَنْفُسُ وَلَقَدْ جَآءَہُمْ مِّنْ رَّبِّہِمُ الْہُدٰی ㉓
امنگ ہے اور پہنچی ہے انکو ان کے رب سے راہ کی سوجھ
اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰی ㉔ فَلِلّٰہِ الْاٰخِرَۃُ وَالْاُوْلٰی ㉕ وَ
کہیں آدمی کو ملتا ہے جو کچھ چاہے ف۱۳ سو اللہ کے ہاتھ ہے سب بھلائی پچھلی اور پہلی ف۴ اور

ع ۱/۲۵/۵

لا سورت کا پہلا دعوی ؛ شرک سے اجتناب۔ سی کو سمت پکار دو ۱۲
لا سورت کے دوسرے دعوی کا ذکر۔ نفی شفاعت قہری ۱۲
لا اعادہ دعوی ولی ۱۲
لا علت برائے ما قبل ۱۲

موضح قرآن ف۱ حضرت کو اول نبوت میں حضرت جبریل نظر آئے اپنی اصل صورت پر ایک کرسی پر بیٹھے آسمان ان سے بھر رہا کنارے سے کنارے تک یہ دیکھ کر گھبرائے تو سورۂ مدثر اتری - شدید القوی ذومرۃ کی صفتیں سورۂ کورت میں حضرت جبریل کی کہی ہیں ف۲ دوسری بار جبریل کو اپنی صورت دیکھا معراج کی رات میں سات آسمان سے اوپر جہاں درخت ہے بیری کا وہ حد ہے نیچے اور اوپر کی نیچے کے لوگ اوپر نہیں پہنچتے اور اوپر کے لوگ نیچے نہیں اترتے اس کے پاس بہشت کو دیکھا اس بیری پر چھا رہے پروانے سنہرے ایسے خوشرنگ جس کے دیکھنے سے دل کھنچا جائے اور نمونے جو دیکھے سو اللہ ہی کو خبر ہے ف۳ یہ نام ہیں بتوں کے کافر کہتے تھے یہ بیٹیاں ہیں اللہ کی انکی ماں جنوں کی بیٹیاں ۱۲ امنہ رحمہ اللہ تعالی ف۴ یعنی بت پوجنے سے کیا ملتا ہے وہی جو اللہ دے پچھلی اور پہلی یعنی آخرت اور دنیا کی بادشاہی ۱۲۔

فتح الرحمن ف۱ یعنی وقتیکہ نور الٰہی از ہر جانب سدرہ را احاطہ کرد و این در شب معراج بود ۱۲۔

آگے بڑھے اور آپ کے قریب سے قریب تر ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ دو کمانوں کی مقدار، بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب ہو گئے اور آپ کو سینے سے لگا کر دبایا جب آپ ہوش میں آئے تو فرمایا اے جبریل! میرے تو خیال میں بھی نہیں تھا کہ اللہ کی کوئی مخلوق ایسی شکل و صورت پر بھی ہے۔ یہ پہلی وحی کے بعد کا واقعہ ہے۔ وكانت هٰذه الرؤية الاولى فى اوائل البعثة بعد ما جاءه جبريل عليه السلام اول مرة فاوحى الله اليه صدر سورة (اقرأ) ثم فتر الوحى..... حتى تبدى له جبريل ورسول الله صلى الله عليه وسلم بالا بطح فى صورته التى خلقه الله عليها (ابن کثیر ج ۴ ص ۲۴۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو اپنی زندگی میں دوبار اس کی اصلی صورت میں دیکھا ہے ایکبار زمین میں جس کا زیر تفسیر آیتوں میں ذکر ہے اور ایکبار آسمان پر جس کا ذکر آگے ولقد راٰہ نزلۃ اخرٰی میں آرہا ہے آپ کے علاوہ کسی پیغمبر ؑ نے جبریل ؑ کو اصلی صورت میں نہیں دیکھا قيل ما راٰه احد من الانبياء فى صورته غير محمد عليه الصلوٰة والسلام مرتين، مرة فى السماء و مرة فى الارض (بیضاوی)

۶ فاوحٰی۔ اوحٰی کا فاعل جبریل علیہ السلام ہے۔ عبدہ کی ضمیر مجرور ذات باری تعالیٰ سے کنایہ ہے (فاوحى) جبريل عليه السلام (الى عبدہٖ) الى عبد الله (مدارک ج ۴ ص ۱۴۸) جبریل ؑ نے اللہ کے عظیم الشان اور جلیل القدر بندے کو وحی پہنچائی۔ وحی کا ابہام تفخیم و تعظیم کے لئے ہے (روح، قرطبی) مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ۔ الآیۃ۔ آپ نے اپنی آنکھوں سے جس چیز کا مشاہدہ کیا آپ کے دل نے اسے پہچان لیا کہ یہ جبریل امین ہے آپ کے دل نے یہ نہیں کہا کہ میں نے اس کو پہچانا نہیں۔ حاصل یہ ہے کہ آپ نے جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں پورے یقین اور وثوق سے دیکھا ہے۔ اور اس بارے میں آپ کے دل میں کوئی شک و شبہ واقع نہیں ہوا۔ يعنى انه راٰه بعينه وعرفه بقلبه ولم يشك فى ان ما راٰه حق (مدارک) اَفَتُمٰرُوْنَهٗ۔ الآیۃ۔ اس میں خطاب مشرکین سے ہے جو کہتے تھے کہ یہ سب خواب و خیال ہے بیداری میں اس نے کچھ نہیں دیکھا تمارونہ، مراء سے ہے اى تجادلونه (روح) یعنی جس چیز کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر چکے ہیں کیا اس چیز کے بارے میں تم اس سے جھگڑتے اور بحث کرتے ہو؟ کوئی مشکوک اور مشتبہ بات ہوتی تو بحث و جدال کی کوئی گنجائش بھی تھی لیکن یہ ایک مشاہدہ تھا جو ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا تھا۔

۷ ولقد راٰہ۔ یہ جبریل علیہ السلام کو دوسری بار اصلی صورت میں دیکھنے کا ذکر ہے۔ یہ واقعہ شب معراج میں پیش آیا۔ عند اور اذ ظرف راٰی سے متعلق ہیں۔ سدرۃ المنتہٰی بیری کے مانند ساتویں آسمان پر ایک درخت ہے جس کا پھل بڑے بڑے مٹکوں کے برابر ہے۔ اسی کے قریب جبریل علیہ السلام کا مقام ہے اور یہی اس کے پرواز کی منتہا ہے ما یغشٰی سے اللہ کا نور اور فرشتے مراد ہیں۔ اس پر اس قدر فرشتے تھے کہ درخت ان میں چھپ گیا تھا۔ غشيها نور الرب والملائكة تقع عليها كما يقع الغربان على الشجرة (قرطبی ج ۱۷ ص ۹۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل امین کو اسکی اصلی صورت میں صرف زمین پر ایک ہی بار نہیں دیکھا بلکہ دوسری بار آسمان میں سدرۃ المنتہٰی کے پاس بھی اس کو اصلی صورت میں دیکھا ہے، وہاں سدرۃ المنتہٰی کے پاس ہی جنۃ الماوٰی بھی ہے جو متقین کا مقام ہے۔ اس وقت سدرۃ المنتہٰی نور ربی اور تجلی الٰہی سے جگمگا رہا تھا اور اس پر فرشتوں کا اس قدر جھرمٹ تھا کہ درخت ان کے نیچے چھپ گیا تھا وہاں بھی آپ نے جبریل کو صاف صاف دیکھا اس کے دیکھنے میں آپ کی نگاہ نہ ادھر اُدھر ہٹی اور نہ اس سے آگے بڑھ کر کسی دوسری چیز کی طرف اٹھی۔ گویا یہاں بھی آپ نے جبریل ؑ کو پورے یقین و وثوق سے دیکھا۔ قال ابن عباس اى ما عدل يمينا ولا شمالا ولا تجاوز الحد الذى راٰى (ابن کثیر، قرطبی) اى اثبت ما راٰه اثباتا مستيقنا صحيحا من غير ان يزيغ بصره او يتجاوزه (کشاف)

۸ لقد راٰی۔ الآیۃ۔ اس کے علاوہ بھی آپ نے بہت سے قدرت کے بڑے بڑے اور عظیم الشان نشانات کا مشاہدہ کیا۔ ان تمام باتوں سے معلوم ہوا کہ آپ اللہ کے سچے پیغمبر ہیں، کیونکہ یہ مشاہدات صرف ایک پیغمبر ہی کو نصیب ہو سکتے ہیں اور غیر پیغمبر تو ان کی تاب ہی نہیں لا سکتا اور جبریل امین آپ پر اللہ کی طرف سے وحی لاتے ہیں، اس لئے آپ کی رسالت پر ایمان لاؤ اور اللہ کی وحی کو مانو اور اس پر عمل کرو۔

۹ افرأیتم۔ تمہید کے بعد سورت کے پہلے دعوے کا ذکر ہے یعنی حاجات و مصائب میں ان خود ساختہ معبودوں کو غائبانہ مت پکارو۔ جب ثابت ہو گیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں اور آپ پر وحی آتی ہے تو اس وحی ربانی کو مانو جو یہ کہتی ہے کہ مصائب و حاجات میں معبودان باطلہ کو مت پکارو۔ اللات اس میں دو قراءتیں ہیں اول بتخفیف تاء، دوم بتشدید تاء۔ پہلی صورت میں یہ لوی سے مشتق ہے جس کے معنی لپٹنے اور گھومنے کے ہیں۔ مشرکین اس بت کے پاس عبادت کے لئے اعتکاف کرتے اور اس کا طواف کرتے تھے اس لئے وہ اس نام سے موسوم کیا گیا۔ والاصل لوية بزنة فعلة من لوى لانهم كانوا يلوون عليه ويعتكفون للعبادة، او يلتوون عليه اى يطوفون مخفف بحذف الياء وبدلت واوه الفا، وعوض عن الياء تاء فصارت كتاء اخت وبنت (روح ج ۲۷ ص ۵۵) دوسری قراءت کے مطابق یہ لَتَّ يَلُتُّ کا اسم فاعل ہوگا اور اس کے معنی ہونگے گھولنے والا۔ عرب میں ایک آدمی تھا حج کے موسم میں حاجیوں کو گھی میں ستو ملا کر کھلاتا تھا اور اللاتّ اس لئے لوگ اس کو اچھا سمجھتے تھے جب وہ فوت ہو گیا تو اس کی شکل کا بت بنا کر اسکی پوجا پاٹ شروع کر دی اور اسے پکارنے لگے۔ اللات بالتشديد على انه سمى به لانه صورة رجل كان يلت السويق بالسمن و يطعم الحاج (بیضاوی) العُزّٰی یہ ایک شیطانہ (مادہ جن) تھی جو وادی نخلہ میں واقع کیکر کے تین درختوں میں رہتی تھی، وہاں مشرکین نے ایک عبادتگاہ بھی بنا رکھی تھی اور عزّٰی کے نام پر کئی بت بھی تراش کر مختلف جگہوں میں رکھ لئے تھے۔ مشرکین جب وادی نخلہ میں عزّٰی کی عبادتگاہ میں

اسکی عبادت اور پکار کے لئے آتے تو وہ شیطانہ ان سے باتیں بھی کرتی تھی۔ وکانت بوادی نخلۃ الشامیۃ فوق ذات عرق فبنوا علیھا بیتا وکانوا یسمعون منھا الصوت ..... عن ابن عباس کانت العزی شیطانۃ تأتی ثلاث سمرات ببطن نخلۃ (قرطبی ج ۱۷ ص ۹۹)

فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو حکم دیا کہ وہ ان تینوں درختوں کو کاٹ ڈالیں چنانچہ جب وہ دو درختوں کو کاٹ کر تیسرے کو کاٹنے لگے تو اس سے ایک ڈائن نمودار ہوئی جس کے بال پراگندہ تھے اور واویلا کرنے لگی۔ حضرت خالد بن ولید نے اسے قتل کر دیا۔ (روح خازن، قرطبی) مناۃ یہ ایک بت تھا جس کا استھان مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع تھا۔ مشرکین اس کی قربان گاہ پر اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے قربانیاں دیتے اور اس کی برکت سے بارش طلب کرتے تھے۔ کانوا یریقون عندہ الدماء یتقربون بذلك الیہ (قرطبی ج ۱۷ ص ۱۰۱)

ایک قراءت میں مناءۃ ہے۔ ومناءۃ مکی مفعلۃ من النوء کانھم کانوا یستمطرون عندھا الانواء تبرکا بھا (مدارک ج ۴ ص ۱۴۹)

أفرأیتم بمعنی اخبرونی ہے یعنی مجھے بتاؤ تو سہی یہ لات وعزّٰی اور منات جن کو تم پکارتے ہو کیا وہ تمہارے نفع نقصان کا اختیار رکھتے ہیں؟ کیا وہ قادر و متصرف ہیں؟ کہ تم نے ان کو عبادت اور پکار میں خدا کا شریک بنا رکھا ہے۔ افرأیتم ھذہ الالھۃ ھل نفعت او ضرت حتی تکون شرکاء للہ (قرطبی ج ۱۷ ص ۱۰۲)

أخبرونی عن آلھتکم ھل لھا شیئ من القدرۃ والعظمۃ التی وصف بھا رب العزۃ فی الآی السابقۃ وقیل المعنی أظننتم ان ھذہ الاصنام التی تعبدونھا تنفعکم (روح ج ۲۷ ص ۵۶) استفہام انکاری ہے یعنی وہ نہ قادر و متصرف ہیں نہ نفع و نقصان کے مختار، اس لئے مصائب و حاجات میں ان کو مت پکارو۔

۱۰ الکم الذکر۔ یہ سورت کے دوسرے دعوے کا بیان ہے یعنی اللہ کی بارگاہ میں کوئی شفیع غالب نہیں۔ مشرکین اپنے لئے تو بیٹے پسند کرتے لیکن اس کے ساتھ ہی فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے یعنی فرشتے اللہ تعالیٰ کو اس قدر محبوب ہیں جس طرح ایک باپ کو بیٹیاں محبوب ہوتی ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ فرشتوں کی شفارش کو ہرگز رد نہیں کرتا۔ فرمایا یہ تقسیم تو سراسر بے انصافی پر مبنی اور عدل وانصاف سے ہٹی ہوئی ہے، کیونکہ وہ جس چیز کو خود ناپسند کرتے ہیں اس کی نسبت خدا کی طرف کرنے میں کوئی باک محسوس نہ کرتے۔ اس لئے انکا یہ کہنا غلط ہے اور بے انصافی پر مبنی ہے کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں اور اس کی بارگاہ میں شفیع قاہر ہیں۔

۱۱ ان ھی۔ یہ پہلے دعوے کا اعادہ ہے بطریق لف ونشر مرتب۔ یہ معبودانِ باطلہ محض نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے اپنی خواہشات کے مطابق تجویز کر رکھے ہیں۔ ان کو معبود، کارساز، حاجت روا کہنا محض تمہارے الفاظ ہیں لیکن حقیقت میں وہ ان صفات سے سراسر عاری ہیں۔ وہ نہ معبود و کارساز ہیں، نہ شفیع و حاجت روا ان کو ان ناموں سے موسوم کرنا صریح گمراہی ہے۔ کیونکہ ان خود ساختہ معبودوں کے معبود ہونے پر اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔ ماجعل اللہ علی الوھیتھا واستحقاقھا للعبادۃ حجۃ (مظہری ج ۹ ص ۱۱۸)

۱۲ ان یتبعون۔ خطاب سے غیبت کی طرف التفات ہے یہ اس طرف اشارہ ہے کہ یہ سفہاء لائق خطاب ہی نہیں ہیں جیسا کہ بعد میں ارشاد ہے فاعرض عن من تولی الخ ان معبودانِ باطلہ کو ان صفات سے پکارنے کے لئے مشرکین کے پاس کوئی دلیل نہیں وہ محض ظن و تخمین سے اور باپ دادا کی دیکھا دیکھی اور خواہشاتِ نفس کی پیروی میں یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ ولقد جاءھم۔ الآیۃ۔ حالانکہ ان کے پاس اللہ کی طرف سے ہدایت آچکی ہے۔ اللہ کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ کی کتاب کے سامنے رشد وہدایت کی روشنی کے مینار ہیں، مگر وہ ان سے روشنی حاصل کرنے کے بجائے اپنی خواہشات کے پیچھے دوڑتے ہیں۔

۱۳ ام للانسان۔ الآیۃ۔ ام منقطعہ ہے اور استفہام انکار کے لئے ہے (بیضاوی) یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ انسان جس چیز کی آرزو اور تمنا کرے وہ اسے مل جائے یا اسکی تمنا کے مطابق ہو جائے لہذا یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ مشرکین اپنی خواہشات سے لات ومنات اور عزّٰی وغیرہا کو معبود، کارساز، حاجت روا اور سفارشی بنالیں تو ان کے بنانے سے وہ یہ سب کچھ بن جائیں اور ان کی یہ تمنا اور آرزو پوری ہو جائے کہ یہ معبود خدا کی بارگاہ میں ان کی سفارش کریں اور قرب خداوندی کا وسیلہ بنیں۔ ای لیست الاشیاء والشھوات تحصل بالامانی بل للہ الامر وقولکم ان آلھتکم تشفع وتقرب زلفی لیس لکم ذلك (بحر ج ۸ ص ۱۶۳) والمراد نفی ان یکون للکفرۃ ما کانوا یطمعون فیہ من شفاعۃ الآلھۃ والظفر بالحسنی عند اللہ تعالیٰ یوم القیامۃ (روح ج ۲۷ ص ۵۸)

۱۴ فللہ الآخرۃ والاولی۔ یہ ماقبل کی علت ہے یعنی دنیا اور آخرت کے تمام امور ومعاملات اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص اور اسی کے ہاتھ میں ہیں اور وہی بلا شرکت غیرے ان میں متصرف ومختار ہے، تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ کے فیصلے کے خلاف انکی یہ تمنا پوری ہو کہ ان کے خود ساختہ معبود خدا کی بارگاہ میں انکی سفارش کریں گے۔

ف۱۵ وکم من ملك - الآیۃ - یہ سورت کے دوسرے دعوے کا اعادہ ہے - اللہ کے بے شمار فرشتے جو آسمانوں میں رہتے ہیں اور ہر وقت اللہ کی عبادت میں مصروف
اور اس کی اطاعت پر کمربستہ ہیں، اس قرب و تقدس کے باوجود وہ بھی اللہ کے اذن کے بغیر کسی کی سفارش نہیں کرسکتے، اس لئے وہ بھی شفیع قاہر نہیں ہیں بلکہ
اللہ کے حکم کے پابند ہیں - فرشتے صرف ان لوگوں کی شفاعت کرینگے جن کی شفاعت اللہ کو پسند ہوگی اور وہ صرف اہل توحید ہیں جن سے گناہ سرزد ہوئے - مشرکین کے حق
تو فرشتوں کو شفاعت کی اجازت ہی نہیں ملے گی - لمن یشآء ویرضی ای من اھل التوحید (معالم وخازن ج ۶ ص ۲۴۳) ان الذین - یہ مشرکین کے

كَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا
بہت فرشتے ہیں آسمانوں میں ف۱ کچھ کام نہیں آتی ان کی سفارش مگر
مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿۲۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
جب حکم دے اللہ جس کے واسطے چاہے اور پسند کرے جو لوگ ف۲
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾
یقین نہیں رکھتے آخرت کا وہ نام رکھتے ہیں فرشتوں کے زنانے نام
وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ
اور ان کو اسکی کچھ خبر نہیں محض اٹکل پر چلتے ہیں اور
الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿۲۸﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ
اٹکل کچھ کام نہ آئے ٹھیک بات میں سو تو دھیان نہ کر اس پر جو
تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ
منہ موڑے ہماری یاد سے ف۳ اور کچھ نہ چاہے مگر دنیا کا جینا بس یہیں
مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ
تک پہنچی ان کی سمجھ ف۴ تحقیق تیرا رب ہی ف۵ خوب جانے اس کو جو بہکا اسکی راہ
سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
سے اور وہی خوب جانے اس کو جو راہ پر آیا اور اللہ کا ہے ف۶ جو کچھ کہ آسمانوں
وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَ
میں اور زمین میں تاکہ وہ بدلا دے برائی والوں کو ان کے کئے کا ف۷ اور
يَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿۳۱﴾ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ
بدلا دے بھلائی والوں کو بھلائی سے جو کہ بچتے ہیں
كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ
بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کے کاموں سے مگر کچھ آلودگی بے شک تیرے رب کی بخشش

ف۱ اعادہ دعوی ثانیہ ۱۲

ف۲ زجر برائے مشرکین ۱۲

ف۳ زجر مع تسلیہ ۱۲

ف۴ جملہ معترضہ ۱۲

ف۵ جملہ معترضہ برائے بیان توحید ۱۲

ف۶ لام برائے عاقبت ۱۲

لئے زجر ہے - جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کو عورتوں کی صفات سے متصف کرتے ہیں اور کہتے ہیں فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں - عیاذاً باللہ - ان کا یہ دعوے سراسر بے دلیل اور ان کی جہالت وسفاہت پر مبنی ہے، وہ محض ایک خیال باطل اور وہم فاسد کے پیچھے دوڑ رہے ہیں جو انہوں نے اپنے مشرک باپ دادا سے حاصل کئے ہیں - بھلا وہم وخیال سے بھی حقیقت ثابت ہوسکتی ہے؟ حقیقت کو ثابت کرنے کے لئے تو یقینی اور قطعی دلیلوں کی ضرورت ہے ف۱۷ فاعرض الآیۃ - یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی ہے اور مشرکین کے لئے زجر ہے - ذکر سے مراد قرآن ہے (فتح) جو لوگ قرآنی تعلیمات سے اعراض کرتے ہیں، توحید و رسالت اور حشر ونشر کے منکر ہیں ان سے اعراض کریں آپ حق تبلیغ ادا کرچکے ہیں لیکن یہ لوگ محض ضد وعناد کی وجہ سے انکار وجحود پر تل گئے ہیں اور آخرت کے مقابلہ میں دنیوی زندگی ہی کو اصل زندگی سمجھتے ہیں انکا مبلغ علم ہی یہی ہے انکی عقل وفہم کی رسائی بس یہیں تک ہے - ان کی نظریں دنیائے فانی کی چہل پہل، رونق و آرائش اور چند روزہ عیش وتنعم پر مرکوز ہوکر رہگئی ہیں اور عالم آخرت ان کی نگاہوں سے اوجھل ہے ایسے لوگوں کو آپ جتنی تبلیغ کرینگے اس سے ان کے عناد وتعنت میں مزید اضافہ ہوگا، اس لئے آپ ان سے اعراض فرمائیں ف۱۸ ان ربك - یہ جملہ معترضہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ سب کو اچھی طرح جانتا ہے جو لوگ گمراہی پر مُصر ہیں اور ہدایت قبول نہیں کرنا چاہتے وہ ان کو بھی جانتا ہے اور وہ بھی اس کے علم میں جو ہدایت قبول کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں - یہ لوگ قبیل اول سے ہیں، اس لئے آپ انکی خاطر اپنی جان نہ ماریں اور مشقت نہ اٹھائیں - ھو جل شانہ المبالغ
فی العلم بمن لا یرعوی عن الضلال ابدا، و بمن یقبل الاھتداء فی الجملۃ لا غیرہ سبحانہ فلا تتعب نفسك فی دعوتھم ولا تبالغ فی الحرص علیھا فانھم من القبیل الاول (روح ج ۲۷ ص ۶۰) ف۱۹ وللہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض یہ جملہ معترضہ برائے بیان توحید ہے ساری کائنات فرش سے لیکر عرش تک اللہ کی مخلوق ومملوک ہے وہی اس میں متصرف ومختار ہے اور تصرف واختیار میں کوئی اسکا شریک نہیں، وہ اپنے ارادے اور اپنی مرضی سے جو چاہتا ہے کرتا ہے، کسی کو اس کے آگے دم مارنے کی جرأت نہیں اور نہ کوئی اس کی بارگاہ میں شفیع غالب ہے ف۲۰ لیجزی الذین

فتح الرحمن ف۱ یعنی این است نہایت علم ایشان ۱۲-

لام عاقبت کیلئے ہے اور یہ اعلم بمن ضل کے ساتھ اور یجزی الذین احسنوا۔ اعلم بمن اھتدی کیساتھ متعلق ہے بطریق لف ونشر مرتب۔ اللہ تعالیٰ گمراہوں کو اور ہدایت والوں کو خوب جانتا ہے جس کا انجام یہ ہے کہ وہ گمراہوں اور بُرے لوگوں کو ان کے اعمال کی سزا دے گا اور نیک لوگوں کو ان کے اچھے کاموں کی ضرور جزا دے گا۔ الذین یجتنبون۔ الآیۃ۔ یہ الذین احسنوا سے بدل ہے یا اسکی صفت ہے یعنی محسنین وہ لوگ ہیں جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے کلی اجتناب کرتے ہیں، لیکن صغائر اور معمولی لغزشیں ان سے سرزد ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بخشش ورحمت اس قدر وسیع ہے کہ وہ کبیرہ گناہوں

لَمَغْفِرَةِ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ
میں بڑی سمائی ہے وہ تم کو خوب جانتا ہے جب بنا نکالا تم کو زمین سے اور جب تم
اَجِنَّةٌ فِىْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ هُوَ
بچے تھے ماں کے پیٹ میں سو مت بیان کرو اپنی خوبیاں وہ
اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۳۲ اَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ تَوَلّٰى ۳۳ وَاَعْطٰى
خوب جانتا ہے اسکو جو بچکر چلا بھلا تو نے دیکھا اس کو ۲۱ جسنے منہ پھیر لیا اور لایا
قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ۳۴ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ۳۵ اَمْ
تھوڑا سا اور سخت نکلا ف۱ کیا اس کے پاس خبر ہے غیب کی ۲۲ سو وہ دیکھتا ہے کیا
لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِىْ صُحُفِ مُوْسٰى ۳۶ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِىْ وَفّٰٓى ۳۷
اسکو خبر نہیں پہنچی اسکی جو ہے ورقوں میں ۲۳ موسیٰ کے اور ابراہیم کے جسنے کہ اپنا قول پورا اتارا ف۲
اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۳۸ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ
کہ اٹھاتا نہیں ۲۴ کوئی اٹھانیوالا بوجھ کسی دوسرے کا اور یہ کہ آدمی کو وہی ملتا ہے
اِلَّا مَا سَعٰى ۳۹ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۴۰ ثُمَّ يُجْزٰىهُ
جو اس نے کمایا اور یہ کہ اس کی کمائی اسکو دکھانی ضرور ہے پھر اسکو بدلا ملنا ہے
الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۴۱ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۴۲ وَاَنَّهٗ
پورا بدلا اور یہ کہ تیرے رب تک سبکو پہنچنا ہے اور یہ کہ وہی
هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ۴۳ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ۴۴ وَاَنَّهٗ
ہے ہنساتا ۲۵ اور رلاتا اور یہ کہ وہی ہے مارتا اور جلاتا اور یہ کہ
خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۴۵ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا
اس نے بنایا جوڑا نر اور مادہ ایک بوند سے جب
تُمْنٰى ۴۶ وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۴۷ وَاَنَّهٗ هُوَ
ٹپکائی جائے اور یہ کہ اس کے ذمہ ہے دوسری دفعہ اٹھانا اور یہ کہ اس نے

ع ۲ / ۷ / ۶

۲۱ زجر ۱۲ — ۲۲ تغ صحیح — ۲۳ دلیل نقلی از صحف ابراہیم و موسیٰ علیہما ۱۲

۲۵ اللہ تعالیٰ کی عظمت شان اور قدرت کاملہ کا بیان ۱۲

سے بچنے والوں کے صغیرہ گناہوں کو محض اپنی مہربانی سے معاف فرما دیتا ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ شرک سے بچنے والوں کے چاہے تو کبائر بھی معاف فرما دے۔ ھو اعلم بکم۔ الآیۃ۔ اللہ تعالیٰ تم سب کو اس وقت سے جانتا ہے جب اس نے تمہارے جد اعلیٰ آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا، پھر تم اپنی ماؤں کے رحموں میں بصورت جنین ہوتے ہو اس وقت بھی وہ تم کو جانتا ہے یعنی وہ تمہاری ساری حقیقت سے باخبر ہے اور تمہاری کوئی چیز اور تمہارا کوئی عمل اس سے پوشیدہ نہیں اس لئے تم خود اپنی بزرگی اور تقوی و طہارت کے دعوے نہ کرو۔ جو لوگ واقعی متقی ہیں اور اپنے اللہ کے احکام کی پابندی کرکے اپنے ظاہر و باطن کو رذائل و خبائث سے پاک کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو خوب جانتا ہے اسے کسی کے بتانے کی ضرورت نہیں **۲۱** افرأیت — تا — یری یہ معاندین کے لئے زجر ہے۔ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی۔ شروع میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھتا اور وعظ و نصیحت سنتا تھا اور اسلام سے متاثر ہو چلا تھا۔ قرآن کی تعریف بھی کرتا تھا۔ بعض مشرکین نے اسکو حق گوئی اور اسلام میں رغبت کا طعنہ دیا اور کہا اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر انہیں گمراہ قرار دیتا ہے اس نے جواب دیا میں تو اللہ کے عذاب سے ڈرتا ہوں اس پر اس مشرک نے کہا عذاب سے تمہیں بچانے کی میں ذمہ داری لیتا ہوں۔ چنانچہ وہ پھر گیا اور زبان سے جو حق بات کہتا تھا اس سے رک گیا۔ کان الولید مدح القرآن ثم امسك عنه فنزل (واعطی قلیلا) ای من الخیر بلسانه (واکدی) ای قطع ذلك و امسك عنه (قرطبی ج ۱۷ ص ۱۱۱) **۲۲** أعنده۔ الآیۃ۔ کیا وہ غیب جانتا ہے اور پردۂ غیب سے ورے دیکھ رہا ہے اور اسے معلوم ہو گیا ہے کہ وہ کسی کی سفارش اور حمایت سے اللہ کے عذاب سے بچ جائیگا؟ استفہام انکاری ہے یعنی وہ غیب نہیں جانتا اور فرشتوں کی شفاعت سے یا کسی کی ضمانت و حمایت کی بناء پر عذاب الٰہی سے نہیں بچ سکتا **۲۳** ام لم ینبأ — تا — ما غشّی ○ یہ دلیل نقلی ہے۔ ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کے صحیفوں سے ان لا تزر وازرۃ سے لیکر اظلم واطغی تک دونوں صحیفوں کا مشترکہ بیان ہے اور والمؤتفکۃ۔ الآیۃ۔ ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں نہیں کیونکہ یہ قوم لوط کی بستیاں ہیں جو صحف ابراہیم علیہ السلام کے بعد تباہ ہوئیں۔ الذی وفّی وہ ابراہیم جس نے اللہ کے احکام کو پورا کیا اور ان تمام

موضح قرآن ف۱ یعنی تھوڑا سا ایمان لانے لگا اس کا دل سخت ہو گیا ف۲ یعنی اللہ کا حق ۱۲ منہ رح

عہود ومواعید سے عہدہ برآ ہوئے جو اللہ نے ان سے لئے تھے ۲۴ ان لا تزر ان صحیفوں کا مضمون یہ ہے کہ کوئی نفس کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائیگا۔ جس طرح ہر انسان کو اپنی ہی کمائی کی نیکیوں کا ثواب ملیگا اور دوسرے شخص کی نیکیاں اس کے اعمالنامے میں درج نہیں ہوں گی۔ قیامت کے دن ہر آدمی کی سعی وکوشش کا نتیجہ سامنے ہوگا اور ہر شخص کو اس کے اپنے ہی اعمال کے مطابق پوری پوری جزاء وسزا دی جائے گی۔ اور قیامت کے دن سب کا منتہا اللہ کی ذات ہوگی اور سب اس کے سامنے حاضر ہوں گے۔ اس آیت سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ایک انسان کی دعا بھی دوسرے کے حق میں فائدہ مند نہیں ہوسکتی حالانکہ

اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۴۸﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾ وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ
دولت دی اور خزانہ اور یہ کہ وہی ہے رب ۲۶ شعریٰ کا ف اور یہ کہ اسنے غارت کیا

عَادَا لْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾ وَثَمُوْدَاۡ فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ
عاد ۲۷ پہلے کو اور ثمود کو پھر کسی کو باقی نہ چھوڑا اور نوح کی قوم کو پہلے کو

قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿۵۲﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ
پہلے ان سے وہ تو تھے ظالم اور شریر اور الٹی بستی کو ۲۸

اَهْوٰى ﴿۵۳﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿۵۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾
پٹک دیا پھر آپڑا اس پر جو کچھ کہ آپڑا ف اب تو کیا کیا نعمتیں اپنے ۲۹ رب کی جھٹلائیگا

هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾
یہ ایک ڈرسنانیوالا ہے پہلے سنانے والوں میں کا آپہنچی آنے والی ۳۰

لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ
کوئی نہیں اسکو اللہ کے سوائے کھول کردکھانے والا کیا تم کو اس بات سے ۳۱

تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾
تعجب ہوتا ہے اور ہنستے ہو اور روتے نہیں اور تم کھلاڑیاں کرتے ہو

فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾ السجدة
سو سجدہ کرو اللہ کے آگے اور بندگی ۳۲

سورة القمر مكية وهي خمس وخمسون اية وثلث ركوعات
۱ سورہ قمر مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پچپن آیتیں ہیں اور تین رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

۵ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً
پاس آلگی ۲ قیامت اور پھٹ گیا چاند ف۲ اور ۳ اگر وہ دیکھیں کوئی نشانی

۱ تخویف دنیوی ۱۲
۲ تخویف اخروی ۱۲
۳ ترہیب ۱۲
ع ۳ السجدة ۷
۴ خلاصہ صورت ۱۲
۵ تمہید برائے تخویف اخروی ۱۲

قرآن اور حدیث سے دوسروں کے لئے دعا کرنے کی ترغیب ثابت ہے۔ حضرت ابن عباس رض فرماتے ہیں یہ حکم پہلی امتوں میں تھا اب امت محمدیہ کے حق میں منسوخ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد الحقنا بھم ذریتھم الآیۃ۔ (الطور ع ۱) یعنی باپ دادا کی نیکی سے ان کی اولاد کو ان کے درجات عطا ہوں گے قال ابن عباس رض ھذا منسوخ الحکم فی ھذہ الشریعۃ بقولہ (الحقنا بھم ذریتھم ..... قال عکرمۃ کان ذلک لقوم ابراھیم وموسی فاما ھذہ الامۃ فلھم ما سعوا وما سعی لھم غیرھم (معالم وخازن ج ۶ ص ۲۶۵) اور اگر ما سعیٰ سے مراد ایمان ہو جیسا کہ سیاق وسباق سے معلوم ہوتا ہے تو اس صورت میں منسوخ ماننے کی ضرورت نہیں۔ یعنی کسی انسان کو اس کے ایمان کے بغیر کسی چیز کا کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ ایمان کے بغیر کسی کی نہ دعا مفید ہے نہ اپنا کوئی نیک عمل۔ تحقیق یہ ہے کہ ایک شخص کے دعا واستغفار کے دوسرے مومن کے حق میں کوئی نزاع واختلاف نہیں یہ سب کے نزدیک جائز اور مفید ہے اور قرآن سے ثابت ہے (۱) وصل علیھم ان صلوتک سکن لھم (۲) ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان (حشر، ع ۲) اختلاف اس میں ہے کہ ایک شخص کے عمل کا ثواب دوسرے شخص کو ملتا ہے یا نہیں۔ چنانچہ معتزلہ اور شوافع اس کے قائل نہیں، علامہ ابن قیم رح نے اس حدیث کا جواب دیتے ہوئے جس میں دوسرے شخص کی طرف سے غلام آزاد کرنے کا ذکر ہے، لکھا ہے کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ دوسرے شخص کی طرف سے غلام آزاد کرکے اس کیلئے دعا کی جائے۔ البتہ عبادتِ مالیہ کا ثواب احناف، شوافع وغیرہ سب کے نزدیک دوسرے کو بخشنا جائز ہے۔ باقی رہا تلاوتِ قرآن کا ثواب تو حنفیہ کے نزدیک اسکا ہبہ جائز ہے لیکن شافعیہ کے نزدیک جائز نہیں۔ امام ابن ہمام نے فتح القدیر میں اس پر متعدد حدیثیں پیش کی ہیں باقی رہا یہ شبہہ کہ مال مویشی کا ثواب کسی میّت کو ہبہ کرنا وجعلوا للہ مما ذرأ من الحرث والانعام

موضح قرآن ف۱ شعریٰ ایک تارا ہے بہت بڑا۔ اسکو بعضے عرب پوجتے تھے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی پتھروں کا مینہ ۱۲ منہ رح۔

فتح الرحمن ف۱ یعنی سنگباران کرد ۱۲۔ ف۲ اشارت است بآن قصہ کہ کافران از حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم معجزہ طلب کردند خدا تعالیٰ ماہ را دو قطعہ ساخت یکی برکوہ ابو قبیس ودیگر برکوہ قیقعان ۱۲۔

نصیبا فقالوا ھذا للہ بزعمھم وھذا لشرکآئنا۔ الآیۃ (رکوع ۱۶ سورۂ انعام) کے خلاف ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ اس آیت کا ایصال ثواب سے کوئی ٹکراؤ نہیں کیونکہ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ مشرکین اپنے معبودان باطلہ کو حاجت روا، کارساز اور مافوق الاسباب نافع وضار سمجھ کر انکی خوشنودی اور انکا تقرب حاصل کرنے کے لئے جانوروں میں ان کے حصے مقرر کرتے تھے جو صریح شرک ہے لیکن ایصال ثواب میں یہ چیز نہیں پائی جاتی ۲۵ؐ وانہ ھو۔ یہاں سے اللہ تعالیٰ کی عظمت شان اور اسکی قدرت کاملہ کا بیان ہے۔ ہر چیز اسی کے تصرف و اختیار میں اور اسی کے زیر اقتدار ہے ہنسانا اور رلانا اسی کے اختیار میں ہے جسے چاہتا ہے آرام و راحت اور خوشی عطاء کر کے ہنساتا ہے اور جسے چاہتا ہے مصائب و آلام میں مبتلا کر کے خون کے آنسو رلاتا ہے۔ موت و حیات بھی اسی کے قبضہ و تصرف میں ہے وانہ خلق الزوجین۔ تمنٰی یعنی نطفہ رحم مادہ میں ڈالا جاتا ہے۔ ای تدفق فی الرحم (روح) جب نر کا نطفہ رحم مادہ میں پہنچ جاتا ہے تو محض اپنی قدرت کاملہ سے وہ اسی نطفہ سے نر اور اسی سے مادہ کو پیدا فرما لیتا ہے وان علیہ۔ الآیۃ۔ پھر قیامت کے دن دوبارہ زندہ کرنا بھی اسی کا کام ہے جسنے ایک نطفۂ بے جان سے نر و مادہ کو پیدا کر لیا وہ انسانوں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ وانہ ھو اغنی واقنی۔ پیدا بھی اسی نے کیا پھر زندگی میں دولت کی تقسیم بھی اسی کے ہاتھ میں ہے وہ اپنی حکمت بالغہ کے مطابق جسے چاہتا ہے غنی اور دولت مند کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے فقیر اور تنگدست کر دیتا ہے۔ قال الاخفش اقنی افقر۔ (روح، قرطبی) قال ابن زید اغنیٰ من شاء وافقر من شاء (قرطبی ج ۱۷ ص ۱۱۸، ابن کثیر ج ۴ ص ۲۵۹) ۲۶ؐ وانہ ھو رب الشعری۔ الشعریٰ ایک روشن ستارہ ہے جسکی بعض قبائل عرب پرستش کرتے تھے یعنی شعری ستارے کا خالق و مالک بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس لئے اس عاجز مخلوق کے بجائے اس کے خالق کی عبادت کرنی چاہیئے اور لات و منات کی طرح شعری بھی عبادت اور پکار کا مستحق نہیں۔ ھو کوکب یطلع بعد الجوزاء فی شدۃ الحر وکانت خزاعۃ تعبدھا (مدارک ج ۴ ص ۱۵۱) وتخصیصھا فی الذکر ھھنا للاشعار بانھا مخلوقۃ للہ تعالیٰ لا یستحق العبادۃ مثل اللات والعزی ولعل قوما عبدوھا فی زمن ابراھیم علیہ السلام ایضا ولذلک ورد التخصیص بذکرھا فی صحف ابراھیم و موسی (مظہری ج ۹ ص ۱۳۲) ۲۷ؐ وانہ اھلک۔ عادا اولیٰ سے قوم ہود علیہ السلام مراد ہے کیونکہ وہ قوم نوح (علیہ السلام) کے بعد باقی تمام سرکش قوموں سے پہلے ہلاک ہوئی۔ اسی لئے اسے الاولیٰ کہا گیا۔ یا یہ صفت عاد ثانیہ سے ممتاز کرنے کیلئے ہے جس سے یا تو قوم ثمود مراد ہے یا عمالقہ کا قبیلہ بنوسقیم بن ہزال (روح) یعنی گذشتہ سرکش اور کافر قوموں مثلاً عاد و ثمود اور ان سے پہلے قوم نوح ؑ کو اللہ تعالیٰ ہی نے ہلاک کیا ہے اور ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑا اس لئے کہ وہ بڑے بے انصاف اور حد سے تجاوز کرنیوالے تھے انکی بے انصافی یہ تھی کہ وہ خدا کی عاجز مخلوق کو خدائے قادر و قیوم کا شریک بناتے اور خدا کے سوا ان کو پکارتے تھے اور ان کے عناد و طغیان کا یہ حال تھا کہ حق کو سمجھ لینے کے باوجود محض ضد و حسد کی وجہ سے ٹھکراتے تھے ۲۸ؐ والمؤتفکۃ۔ اس سے قوم لوط کی بستیاں مراد ہیں اور یہ صحف موسیٰ کا مضمون ہے۔ المؤتفکۃ جسے الٹا کر گرا دیا گیا ہو۔ قوم لوط ؑ کی بستیوں کو نیچے سے اوپر اٹھا کر اور الٹا کر زمین پر پھینکدیا یعنی مدائن قوم لوط علیہ السلام ائتفکت بھم ای انقلبت وصار عالیھا سافلھا (قرطبی ج ۱۷ ص ۱۲۰) فغشھا۔ الآیۃ۔ ان بستیوں کو الٹا کر ان پر پتھروں کی بارش کی گئی۔ اسقدر پتھر برسائے گئے بس کیا پوچھنا ان کی تمام بستیاں ان کے نیچے دب گئیں۔ کیسا عبرتناک انجام تھا ان قوموں کا! ۲۹ؐ فبای الآء۔ الآیۃ۔ تخویف دنیوی۔ یہ خطاب ہر سرکش اور مکذب سے ہے تو اللہ کی کونسی نعمت میں شک کرتا ہے اور اسے اللہ کی طرف سے نہیں سمجھتا اور غیر اللہ کو پکارتا ہے۔ ھذا نذیر۔ الآیۃ۔ اشارہ قرآن یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے۔ حضرت محمد ؐ گذشتہ ڈرانے والے پیغمبروں کے قافلہ کے آخری رکن ہیں۔ جس طرح گذشتہ سرکش قوموں نے اپنے اپنے زمانے کے پیغمبروں کو جھٹلایا اور تباہ و برباد ہوئیں اے مشرکین مکہ! سن لو، ہمارے آخری پیغمبر علیہ السلام کو جھٹلانیوالو! اگر تم ضد و عناد سے باز نہ آئے تو تمہارا حشر بھی انہی قوموں کا سا ہوگا۔ ۳۰ؐ ازفت الازفۃ۔ یہ تخویف اخروی ہے الازفۃ بہت جلد آنیوالی یہ قیامت کا نام ہے کاشفۃ یا نفس مقدر کی صفت ہے یا مصدر ہے۔ (روح) یعنی قیامت سر پر پہنچ چکی ہے اور اللہ کے سوا اس کے معین وقت پر سے کوئی پردہ نہیں اٹھا سکتا۔ باوجودیکہ قیامت بہت ہی قریب ہے، لیکن اس کے ظہور کا معین وقت اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں ۳۱ؐ یہ منکرین کیلئے زجر ہے۔ اے قریش مکہ تم اس قرآن پر متحیر ہو اور کج فہمی کی وجہ سے اسکا انکار کرتے اور اسکا مذاق اڑاتے ہو، لیکن اسمیں آیات وعد و وعید سنکر اپنی سرکشی پر اور بدعنوانیوں پر تمہیں کبھی رونا نہیں آیا اور تم حق سے منہ پھیرے سراسر غفلت میں پڑے ہو (افمن ھذا الحدیث) ای القراٰن (تعجبون) انکارا (وتضحکون) استھزاء (ولا تبکون) تحزنا علی ما فرطتم (بیضاوی) ولا تبکون لسماع وعدہ و وعیدہ (جلالین) ۳۲ؐ فاسجدوا للہ واعبدوا۔ یہ آخر میں سورت کا خلاصہ ہے یعنی صرف اللہ ہی کو سجدہ اور صرف اسی کی عبادت کرو، مصائب و حاجات میں فرشتوں لات وعزّیٰ اور منات وغیرہ کو مت پکارو اور نہ کسی کو اللہ کی بارگاہ میں شفیع قاہر سمجھو۔ فاسجدوا للہ خاصۃ واعبدوا للہ خاصۃ (الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ) ای اعبدوہ دون غیرہ (مظہری ج ۹ ص ۱۳۴) واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین واٰلہ واصحابہ اجمعین۔

سورۃ النجم میں آیات توحید اور اسکی خصوصیات

۱۔ افرأیتم اللات والعزّیٰ ہ ومنوۃ الثالثۃ الاخریٰ ہ (ع ۱) نفی شرک فی التصرف۔ ۲۔ الکم الذکر ولہ الانثیٰ ہ تلک اذا قسمۃ ضیزیٰ ہ نفی شفاعت قہریہ از ملائکہ علیہم السلام۔ ۳۔ ان ھی الا اسمآء سمیتموھا ــــ تا ــــ فللہ الاخرۃ والاولیٰ ہ نفی شرک اعتقادی و نفی شفاعت قہریہ از معبودان باطلہ ۴ وکم من ملک فی السمٰوٰت ــــ ــــ وان الظن لا یغنی من الحق شیئا ہ (ع ۲) نفی شفاعت قہریہ از ملائکہ کرام علیہم السلام۔ ۵۔ وانہ ھو اضحک وابکی ــــ ــــ فغشّٰھا ما غشّٰی ہ (ع ۳) نفی شرک فی التصرف و بیان قدرت و تصرف و اختیار باری تعالیٰ۔ ۶۔ فاسجدوا للہ واعبدوا ہ نفی شرک ہر قسم و امر اخلاص عبادت برائے ذات حق جل شانہ۔

(آج بتاریخ ۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۰ھ مطابق ۲۴ جولائی ۱۹۷۰ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ بوقت ۴/۱ ۳ بجے سورۃ النجم کی تفسیر ختم کی۔ فللہ الحمد فی الاولیٰ والاخرۃ والصلوٰۃ والسلام علی الشفیع المشفع یوم الاٰزفۃ وعلیٰ اٰلہ وصحبہ الذین کانوا اتقی الامۃ واھدی الائمۃ۔ سجاد بخاری عفا اللہ تعالیٰ)

سُورۃ القمر

ربط | سورۃ النجم میں یہ مذکور تھا کہ اللہ کے سوا کسی کو مت پکارو اور کسی کو اس کی بارگاہ میں شفیع غالب نہ سمجھو اب سورۃ القمر میں اس کی علت اور دلیل ذکر کی گئی ہے یعنی اس لئے کہ کارساز اور ہر چیز کو ایک اندازے سے پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں۔ سُورۃ قمر کا یہ دعویٰ سُورت کے آخر میں انا کل شئ خلقنٰہ بقدر ۝ میں مذکور ہے۔ سورۃ قمر سے لیکر سورۃ حدید تک ہر سورت کا دعویٰ اس کے آخر میں مذکور ہے۔

خلاصہ | ابتدا میں اور آخر میں شکوی، تسلی، زجر، تخویف اخروی، بشارت اخرویہ اور درمیان میں تخویف دنیوی کے پانچ نمونے اور اس کے بعد التفات بسوئے اہل مکہ بغرض تنبیہ اور آخر میں دعویٰ سُورت۔

تفصیل

اقتربت الساعۃ وانشق القمر تمہید برائے تخویف اخروی مع زجر و ان یروا ـــ تا ـــ فما تغن النذر ۝ یہ شکوی ہے۔ معجزہ شق قمر ظاہر ہو چکا ہے جو قرب قیامت کی دلیل ہے لیکن مشرکین سرکشی میں سرگرداں ہیں۔ معجزات کو جادو کہتے ہیں اور اپنی خواہشات کے پیچھے دوڑ رہے ہیں حالانکہ ان کے پاس قرآن ایسی حکمت و ہدایت سے لبریز کتاب آچکی ہے اور وہ گذشتہ سرکش قوموں کے عبرتناک انجام کے قصے بھی سن چکے ہیں فتول عنھم تسلی برائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان متمردین پر حجت خداوندی قائم ہو چکی ہے اب انذار و تبلیغ سے انھیں کوئی فائدہ نہیں، اس لئے آپ ان سے اعراض فرمائیں۔

یوم یدع الداع ـــ تا ـــ ھذا یوم عسر ۝ یہ تخویف اخروی ہے۔ قیامت کے دن جب صور پھونکا جائیگا تو سب لوگ قبروں سے نکل کر خوف و ہراس کے عالم میں ٹڈی دَل کی طرح بلانے والے کی طرف دوڑیں گے۔ اس دن کفار کہیں گے آج کا دن بہت ہی کٹھن اور دشوار ہے۔ کذبت قبلھم قوم نوح ـــ تا ـــ فھل من مدکر ۝ یہ تخویف دنیوی کا پہلا نمونہ ہے۔ مشرکین قریش سے پہلے قوم نوح علیہ السلام نے ہمارے پیغمبر نوح علیہ السلام کو جھٹلایا اور انکو طرح طرح سے مطعون کیا۔ آخر اس سرکش اور طاغی قوم کو طوفان سے ہلاک کر دیا گیا۔ یہ قصہ پچھلوں کے لئے باعث عبرت ہے۔ اس لئے قرآن کی نصیحت پر عمل کرو تاکہ ان جیسے انجام سے بچ جاؤ۔

کذبت عاد ـــ تا ـــ فھل من مدکر ۝ یہ تخویف دنیوی کا دوسرا نمونہ ہے۔ قوم عاد نے بھی ہمارے پیغمبر ہود علیہ السلام کو جھٹلایا تو دیکھا ہم نے ان پر کیسا دردناک عذاب مسلط کیا۔ ہوا کے ایک تُند و تیز طوفان سے انکا صفایا کر دیا گیا اور آنے والی نسلوں کیلئے ان کو عبرت بنا دیا۔ کذبت ثمود ـــ تا ـــ فھل من مدکر ۝ یہ تخویف دنیوی کا تیسرا نمونہ ہے۔ قوم ثمود نے بھی پیغمبروں کا انکار کیا ہماری ہدایت کیلئے بشر ہی رہ گئے تھے کہ ہم ان کی پیروی کریں۔ یہ تو دیوانگی اور حماقت ہو گی۔ آخر کار انھیں پتھر سے اونٹنی کے نکلنے کا معجزہ بھی دکھایا گیا، لیکن پھر بھی عناد و انکار پر قائم رہے اور اونٹنی کو قتل کر دیا اور خدا کے عذاب سے تباہ و برباد کر دیئے گئے۔

کذبت قوم لوط ـــ تا ـــ فھل من مدکر ۝ یہ تخویف دنیوی کا چوتھا نمونہ ہے۔ قوم لوط نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی اور حضرت لوط علیہ السلام کو ان کے مہمانوں کے بارے میں پریشان کیا تو ان کو بھی ایک ہولناک عذاب سے ختم کر دیا گیا۔ ولقد جاء اٰل فرعون ـــ تا ـــ عزیز مقتدر ۝ یہ پانچواں نمونہ ہے۔ فرعون اور اس کی قوم نے بھی تکذیب کی اور تمام معجزات کو جھٹلایا تو اُن پر بھی شدید گرفت آئی اور ان کو دریا میں غرق کر دیا گیا۔

اکفارکم خیر۔ الآیۃ۔ التفات بسوئے اہل مکہ یہ زجر ہے۔ مشرکین مکہ نہ تو پہلے کفار سے اچھے ہیں اور نہ ان کے لئے عذاب سے کوئی براءت نامہ ہے اس لئے ان کا انجام بھی وہی ہوگا جو پہلی سرکش قوموں کا ہو چکا ہے۔ ام یقولون ـــ تا ـــ امر ۝ یہ شکوی ہے۔ مشرکین کہتے ہیں کہ ہمارا جتھا انتقام لے گا لیکن بہت جلد شکست کھا کر بھاگیں گے۔ یہ تو معمولی عذاب ہے اصل عذاب تو قیامت کے دن ہوگا جو نہایت ہی ہولناک ہے۔ ان المجرمین ـــ تا ـــ مس سقر ۝ یہ تخویف اخروی ہے۔ مجرمین جو دنیا میں گمراہی اور سرکشی کے نشہ میں گم رہے جب انھیں جہنم میں گھسیٹا جائے گا اس وقت ان سے کہا جائیگا۔ اب ذرا یہ بھڑکتی آگ بھی تاپ لو۔

انا کل شئ خلقنٰہ ـــ تا ـــ بالبصر ۝ یہ سورت کا دعویٰ ہے یعنی ہر چیز کو پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور ساری کائنات میں وہی متصرف و مختار اور کارساز ہے۔ لہٰذا اس کے سوا حاجات میں کسی اور کو مت پکارو اور نہ کسی کو اس کے آگے شفیع قاہر سمجھو۔ ولقد اھلکنا ـــ تا ـــ مستطر ۝ یہ تخویف دنیوی و اخروی ہے۔ تم جیسے سرکشوں اور طاغیوں کو ہم پہلے ہلاک کر چکے ہیں، ان کے انجام بد سے عبرت حاصل کرو اور تمہاری ہر بات لکھی جا رہی ہے، قیامت کے دن ہر عمل کی پوری پوری جزاء و سزا ملیگی۔ ان المتقین ـــ تا ـــ ملیک مقتدر ۝ یہ بشارت اخرویہ ہے۔ متقی اور پرہیزگار لوگ جنت کی نعمتوں میں اللہ تعالیٰ کے پاس خوش و خرم ہوں گے۔

ل۲ اقتربت الساعۃ ـــــ تا ـــــ فما تغن النذر ۵ یہ تخویف اخروی کیلئے تمہید اور زجر مع شکوی ہے یعنی جس طرح چاند دو ٹکڑے ہو گیا اسی طرح تم بھی فنا ہو جاؤ گے اور جس طرح چاند کے دونوں ٹکڑے دوبارہ مل گئے اسی طرح تم بھی دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے انشق القمر سے چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا معجزہ مراد ہے جو مشرکین مکہ کے مطالبے پر اللہ نے ظاہر فرمایا۔ جب مشرکین نے اس کا مطالبہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی کہ ان کو یہ معجزہ دکھایا جائے شاید وہ ایمان لے آئیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے چودھویں رات کے چاند کو دو ٹکڑے کر کے توحید و رسالت کی سچائی پر ایک نہایت ہی روشن اور واضح دلیل قائم فرما دی۔ انشق القمر و ذلک علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل الهجرة بنحو خمس سنین فقد صح من روایة الشیخین و ابن جریر عن انس ان اهل مکة سألوه علیه الصلوٰة والسلام ان یریهم اٰیة فاراهم القمر شقتین حتی رأوا حراء بینهما (روح ج ۲۷ ص ۷۴) وکانت لیلة البدر، فسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ربه ان یعطیه ما قالوا فانشق القمر فرقتین (قرطبی ج ۱۷ ص ۱۲۷) ل۳ وان یروا۔ الاٰیة۔ مستمر مضبوط اور پختہ یا چلتا ہوا۔ مستمر قوی شدید یعلو کل سحر (مظہری ج ۹ ص ۱۳۵) ای مار ذاهب یزول ولا یبقی (مدارک ج ۴ ص ۱۵۲) مشرکین کا عناد و تعنت اور ضد و حسد اس حد کو پہنچ چکا تھا کہ ایسا حیرت انگیز معجزہ دیکھ کر بھی ایمان نہ لاتے اور اسے بہت مضبوط اور لاجواب جادو قرار دیا۔ ان کی تو عادت ہی یہی تھی کہ جب بھی کوئی معجزہ دیکھتے اسے چلتا ہوا جادو قرار دیتے اور کہتے کہ یہ کوئی پائیدار چیز نہیں ابھی اس کا اثر زائل ہونے والا ہے ل۴ وکذبوا۔ الاٰیة۔ ان سرکشوں نے ایسے عظیم معجزے کو بھی جھٹلا دیا اور اپنی خواہشات کے پیچھے ہی دوڑے، لیکن ان کی تکذیب سے اللہ کے فیصلے پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ اللہ تعالیٰ فیصلہ فرما چکا ہے کہ دین حق کو غالب اور اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو کامیاب فرمائے اور دشمنان اسلام کو ذلیل و رسوا کرے اسی لئے اللہ تعالیٰ کا ہر فیصلہ اپنے منتہا کو پہنچ کر رہے گا۔ ای وکل امر من الامور منته الی غایة یستقر علیها لا محالة ومن جملتها امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسیصیر الی غایة یتبین عندها حقیقته و علو شانه (روح ج ۲۷ ص ۷۸) ل۵ ولقد جاءهم۔ مزدجر۔ رک جانے کا مقام اور جائے عبرت۔ حکمة بالغة یہ ما سے بدل ہے یا مبتدا محذوف

يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝٢ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا
تو ٹلا جائیں اور کہیں یہ جادو ہے پہلے سے چلا آتا ف۱ اور جھٹلایا اور چلے ف۲ اپنی
اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝٣ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ
خوشی پر اور ہر کام ٹھہرا رکھا ہے وقت پر ف۲ اور پہنچ چکے ہیں ف۵ ان کے پاس
الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۝٤ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ
احوال جن میں ڈانٹ ہو سکتی ہے پوری عقل کی بات ہے پھر ان میں کام نہیں
النُّذُرُ ۝٥ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ
کرتے ڈر سنانے والے سو تو ہٹ آ انکی طرف سے جس دن پکارے پکارنے والا ف۶ ایک ناگوار

وقف لازم

ل۱ تخویف اخروی ۱۲

نُّكُرٍ ۝٦ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ
چیز کی طرف ف۳ آنکھیں جھکائے نکل پڑیں قبروں سے
كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۝٧ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ۭ يَقُوْلُ
جیسے ٹڈی پھیلی ہوئی دوڑتے جائیں اس پکارنے والے کے پاس کہتے جائیں
الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝٨ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ
منکر یہ دن مشکل آیا جھٹلا چکی ہے ف۸ ان سے پہلے نوح کی
فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ۝٩ فَدَعَا
قوم پھر جھوٹا کہا ہمارے بندے کو اور بولے دیوانہ ہے اور جھڑک لیا اسکو پھر پکارا
رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝١٠ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ
اپنے رب کو ف۵ کہ میں عاجز ہو گیا ہوں تو بدلہ لے پھر ہم نے کھول دیے دہانے آسمان کے
بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝١١ۡ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ
پانی ٹوٹ کر برسنے والے سے اور بہا دیئے زمین سے چشمے پھر مل گیا سب پانی
عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝١٢ۚ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۝١٣ۙ
ایک کام پر جو ٹھہر چکا تھا ف۱ اور ہم نے اسکو سوار کر دیا ف۹ ایک تختوں اور کیلوں والی پر

ل۲ تخویف دنیوی کا پہلا نمونہ ۱۲

موضح قرآن ف۱ حج کے دنوں میں آدھی رات کو کافر جمع تھے حضرت ان کو سمجھاتے تھے انہوں نے مانگی کچھ نشانی، حضرت نے فرمایا دیکھو آسمان کی طرف چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ان میں سے مشرق کو آیا۔ ایک مغرب کو جب تک خوب دیکھ لیا۔ پھر آپس میں مل گیا یہ نشانی تھی قیامت کی کہ آگے سب کچھ یوں ہی پھٹے گا۔ ف۲ یعنی انکا عذاب بھی ایک وقت آویگا ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی حساب کو ۱۲ منہ رح۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی ہلاکت قوم ۱۲۔

کی خبر ہے بدل من ما او علی ھو حکمۃ (مدارک ج ۴ ص ۱۰۳) یعنی ان معاندین کے پاس قرآن میں گذشتہ سرکش قوموں کے عبرتناک انجام کے اس قدر واقعات آچکے ہیں کہ ان میں کافی سامان عبرت ہے اور جو شخص اخلاص کے ساتھ سرکشی اور عناد سے باز آنا چاہے اس کے لئے ان واقعات میں زجر وتہدید کا کافی مواد موجود ہے اور وہ سراپا حکمت و دانش ہے اور اسکی ہر بات حکمتِ زجر کی انتہاء کو پہنچی ہوئی ہے یعنی القرآن حکمۃ تامۃ قد بلغت الغایۃ فی الزجر (معالم وخازن ج ۶ ص ۲۴۷) فما تغن النذر مصدر ہے بمعنی الانذار یعنی جو لوگ ایسے عظیم معجزات دیکھے اور قرآن ایسی حکمت سے لبریز کتاب سننے اور گذشتہ سرکش قوموں کا عبرتناک انجام جاننے کے باوجود ایمان نہیں لاتے اب انکو تبلیغ و انذار سے کچھ بھی فائدہ نہیں ہوگا۔ فتول عنھم یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلیہ ہے یعنی آپ نے تبلیغ و انذار کا حق ادا کر دیا ہے اور مشرکین پر حجتِ خداوندی قائم فرمادی ہے اب مزید وعظ و نصیحت کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوگا کیونکہ ان کے دلوں پر مہر جباریت لگ چکی ہے اس لئے اب آپ ان سے اعراض کر یعنی ای شیٔ تغنی النذر عمن کتب اللہ علیہ الشقاوۃ وختم علی قلبہ (ابن کثیر ج ۴ ص ۲۶۳) فتول عنھم لعلمک ان الانذار لا یغنی فیھم (مدارک ج ۴ ص ۱۰۳) جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے: فاعرض عمن تولی عن ذکرنا (النجم ع ۲) ٦ یوم ید ع۔ یہ تخویف اخروی ہے اور ظرف یخرجون متاخر کے ساتھ متعلق ہے اور خشعا ابصارھم جملہ یخرجون کی ضمیر سے حال ہے نکر ایک دہشتناک چیز جس سے پہلے کبھی واسطہ نہ پڑا ہو قیامت کا ہول اور خوف وہراس مراد ہے (مدارک) اور داعی سے مراد حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں۔ (روح) جسدن حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے اور سب کو میدان حشر میں قیامت کے ہولناک اور دہشت انگیز منظر کی طرف بلائیں گے تو سب لوگ قبروں سے نکل آئینگے، دہشت وخوف سے ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی اور وہ ٹڈی دل کی طرح زمین پر پھیلے ہوں گے اور بلانے والے کی طرف دوڑ رہے ہوں گے کفا ومشرکین اسوقت پکار اٹھیں گے کہ آج کا دن نہایت ہی دشوار اور کٹھن ہے کیونکہ انھیں اپنا انجام نظر آجائے گا۔ قیامت کا دن بلاشبہ کفار کے لئے نہایت شدید ہوگا لیکن مومنین اس دن کی شدت سے محفوظ ہوں گے اگرچہ منظر قیامت کی ہولناکی سے وقتی گھبراہٹ ان پر بھی طاری ہو جائیگی وفیہ اشارۃ الی ان ذلک الیوم یوم شدید علی الکافرین لا علی المؤمنین (خازن ج ۶ ص ۲۴۷) ٧ کذبت قبلھم۔ یہ تخویف دنیوی کا پہلا نمونہ ہے۔ گذشتہ سرکش قوموں کا حال بیان کر کے معاندین قریش کو عبرت دلانا مقصود ہے۔ پہلی قوموں نے اپنے اپنے وقت کے پیغمبروں اور صحیفوں کو جھٹلایا آخر اسی جرم کی پاداش میں تباہ و برباد کر دیئے گئے۔ مشرکین قریش کے پاس اللہ کا آخری پیغمبر اور اسکی آخری کتاب آچکی ہے جسکا سمجھنا ہم نے ان کے لئے آسان کر دیا ہے۔ اگر وہ اپنی موجودہ روشِ عناد پر قائم رہے تو انکا حشر بھی اقوام سابقہ کا سا ہوگا۔ کفار قریش سے پہلے قوم نوح ہمارے بندے نوح علیہ السلام کی تکذیب کر چکی ہے۔ اور صرف تکذیب ہی نہیں کی بلکہ از راہ عناد و سرکشی ان کو تحقیر و استہزاء کا نشانہ بھی بنایا اور ان کی شان میں گستاخیاں بھی کیں انہیں دیوانہ بتایا کیونکہ وہ سینکڑوں برس سے صرف ایک ہی بات (اللہ کی توحید) کی رٹ لگا رہا ہے اسکی عقل ٹھکانے نہیں رہی، معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے جن معبودوں کی مخالفت کرتا ہے انھوں نے ناراض ہو کر اسکی عقل و فہم سلب کر لی ہے۔ عیاذاً باللہ تعالیٰ۔ جس طرح قوم عاد کے طاغیوں نے حضرت ہود علیہ السلام سے کہا تھا ان نقول الا اعترٰک بعض اٰلھتنا بسوٓء (ہود ع ۵-) قال مجاھد وازدجر استطیر جنونا (ابن کثیر، بحر)

٨ فدعا ربہ۔ جب نوح علیہ السلام اپنی قوم سے مایوس ہو گئے تو اللہ سے دعا کی کہ میں ان کے عناد و تعنت کی وجہ سے مغلوب ہو چکا ہوں اور اب وہ ایمان نہیں لائینگے، اس لئے اب ان کو ہلاک کر دے اور ان سے انتقام لے لے، کیونکہ میں تو ان سے انتقام نہیں لے سکتا۔ ففتحنا ابواب السمآء الخ تو ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیئے اور پرنالوں کی طرح آسمان سے پانی بہنے لگا۔ آسمان کے دروازے کھولنا کثرت بارش سے کنایہ ہے۔ اور زمین سے پانی کے چشمے جاری کر دیئے۔ فالتقی المآء الخ زمین و آسمان کا پانی مل کر اس اندازے کو پہنچ گیا جو اللہ نے مقرر فرمایا تھا یعنی پانی کی سطح اس قدر بلند ہو گئی جتنی اللہ کو منظور تھی۔ یا علی تعلیلیہ ہے اور مطلب یہ ہے کہ زمین و آسمان کا پانی اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے مل گیا جو اللہ نے پہلے سے مقدر کر رکھا تھا یعنی قوم نوح علیہ السلام کی ہلاکت اور تباہی۔ او علی امر قدرہ اللہ تعالیٰ وکتبہ فی اللوح المحفوظ وھو ھلاک قوم نوح بالطوفان و (علیٰ) علیہ للتعلیل (روح ج ۲۷ ص ۸۲)

٩ وحملنہ۔ دُسُر، دسار کی جمع ہے یعنی میخیں۔ تختوں اور میخوں والی سے مراد کشتی ہے جو لکڑی کے تختوں کو میخوں سے باہم جوڑ کر تیار کی گئی تھی۔ باعیننا ہماری آنکھوں کے سامنے یعنی ہماری حفاظت اور نگرانی میں۔ (بیضاوی، مدارک) نوح اور اس کے ساتھ ایمان والوں کو ہم نے کشتی میں سوار کر دیا جو ہماری حفاظت اور نگرانی میں چل رہی تھی، اس طرح ان کو طوفان سے محفوظ رکھا اور تمام مشرکین کو غرق کر دیا یہ ہم نے ان سے اس شخص کا انتقام لیا جس کی انہوں نے ناشکری کی تھی۔ اس سے مراد نوح علیہ السلام ہیں، کیونکہ ہر پیغمبر اپنی قوم کے لئے اللہ کی نعمت ہوتا ہے جس کی قدر دانی یہ ہے کہ اس پر ایمان لایا جائے اور اسکی اطاعت کی جائے۔ ای فعلنا ذلک جزآءً لنوح علیہ السلام فانہ کان نعمۃ انعمھا اللہ تعالیٰ علیٰ قومہ فکفروھا وکذا کل نبی نعمۃ من اللہ تعالیٰ علیٰ امتہ (روح ج ۲۷ ص ۸۳)

تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ (١٤) وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ

بہتی تھی ہماری آنکھوں کے سامنے بدلا لینے کو اس کی طرف سے جس کی قدر نہ جانی تھی ف۱ اور اسکو ہم نے رہنے دیا

اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (١٥) فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ (١٦)

نشانی کیلئے پھر کوئی ہے سوچنے والا ف۲ پھر کیسا تھا میرا عذاب اور میرا کھڑکھڑانا

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (١٧) كَذَّبَتْ

اور ہم نے آسان کر دیا قرآن سمجھنے کو پھر ہے کوئی سوچنے والا جھٹلایا

عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ (١٨) اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

عاد نے ف۳ پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا کھڑکھڑانا ہم نے بھیجی ان پر

رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ (١٩) تَنْزِعُ النَّاسَ

ہوا تند ایک نحوست کے دن جو چلے گئے ف۴ اکھاڑ مارا لوگوں کو

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ (٢٠) فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَ

گویا وہ جڑیں ہیں کھجور کی اکھڑی پڑی پھر کیسا رہا میرا عذاب اور

نُذُرِ (٢١) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (٢٢) ع

میرا کھڑکھڑانا اور ہم نے آسان کر دیا قرآن سمجھنے کو پھر ہے کوئی سوچنے والا

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ (٢٣) فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا

جھٹلایا ثمود نے ڈر سنانے والوں کو ف۱ پھر کہنے لگے کیا ایک آدمی ہم میں کا اکیلا

نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ (٢٤) ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ

ہم اس کے کہے پر چلیں گے تو تو ہم غلطی میں پڑے اور سودا میں کیا اتری ف۳ اسی پر نصیحت

عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ (٢٥) سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا

ہم سب میں سے کوئی نہیں یہ جھوٹا ہے بڑائی مارتا ہے اب جان لیں گے کل کو

مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ (٢٦) اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ

کون ہے جھوٹا بڑائی مارنے والا ہم بھیجتے ہیں ف۴ اونٹنی ان کے جانچنے کیواسطے

ع ٢٢ / ٨

١ تخویف دنیوی کا دوسرا نمونہ ١٢

٢ تخویف دنیوی کا تیسرا نمونہ ١٢

ف١ ولقد ترکنٰھا۔ ہم نے اس قصّے کو عبرت و نصیحت کی ایک دلیل اور نشانی بنا دیا، کیا ہے کوئی اس سے عبرت حاصل کرنے والا؟ منذر مصدر ہے بمعنی انذار اور استفہام تعظیم و تعجب کیلئے یعنی میرا ڈر اور میرا عذاب کس قدر ہولناک اور عبرت آموز ہے ولقد یسرنا القراٰن۔ الآیۃ۔ چاروں قصّوں کے بعد یہ مذکور ہے گویا ہر قصّہ کے بعد ولقد جآءھم من الانبآء۔ الآیۃ۔ کا مضمون یاد دلایا اور متنبہ فرمایا کہ ہر قصہ اپنی جگہ عبرت آموزی میں کافی اور مستقل ہے۔ ہم نے قرآن کو ان کی زبان میں نازل کر کے، اس میں دلائل، اخبار امم ماضیہ اور وعد و وعید ذکر کر کے پند و نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے، کیا ہے کوئی جو اس سے نصیحت حاصل کرے اور اس کے انوار و برکات سے اپنا سینہ روشن کر لے؟ **ف٢ کذبت عاد۔** یہ تخویف دنیوی کا دوسرا نمونہ ہے۔ قوم عاد کا انجام بھی نہایت ہی عبرتناک ہے۔ ہم نے کس طرح پیغمبر بھیجکر ان کو ڈرایا اور تکذیب و انکار پر پھر کس قدر ہولناک عذاب سے ان کو ہلاک کیا۔ صرصر نہایت تند و تیز طوفان باد۔ یوم نحس مستمر وہ دن اس قوم کے لئے دائمی بدبختی کا دن تھا کیونکہ اس دن سے لیکر قیامت تک عالم برزخ کے عذاب میں رہیں گے اور اس کے بعد عذاب جہنم میں ہمیشہ کیلئے داخل ہوں گے۔ مستمر، یوم کی صفت ہے یا نحس کی۔ نخل اسم جنس ہے اسلئے مذکر و مونث دونوں طرح مستعمل ہے باعتبار لفظ مذکر ہے جیسا کہ یہاں ہے نخل منقعر اور باعتبار معنی مونث ہے جیسا کہ سورہ الحاقہ میں کانھم اعجاز نخل خاویۃ، منقعر۔ اکھڑا ہوا۔ ہم نے قوم عاد پر نہایت ہی تند و تیز طوفانِ ہوا کو مسلط کیا اور وہ دن ان کی دائمی بدبختی کا دن ثابت ہوا۔ ہوا کا طوفان ایسا تیز اور زوردار تھا کہ انسانوں کو زمین سے اٹھا اٹھا کر پھینک رہا تھا اور وہ کھجور کے اکھڑے ہوئے تنوں کی طرح ہوا میں اڑ اڑ کر گر رہے تھے۔ فکیف کان عذابی ـــ تا ـــ فھل من مدکر ہمارا عذاب کیسا ہولناک تھا، اس طرح ہم قرآن میں گذشتہ قوموں کے احوال بیان کرتے ہیں تاکہ کوئی ان سے عبرت حاصل کرے قرآن سے پند و نصیحت سیکھنا آسان ہے لیکن کوئی سیکھنے والا تو ہو **ف١٢ کذبت ثمود۔** یہ تخویف دنیوی کا تیسرا نمونہ ہے۔ النذر نذیر کی جمع ہے تمام انبیاء علیہم السلام کا چونکہ پیغام ایک ہی ہے اس لئے ایک پیغمبر کی تکذیب گویا سب کی تکذیب ہے۔ فان تکذیب احدھم وھو صالح علیہ السلام ھنا تکذیب للکل لاتفاقھم علی اصول الشرائع (روح ج ٢٧ ص ٨٧) بشرا کا ناصب محذوف علی شریطۃ التفسیر ہے (مدارک، روح) سُعُر جنون اور دیوانگی (قرطبی) قوم ثمود کے سرکش اور مغرور سرداروں نے

موضح قرآن ف١ یعنی حضرت نوح ١٢ منہ رح ف٢ یعنی دنیا میں تب سے کشتی رہی یا وہ کشتی رہ گئی جودی پہاڑ پر نظر آتی۔ قرنوں تک اس امت کے لوگوں نے بھی دیکھی ١٢ منہ رح۔ ف٣ یعنی نحوست نہ اٹھی جب تک تمام نہ ہو چکے۔ نحوست کا دن انھیں پر تھا یہ نہیں کہ ہمیشہ کو ١٢ منہ رح۔

فتح الرحمٰن ف١ یعنی برائی انتقام حضرت نوح علیہ السلام ١٢

نے کہا کیا ہم اپنی قوم کے ایک بشر کو پیغامبر مان لیں اور اس کے حکمبردار بن جائیں؟ اگر ہم ایسا کریں گے تو ہمارا یہ فعل سراسر غلط ہوگا اور یہ کھلی دیوانگی ہوگی۔ کہ ہم ایک بشر کے پیرو کار اور فرمانبردار بن جائیں، کیونکہ اس میں ہماری صریح توہین و تذلیل ہے اور یہ سب سے بڑا خسارہ ہے۔ یقولون لقد خبنا وخسرنا ان سلمنا کلنا قیادنا لواحد منا (ابن کثیر ج ۴ ص ۲۶۵) ۱۳ء القی الذکر۔ اپنی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کیا یہ صالح ہی رہ گیا تھا کہ اس پر وحی بھیجی جاتی حالانکہ ہم میں بہت سے "بڑے لوگ" موجود ہیں جو صالح (علیہ السلام) کے مقابلے میں مہبط وحی بننے کے زیادہ مستحق ہیں اس لئے وہ العیاذ باللہ۔ غلط بیانی کر رہا ہے اور ہم پر بڑائی چاہتا ہے۔ وہ کند ذہن دنیوی دولت اور شان و شوکت کو استحقاق نبوت کی دلیل سمجھتے تھے سیعلمون غدا۔ الآیۃ۔ اس سے پہلے قیل مقدر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام سے فرمایا کل جب ان پر عذاب آئیگا تو انھیں معلوم ہو جائے گا کہ کذاب اور متکبر کون ہے۔ حکایۃ لما قالہ سبحانہ وتعالیٰ لصالح علیہ السلام وعدا لہ ووعیدا لقومہ (روح ج ۲۷ ص ۸۸) ۱۴ء انا مرسلوا الناقۃ۔ ہم اونٹنی کو ان کے ابتلاء و امتحان کے لئے بھیجنے والے ہیں، آپ انتظار کریں اور ان کی ایذاؤں پر صبر کریں اور دیکھیں وہ اونٹنی سے کیا سلوک کرتے ہیں۔ ونبئھم ان الماء۔ الآیۃ۔ شرب پانی کا حصہ یا پانی پینے کی باری۔ اور آپ ان کو مطلع کردیں کہ کنوئیں کے پانی پر اب باری مقرر ہوگی اور ہر فریق اپنی نوبت میں حاضر ہو کر پانی حاصل کرے گا۔ ایک دن اونٹنی پانی پیئے گی اور اس کی باری کے دن تم لوگ اپنے مویشیوں کو پانی نہیں پلاؤ گے اور تمہاری نوبت کے دن میں اونٹنی پانی نہیں پیئے گی۔ فنادوا صاحبھم۔ الآیۃ۔ لیکن زیادہ عرصہ تک وہ اس پر قائم نہ رہ سکے اور اونٹنی کو قتل کرنے کا پروگرام بنایا اور ایک جوان کو بلا کر اس کام پر آمادہ کیا چنانچہ اس نے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیا اور اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ کر اسکو قتل کر دیا۔ فتعاطی فاجترأ علی تعاطی الامر العظیم غیر مکترث ..... او فتعاطی الناقۃ فعقرھا او فتعاطی السیف (مدارک ج ۴ ص ۱۰۰) فکیف کان عذابی ونذر ۵ ۱۵ء انا ارسلنا علیھم۔ الآیۃ۔ ہم نے ان پر ایک دلدوز چیخ بھیجی جس سے وہ روندے ہوئے خشک چارے کی مانند چورہ چورہ ہو گئے۔ ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر ۵ ۱۶ء کذبت قوم لوط۔ یہ تخویف دنیوی کا چوتھا نمونہ ہے۔ حاصب پتھر جو قوم لوط کی بستیوں پر برسائے گئے۔ قوم لوط علیہ السلام نے بھی انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی تو ہم نے ان کی بستیوں کو الٹ کر

فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ ج
سو انتظار کر انکا اور سہتا رہ اور سنا دے ان کو کہ پانی کا بانٹا ہے ان میں
كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿۲۹﴾
ہر باری پر پہنچنا چاہیئے ف پھر پکارا انہوں نے اپنے رفیق کو پھر ہاتھ چلایا اور کاٹ ڈالا
فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿۳۰﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً
پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا کھڑکھڑانا ہم نے بھیجی ان پر ۱۵ ایک چنگھاڑ
وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ
پھر رہ گئے جیسے روندی ہوئی باڑ کانٹوں کی ف۱ اور ہم نے آسان کر دیا قرآن
لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾
سمجھنے کو پھر ہے کوئی سوچنے والا جھٹلایا لوط کی قوم ۱۶ نے ڈرسانیوالوں کو
اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ط نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾
ہم نے بھیجی ان پر آندھی پتھر برسانے والی سوائے لوط کے گھر کے انکو ہمنے بچا دیا پچھلی رات سے
نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ط كَذٰلِكَ نَجْزِىْ مَنْ شَكَرَ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ
فضل سے اپنی طرف کے ہم یوں بدلا دیتے ہیں اسکو جو حق مانے اور
اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿۳۶﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ
ڈرا چکا تھا ان کو ہماری پکڑ سے پھر لگے مکرانے ڈرانے کو اور اس سے لینے لگے
عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿۳۷﴾
اس کے مہمانوں کو ۱۸ پس ہم نے مٹا دیں انکی آنکھیں اب چکھو میرا عذاب اور میرا ڈرانا
وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳۸﴾ فَذُوْقُوْا عَذَابِىْ
اور پڑا ان پر صبح سویرے عذاب جو ٹھہر چکا تھا اب چکھو میرا عذاب
وَنُذُرِ ﴿۳۹﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾ ع
اور میرا ڈرانا اور ہم نے آسان کر دیا قرآن سمجھنے کو پھر ہے کوئی سوچنے والا

ع ۲ ۱۸ ۹

ف۱ تخویف دنیوی کا چوتھا نمونہ ۱۲

موضح قرآن ف وہ اونٹنی جس پانی پر جاتی سب جانور بھاگتے تو اللہ نے باری ٹھہرا دی کہ ایک دن وہ جاوے اور ایک دن سب جانور ۱۲ منہ رح ف۲ ایک بدکار عورت تھی اس کے مواشی بہت تھے اپنے ایک آشنا کو سکھایا۔ اس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں ۱۲ منہ رح۔

فتح الرحمن ف۱ حظیرہ احاطہ است کہ از شاخہائے خشک دخار برائے گوسفند بنا کنند و آن بمرور زمان پائیمال مواشی میگردد خدا تعالیٰ بآن پائیمال شدہ تشبیہ فرمود ۱۲۔

ان پر پتھروں کی بارش کی اور اس سے پہلے صبح صبح ہی لوط علیہ السلام اور مؤمنوں کو بستی سے نکل جانے کا حکم دے کر ان کو اس عذاب سے محفوظ رکھا۔ یہ ان پر ہمارا انعام و احسان تھا، کیونکہ وہ ہمارے شکرگزار بندے تھے اور شکر کرنیوالوں کو ہم ایسی جزاء دیا کرتے ہیں۔ ولقد انذرھم۔ الآیۃ۔ حضرت لوط علیہ السلام نے ان کو ہماری پکڑ سے خبردار کیا لیکن انھوں نے ان کے انذار کو جھٹلایا اور اس میں شک کیا اور اس پر یقین نہ لائے۔ ای شکوا فیما انذرھم بہ الرسول ولم یصدقوہ (قرطبی ج ۱۷ ص ۱۴۴) ف۱۷ ولقد راودوہ۔ الآیۃ۔ جب حضرت لوط علیہ السلام کے پاس خوبصورت نوجوانوں کی شکلوں میں فرشتے آئے تو قوم لوط

وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۴۱ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا
اور پہنچے فرعون والوں کے پاس ف۱ ڈرانیوالے جھٹلایا انہوں نے ہماری نشانیوں کو سب کو
فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ۴۲ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ
پھر پکڑا ہمنے ان کو پکڑنا زبردست کا قابو میں لے کر اب تم میں جو منکر ہیں کیا یہ بہتر ہیں
اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۴۳ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ
ان سب ف۲ سے یا تمہارے لئے فارغ خطی لکھدی گئی ورقوں میں کیا کہتے ہیں ف۳ ہم سب کا مجمع ہے
مُّنْتَصِرٌ ۴۴ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۴۵ بَلِ السَّاعَةُ
بدلا لینے والے کا اب شکست کھائیگا یہ مجمع بھاگیں پیٹھ پھیر کر بلکہ قیامت ہے
مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ۴۶ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ
ان کے وعدہ کا ف۱ وقت اور وہ گھڑی بڑی آفت ہے اور بہت کڑوی جو لوگ گنہگار ہیں غلطی
فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۴۷ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ
میں پڑے ہیں اور سودا میں جس دن گھسیٹے جائینگے ف۲ آگ میں اوندھے منہ
ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۴۸ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۴۹ وَمَآ
چکھو مزہ آگ کا ہم نے ہر چیز ف۳ بنائی پہلے ٹھہرا کر اور
اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ۵۰ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ
ہمارا کام تو یہی ایک دم کی بات ہے جیسے پلک نگاہ کی ف۱ اور ہم برباد کرچکے ف۱ ہیں
اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۵۱ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي
تمہارے ساتھ والوں کو پھر ہے کوئی سوچنے والا اور جو چیز انہوں نے کی ہے لکھی
الزُّبُرِ ۵۲ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۵۳ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ
گئی ورقوں میں اور ہر چھوٹا اور بڑا لکھا جاچکا جو لوگ ف۵ ڈرنیوالے ہیں
فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۵۴ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۵۵
باغوں میں ہیں اور نہروں میں بیٹھے سچی بیٹھک میں نزدیک بادشاہ کے جسکا سب پر قبضہ ہے

ع ۳ ۵ ۱۰

وقف لازم

ف۱ تخویف دنیوی کا پانچواں نمونہ ۱۲
ف۲ التفات ہے سوئے اہل مکہ و زجر ہے برائے ایشان ۱۲
ف۳ شکوی ۱۲
ف۴ جواب شکوی ۱۲
ف۵ ذکر دعوی سورت ۱۲
ف۶ تخویف دنیوی ۱۲
ف۷ بشارت اخرویہ ۱۲

کے بدکردار لوگوں نے ان مہمانوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بنانے کی خاطر حضرت لوط علیہ السلام سے مطالبہ کیا وہ ان کے کام میں حائل نہ ہوں اور اپنے مہمانوں کی ان سے حفاظت نہ کریں جب وہ بُری نیت سے ان کے گھر میں گھس آئے تو جبرائیل علیہ السلام نے ان پر اپنا بازو مارا جس سے وہ سب اندھے ہو گئے اور ہم نے فرمایا ابھی وہ عذاب تمھیں چکھنا ہے جس سے لوط علیہ السلام تمہیں ڈراتے تھے۔ ولقد صبحھم۔ الآیۃ۔ چنانچہ علی الصباح ان پر وہ عذاب آ پہنچا اور ان کو ختم کر کے چھوڑا فذوقوا عذابی ونذر ۵ اب اس عذاب کا مزہ چکھو جس سے لوط علیہ السلام تمھیں ڈرایا کرتے تھے ای ما انذرتکم بہ علی لسان لوط من العذاب (مظہری ج ۹ ص ۱۴۱) ولقد یسرنا۔ الآیۃ۔ ہم نے قرآن کو پند و نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے کیا کوئی ہے جو اس سے نصیحت سیکھے؟ ف۱۸ ولقد جآء اٰل فرعون النذر ۵ یہ تخویف دنیوی کا پانچواں نمونہ ہے۔ فرعون اور اسکی قوم کے پاس بھی ہم نے ڈرانے والے بھیجے اور دلائل و معجزات سے اسکو سمجھایا، لیکن اس نے ہمارے تمام معجزات کا انکار کیا تو ہمنے انکو دریا میں غرق کر کے جہنم میں ڈالا اور ان کو اس طرح پکڑا جس طرح ایک بڑا ہی طاقتور اور صاحب اقتدار بادشاہ مجرموں کو پکڑتا ہے جسے نہ کوئی مغلوب کر سکے اور نہ کوئی اُسے انتقام سے روک سکے ف۱۹ اکفارکم۔ الآیۃ۔ یہ التفات اہل مکہ کی طرف ہے اور زجر ہے اے عرب کے لوگو! کیا تمہاری قوم کے کفار قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود، قوم لوط اور قوم فرعون کے کفار سے اچھے ہیں اور ان سے زیادہ زور آور اور طاقتور ہیں کہ اپنی قوت و طاقت اور دنیوی شان و شوکت کے بل بوتے پر وہ ہمارے عذاب سے بچ جائیں گے۔ یا کسی آسمانی کتاب میں ان کے لئے عذاب سے معافی کا کوئی پروانہ نازل ہو چکا ہے؟ استفہام انکاری ہے یعنی دونوں میں سے کوئی بات بھی نہیں اس لئے اے کفار عرب تم اللہ کے عذاب سے ہرگز نہیں بچ سکو گے ف۲۰ ام یقولون الآیۃ۔ یہ شکوی ہے کیا کفار عرب اپنی قوت و شوکت پر مغرور ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ایک مضبوط جماعت ہیں اس لئے ہم مغلوب و مقہور نہیں ہو سکتے اور اپنے دشمنوں سے بدلہ لے سکتے ہیں۔ سیھزم الجمع۔ الآیۃ۔ یہ جواب شکوی ہے اور مشرکین کے قول کا رد ہے نیز تسلی ہے برائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنقریب وقت آنے والا ہے کہ انکا کبر و غرور خاک میں مل جائیگا اور وہ ذلت آمیز شکست اٹھائیں گے اور میدان میں ان کے پاؤں جم نہ سکیں گے اور وہ بزدلوں کی طرح پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلیں گے۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی در سرعت وجود مراد آسان بودن ۱۲۔

یہ آیت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی جب ابھی جہاد فرض بھی نہیں ہوا تھا اور ہجرت کے بعد میدان بدر میں یہ سچی پیشگوئی ظاہر ہوئی۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق کی دلیل ہے وقد کان ھذا یوم بدر وھو من دلائل النبوۃ لان الآیۃ مکیۃ وقد نزلت حیث لم یفرض جہاد ولا کان قتال (روح ج ۲۷ ص ۹۲)

۲۱ بل الساعۃ۔ الآیۃ۔ یہ تو معمولی عذاب ہوگا اور یہ ان کے کرتوتوں کی پوری سزا نہیں، ان کی پوری سزا کا دن تو قیامت کا دن ہے جسکی دہشت وہیبت اور جس کے عذاب کی شدت سب سے زیادہ ہوگی اور جس کا عذاب ہر عذاب اور سزا سے زیادہ تلخ اور سب سے بڑھ کر المناک ہوگا۔ ان المجرمین۔ الآیۃ۔ یہ تخویف اخروی ہے۔ قیامت کے دن تمام مجرمین ہلاکت اور بھڑکتی آگ میں ہوں گے یا دنیا میں خسارے اور جنون میں ہیں۔ قرآن ایسی روشن کتاب سے ہدایت حاصل نہ کرنا سراسر جنون اور خسارہ ہے فی ضلال وسعر فی ھلاک ونیران (مدارک ج ۴ ص ۱۰۶) وقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما: فی خسران وجنون (روح ج ۲۷ ص ۹۳)

۲۲ یوم یسحبون۔ الآیۃ۔ اس سے پہلے یقال لھم مقدر ہے۔ قیامت کے دن جب مجرمین کو مونہوں کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈالا جائیگا اسوقت ان سے کہا جائیگا دنیا میں عیش و آرام کے مزے لیتے رہے آج بھڑکتی آگ کے درد و الم کا مزہ بھی چکھو۔

۲۳ انا کل شیء۔ الآیۃ۔ یہ آخر میں سورت کا دعوی ہے کہ ہر چیز کو اندازے کے ساتھ پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے لہذا وہی کارساز ہے اور حاجات میں صرف اسی کو پکارو۔ وما امرنا۔ الآیۃ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا بیان ہے۔ فرمایا ہر چیز کے بارے میں ہمارا حکم صرف ایک کلمہ کن ہوتا ہے یعنی آنکھ کے اشارے کی مانند۔ یعنی جب ہم کسی کام کا ارادہ کرتے ہیں تو وہ کام اسی لمحہ مکمل ہو جاتا ہے۔ وما امرنا لشیء نرید تکوینہ الا ان نقول لہ کن فیکون (مدارک ج ۴ ص ۱۵۶)

۲۴ ولقد اھلکنا۔ الآیۃ۔ یہ تخویف دنیوی ہے۔ اشیاعکم ای اشباھکم فی الکفر من الامم الخالیۃ (قرطبی ج ۱۷ ص ۱۴۹) اے مشرکین عرب! تم سے پہلے ہم ایسی سرکش اور متمرد قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ کیا ان کے عبرتناک انجام سے بھی تم کوئی سبق نہیں سیکھتے۔ وکل شیء فعلوہ۔ الآیۃ۔ یہ کفار جو کچھ بھی کر رہے ہیں ان کی ہر بات اور ان کا ہر کام ان کے اعمالناموں میں لکھا جا رہا ہے۔ اس لئے انہیں ان کے ہر عمل کی سزا ملیگی۔ وکل صغیر۔ الآیۃ۔ ہر چھوٹی اور بڑی بات لوح محفوظ میں تحریر ہے۔ اس لئے قضاء وقدر کا کوئی فیصلہ ٹل نہیں سکتا۔

۲۵ ان المتقین۔ یہ بشارت اخرویہ ہے۔ مقعد صدق وہ مقام جو اہل صدق وصفا کیلئے مقرر ہے متقی اور پرہیزگار لوگ قیامت کے دن عظیم الشان باغوں میں ہوں گے جس میں ہر چیز کی نہریں بہتی ہونگی یہ مقام جنت ہے جو اہل صدق وصفا کیلئے تیار ہے جہاں عظیم الشان اور جلیل القدر شاہنشاہ کا انھیں قرب بھی نصیب ہوگا۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

سورۂ القمر میں آیت توحید

۱۔ انا کل شیء خلقنٰہ بقدر ۵ دلیل بر نفی شرک اعتقادی۔

سُورۃُ الرحمٰن

ربط سورۂ قمر میں مذکور ہوا کہ ساری کائنات کا خالق اور سب کا کارساز اللہ تعالیٰ ہی ہے اب سورہ الرحمٰن میں اس سے ترقی کرکے فرمایا کہ جب کارساز وہی ہے تو برکت والا نام بھی اسی کا ہے اور اسی کو برکات کا سرچشمہ سمجھو۔ سورت کا یہ دعویٰ اس کے آخر میں تبرک اسم ربک ذی الجلال والاکرام ۵ میں مذکور ہے

خلاصہ ابتداء میں دعوی پر نو عقلی دلیلیں ایک خاص انداز سے علی سبیل التفصیل ذکر کی گئی ہیں۔ دوسرے رکوع میں منکرین دعوی کے لئے تخویف دنیوی و اخروی اور آخری رکوع میں ماننے والوں کے لئے بشارت اخرویہ مذکور ہے۔ اس سورت میں اللہ نے اپنی بے شمار نعمتیں یاد دلاکر فرمایا کہ بتاؤ ان میں سے کونسی نعمت کا تم انکار کروگے کہ وہ خدا کی طرف سے نہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی برکات دہندہ نہیں اگر اس دعوے کو نہیں مانوگے تو آخرت میں سخت عذاب ہوگا اور اگر مان لوگے تو آخرت میں جنت کی نعمتیں عطاء ہونگی۔

تفصیل

الرحمٰن ــــ تا ــــ والریحان ۵ یہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، اسکی رحمت وقدرت اور اسکی نعمتوں کا بیان ہے ہر چیز کو اسی نے پیدا کیا اور ہر نعمت اسی نے عطاء کی۔ الرحمٰن ۵ علم القرآن ۵ یہ پہلی عقلی دلیل ہے۔ اس مہربان نے انسان کو قرآن سکھایا خلق الانسان الخ یہ دوسری عقلی دلیل ہے اور اس کو مافی الضمیر کے اظہار کی استعداد عطاء فرمائی۔ والسماء رفعہا الخ یہ تیسری عقلی دلیل ہے۔ تمام علویات وسفلیات اس کے سامنے عاجز و درماندہ ہیں۔ اس نے انسان کو عقل دی کہ ہر چیز کا مقام پہچان کر اس کے مناسب سلوک کرے۔ اس نے زمین کو اپنی مخلوق کیلئے بنایا تاکہ اس میں پھل میوے پھول اور غلے پیدا ہوں۔ خلق الانسان ــــ تا ــــ من نار ۵ یہ چوتھی عقلی دلیل ہے۔ جس نے انسان کو مٹی سے اور جنات کو آگ سے پیدا کیا شان اور برکت والا اسی کا نام ہے۔ رب المشرقین ورب المغربین ۵ یہ پانچویں عقلی دلیل ہے۔ مشرق ومغرب یعنی ساری کائنات کا مالک بھی وہی ہے۔ مرج البحرین ــــ تا ــــ والمرجان ۵ یہ چھٹی عقلی دلیل ہے۔ اس نے میٹھے اور کڑوے پانی کے دو دریا ایک ساتھ بہا دیئے جو آپس میں ساتھ ساتھ ہونے کے باوجود ایک دوسرے میں خلط ملط نہیں ہوتے اور ان سے بڑے اور چھوٹے حجم کے موتی برآمد ہوتے ہیں۔ ولہ الجوار المنشئٰت فی البحر کالاعلام ۵ یہ ساتویں عقلی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت سے دریاؤں اور سمندروں میں پہاڑوں کی طرح اونچے جہاز امن وسلامتی سے رواں دواں ہیں۔ کل من علیہا ــــ تا ــــ والاکرام ۵ (ع ۲) یہ آٹھویں عقلی دلیل ہے۔ یہ ساری مخلوق فناء ہونے والی ہے۔ صرف ایک ذات ذی الجلال ہی باقی رہیگی۔ یسئلہ من فی السمٰوٰت ۔ الآیۃ۔ یہ نویں عقلی دلیل ہے۔ زمین وآسمان کی ساری مخلوق اللہ کی محتاج اور اسکی سائل ہے اور ساری کائنات میں وہ خود ہی اپنی مرضی سے تصرف کرتا رہتا ہے۔ ان تمام دلائل سے ثابت اور واضح ہے کہ جس کی قدرت ورحمت کا یہ حال ہو برکات کا سرچشمہ اسی کی پاک ذات ہوسکتی ہے۔

سنفرغ لکم ایہا الثقلٰن ۵ یہ تخویف کی تمہید ہے۔ یٰمعشر الجن والانس ۔ الآیۃ۔ یہ تخویف دنیوی کی طرف اشارہ ہے۔ اگر تم اللہ کے عذاب سے بچنے کے لئے زمین وآسمان کی سرحدوں کو پار کرکے کہیں جانے کی کوشش کرو تو تم ایسا نہیں کرسکتے۔ یرسل علیکما ــــ تا ــــ حمیم اٰن ۵ منکرین کے لئے تخویف اخروی ہے۔ قیامت کے دن تمہیں آگ کے شعلوں میں جھونک دیا جائیگا اور تم ان سے محفوظ نہیں رہ سکوگے۔ قیامت کے دن جب آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا اس وقت اس کا رنگ لال سرخ ہوگا۔ قیامت کے دن جن وانس سے ان کے گناہوں کے بارے میں سوال کی ضرورت ہی نہیں ہوگی، کیوں کہ مجرموں کی پہچان ان کے چہروں ہی سے ہو جائیگی اور ان کے اعضاء وجوارح خود بول کر سارے گناہوں کی تفصیل بتا دیں گے۔ ھٰذہ جہنم الخ یہی ہے وہ جہنم جس سے مشرکین کو ڈرایا جاتا تھا اور وہ اس کو نہیں مانتے تھے۔ اب جہنم کی آگ اور کھولتے پانی کے درمیان ہی چکر کاٹتے رہیں گے

ولمن خاف ــــ تا ــــ وعبقری حسان ۵ (ع ۳) یہ بشارت اخرویہ ہے۔ جو لوگ قیامت کے دن خدا کی عدالت میں پیشی سے ڈرتے ہیں اور اسکی نافرمانیوں سے بچتے ہیں ان کے لئے قسم قسم کے باغ ہوں گے جن میں ہر قسم کے میوہ دار درخت ہوں گے اور ان میں مشروبات کے چشمے رواں ہوں گے۔ ہر میوہ کئی انواع واقسام میں ہوگا۔ متکئین الخ اعلیٰ قسم کے ریشمی بستروں پر آرام کریں گے اور درختوں کے میوے اس قدر قریب ہوں گے۔ کہ بستروں سے بھی ان تک ہاتھ پہنچ سکیں فیہن قٰصرٰت الطرف الخ جنت میں ان کے لئے ایسی حوریں ہوگی جو شرم وحیاء سے آنکھیں جھکائے ہونگی اور ان سے پہلے کسی جن و انس نے انھیں چھوا تک نہیں ہوگا۔ حسن صورت اور صفاء رنگ میں یاقوت ومرجان کی مانند ہونگی۔ دنیا میں انہوں نے اچھے کام کئے تو اس کی جزاء بھی

انھیں اچھی ملی۔ ومن دونہما جنتن الخ اس کے علاوہ انہیں اور بھی باغ ملیں گے جن میں چشمے جاری ہوں گے۔ حسن وجمال کا مرقع اور پاکدامن حوریں ہوں گی، اعلیٰ قسم کے فروش اور غالیچوں پر آرام کریں گے۔ تبٰرک اسم ربك ذی الجلال والاکرام ٥ آخر میں سورت کے مرکزی دعوے کا ذکر ہے یعنی برکت دینے والا اللہ ہی ہے اور برکت اسی کے نام میں ہے ۲ الرحمٰن ٥ ـ تا ـ والریحان ٥ اللہ کی وحدانیت کا بیان ہے جس نے یہ سب کچھ پیدا کیا اور یہ ساری نعمتیں عطاء کیں وہی کارساز اور برکات دہندہ ہے۔ یہ صفت اللہ تعالیٰ کی رحمت عامہ پر دلالت کرتی ہے۔ ایسی رحمت عامہ جس میں مومن وکافر اور دشمن ودوست کے درمیان کوئی امتیاز نہ ہو چنانچہ الرحمٰن کے بعد جن انعامات کا ذکر ہے وہ سب کیلئے مشترک ہیں اور ان کے ذکر میں ایک خاص ترتیب ملحوظ ہے۔ تمام علویات وسفلیات کا خالق ومالک وہی ہے اور یہ سارے انعامات بھی اسی کی طرف سے ہیں اس لئے دونوں کو ساتھ ساتھ یکے بعد دیگرے ذکر فرمایا۔ الرحمٰن ٥ علم القراٰن ٥ یہ توحید پر پہلی عقلی دلیل ہے۔ اس بادشاہ نے جو بڑا ہی مہربان ہے اوپر سے قرآن نازل فرمایا اور اپنے پیغمبر کو اسکی تعلیم دی اور آپ کی وساطت سے تمام انسانوں تک پہنچایا۔ جو بنی آدم کے لئے اس کا سب سے بڑا انعام واحسان ہے اور جس پر دینی ودنیوی سعادت کا مدار ہے ای علمه نبیه صلی اللہ علیه وسلم حتی اداه الی جمیع الناس (قرطبی ج ۱۷ ص ۱۰۲) خلق الانسان ٥ علمه البیان ٥ یہ توحید کی دوسری عقلی دلیل ہے۔ نیچے زمین پر انسان کو پیدا کیا اور اپنے دل کی بات کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے اس کو بیان کا ملکہ اور سلیقہ عطا فرمایا تاکہ جس طرح اس نے خود قرآن کو سمجھا ہے اسی طرح دوسروں کو بھی سمجھا سکے لان البیان ھو الذی به یتمکن عادۃ من تعلم القراٰن وتعلیمه (روح ج ۲۷ ص ۹۹)۔ ۳ الشمس والقمر۔ الاٰیة۔ یہ توحید کی تیسری عقلی دلیل ہے۔ جو اشیاء اس کی قدرت کاملہ اور صنعت غریبہ پر دلیل ہیں ان کو اسی ترتیب سے ذکر فرمایا پہلے اوپر والی چیزیں۔ بحسبان کا متعلق محذوف ہے ای یجریان بحسبان (روح) سورج اور چاند ایک حساب اور مقرر اندازے کے مطابق چل رہے ہیں ان کی رفتار معین، ان کا راستہ متعین اور انکی مسافت معلوم جسے انہوں نے ایک مدت متعینہ سال یا مہینے

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

ف سورہ رحمٰن مکہ میں نازل ہوئی اور اسکی اٹھتر آیتیں ہیں اور تین رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلرَّحْمٰنُ ۝۱ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝۲ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝۳ عَلَّمَهُ

ف رحمٰن نے سکھلایا قرآن بنایا آدمی پھر سکھایا اسکو

الْبَيَانَ ۝۴ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝۵ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ

بات کرنا سورج ف اور چاند کے لئے ایک حساب ہے اور جھاڑ اور درخت

يَسْجُدٰنِ ۝۶ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝۷ اَلَّا تَطْغَوْا

مشغول ہیں سجدہ میں اور آسمانوں کو اسکہ اونچا کیا اور رکھی ترازو کہ زیادتی نہ کرو

فِي الْمِيْزَانِ ۝۸ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا

ترازو میں اور سیدھی ترازو تولو انصاف سے اور مت گھٹاؤ

الْمِيْزَانَ ۝۹ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝۱۰ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّ

تول کو اور زمین کو اسکہ بچھایا واسطے خلق کے اس میں میوہ ہے اور

النَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝۱۱ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَ

کھجوریں جن کے میوہ پر غلاف اور اس میں اناج ہے جس کے ساتھ بھس ہے اور

الرَّيْحَانُ ۝۱۲ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۳ خَلَقَ الْاِنْسَانَ

پھول خوشبودار ف تم کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں ف بنایا آدمی کو اسکہ

مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝۱۴ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ

کھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا اور بنایا جن کو آگ کی لپٹ

مِّنْ نَّارٍ ۝۱۵ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۶ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ

سے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں مالک دو مشرق کا اسکہ

۱۔ بیان توحید ۱۲۔
۲۔ توحید پر پہلی عقلی دلیل ۱۲۔
۳۔ دوسری عقلی دلیل ۱۲۔
۴۔ تیسری عقلی دلیل ۱۲۔
۵۔ چوتھی عقلی دلیل ۱۲۔
۶۔ پانچویں عقلی دلیل ۱۲۔

موضح قرآن اس سورت کے نازل ہونے کا سبب جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کو رحمٰن کے نام کی خبر دی انہوں نے کہا کہ ہم رحمٰن کو نہیں جانتے اور کہتے ہیں کہ مکہ کے لوگ طعنہ مارتے تھے کہ فلانے فلانے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قرآن پہنچاتے ہیں ان کے قول کے رد کو یہ سورت اتری، تفسیر حسینی میں یوں لکھا ہے ...... ف یعنی جن اور انس ۱۲ امنہ رحمہ ۱۲۔

فتح الرحمٰن ف۱ اشارہ بآنست کہ برگ حبوب غاذیہ علف دواب ایشان میشود پس این علاوہ نعمت است ۱۲۔

میں طے کرتا ہے۔ اس کے بعد پھر نیچے والی چیزوں کا ذکر فرمایا۔ والنجم والشجر یسجدان۔ النجم سے وہ نباتات مراد ہے جو زمین سے نکل کر زمین کی سطح پر ہی پھیل جاتی ہے اور تنے پر نہیں اٹھتی یعنی بیل اور الشجر وہ نباتات ہے جو تنے پر اٹھتی اور قدآور ہو جاتی ہے۔ یعنی درخت یا پودا (مدارک، روح، بحر) یعنی تمام اقسام نبات بھی اللہ کے سامنے سربسجود اور اس کے حکم کی مطیع و منقاد ہیں سجود نبات کامل انقیاد اور کلی طور پر زیر تصرف ہونے سے کنایہ ہے یعنی زمین پر ہر قدر سبزہ اور روئیدگی ہے سب اللہ کے تکوینی احکام کی پابند ہے ینقاد ان للّٰہ فیما یرید بھما طبعا انقیاد الساجد من المکلفین طوعا (بیضاوی) لما ذکر تعالٰی ما انعم بہ من منفعۃ الشمس والقمر وکان ذٰلک من الاٰیات العلویۃ ذکر فی مقابلتھما من الاٰثار السفلیۃ النجم والشجر (بحر ج ۸ ص ۱۸۹) اوپر سورج چاند رواں دواں ہیں اور نیچے جڑی بوٹیاں اور درخت پیدا کر دیئے اور ان میں سورج چاند سے اثر قبول کرنے کی استعداد رکھ دی ۵۴ والسماء۔ علویات کا ذکر۔ اوپر آسمان کو بلند کیا اور اس کی بلندی کا ایک انداز مقرر کیا۔ المیزان سے عدل و انصاف مراد ہے عن مجاھد وقتادۃ والسدی ای وضع فی الارض العدل الذی امر بہ (قرطبی ج ۷ ا ص ۱۰۴) یعنی اس نے حکم دیا ہے کہ ہر کام میں عدل و انصاف سے کام لو اس صورت میں عدل کا معیار قرآن ہوگا کیونکہ اس معاملے میں قرآن ہی میزان اور معیار ہو سکتا ہے علی ھذا المیزان القرآن لان فیہ بیان ما یحتاج الیہ وھو قول الحسین بن الفضل (قرطبی) اس صورت میں ان آیتوں کا حاصل یہ ہوگا کہ دنیا میں قرآن میزان عدل ہے ہر بات کو اس کی روشنی میں جانچو اور اس میزان کو نظر انداز نہ کرو اور اس میزان کے فیصلے سے تجاوز نہ کرو واقیموا الوزن الاٰیۃ۔ ہر چیز کو نیک نیتی سے اس میزان پر ٹھیک ٹھیک تولو اور اس میں کمی نہ کرو۔

حضرت شیخ قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ المیزان سے مراد عقل ہے اور یہ ایک تمثیل ہے۔ انسان تولنے میں تین طریقوں سے نقصان کرتا ہے۔ اول یہ کہ میزان یعنی ترازو ہی میں کوئی نقص ڈالتا ہے۔ دوم یہ کہ ترازو تو درست ہوتا ہے لیکن ہاتھ سے ترازو کو ایک طرف جھکا دیتا ہے۔ سوم یہ کہ ہاتھ سے جھٹکا بھی نہیں دیتا لیکن کسی اور تدبیر سے کم تولتا ہے یہاں ان تینوں طریقوں سے منع فرمایا۔ حاصل تمثیل یہ ہے کہ جس طرح ترازو اس لئے ہے کہ اس سے ہر چیز کو عدل و انصاف سے تولا جائے اسی طرح عقل و انصاف کے ترازو سے ان تمام امور کو تولو اور فیصلہ کرو جس ذات پاک کے صفات و افعال وہ ہوں جو یہاں مذکور ہیں کیا اس کے سوا کوئی اور برکات دہندہ ہو سکتا ہے۔

۵۵ والارض وضعھا۔ سفلیات کا ذکر۔ اور اللہ نے زمین کو لوگوں کے لئے پیدا کر کے رکھ دیا ہے تاکہ وہ اس سے ہر قسم کا فائدہ اٹھائیں۔ جس میں ہر قسم کے پھل اور میوے پیدا ہوتے ہیں خصوصاً کھجور کے درخت جس کے بھاری بھرکم گچھے آویزاں ہیں۔ والحب ذوالعصف اور ہر قسم کے غلے پیدا ہوتے ہیں جن کے باقی اجزاء بھوسے کی شکل میں مویشیوں کے چارے میں کار آمد ہیں۔ والریحان غذائی اجناس اور میووں کے علاوہ زمین میں خوشبودار پودے بھی ہوتے ہیں جن کی خوشبو دل و دماغ کو معطر اور تازہ کر دیتی ہے۔ ھو کل مشموم طیب الریح من النبات (روح ج ۲۷ ص ۱۰۳)

۵۶ فبای اٰلاء۔ الاٰیۃ۔ یہ آیت اس سورت میں بار بار آئی ہے اور اس میں جنوں اور انسانوں سے خطاب ہے۔ ہر نعمت کے ذکر کے بعد اس آیت کو دہرا کر جن و انس کو متنبہ کیا گیا ہے کہ یہ ساری نعمتیں اللہ کی طرف سے ہیں اور تم کونسی نعمت کا انکار کر سکتے ہو کہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ہر نعمت اسی کی طرف سے ہے لہذا وہی برکات دہندہ ہے اور اسی کے نام میں برکت ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الرحمٰن صحابہ رضی اللہ عنہم کو پڑھ کر سنائی تو وہ خاموش رہے۔ آپ نے فرمایا تم سے جنوں ہی نے اچھا جواب دیا۔ جب میں نے ان پر یہ سورت پڑھی اور جب میں فبای اٰلاء ربکما تکذبان پر پہنچتا تو وہ ہر بار جواب دیتے لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد اے ہمارے پروردگار! ہم تیری کسی بھی نعمت کا انکار نہیں کرتے تمام صفتیں تیرے ہی لئے ہیں۔ اس کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اسی طرح جواب دینے لگے (ابن کثیر، روح)

۵۷ خلق الانسان۔ یہ توحید کی چوتھی عقلی دلیل ہے۔ الانسان سے حضرت آدم علیہ السلام مراد ہیں صلصال خشک مٹی جو بجانے سے آواز دے الفخار ٹھیکری یعنی وہ مٹی جو آگ میں پکا لی گئی ہو۔ مارج آگ کا شعلہ جس میں دھواں نہ ہو۔ اللہ نے انسان کو مٹی سے پیدا فرمایا اور جان جنوں کے جد اعلٰی کو آگ کے شعلے سے پیدا فرمایا اے جن و انس ذرا سوچو تو سہی تمہاری تخلیق بھی اللہ کا تم پر انعام ہے تم اسکی کونسی نعمت کو نہیں مانو گے پھر یہ اسکی قدرت و صنعت کا کمال کہ مٹی اور آگ سے اس نے کس خوبی سے پیدا فرمایا یہ اسکی قدرت و وحدانیت کی دلیل ہے۔

۵۸ رب المشرقین ورب المغربین ۝ یہ توحید کی پانچویں عقلی دلیل ہے دو مشرق اور دو مغرب سے موسم سرما اور موسم گرما کے مشرق و مغرب مراد ہیں۔ سورج کو سال بھر کے دوران میں مختلف جگہوں سے نکالنا اور مختلف جگہوں میں غروب کرنا یہ بھی اللہ ہی کا کام ہے نیز اس سے چونکہ موسم بدلتے ہیں اس لئے یہ مشرق و مغرب کی تبدیلی میں انسانوں کے لئے بے شمار منافع ہیں اور یہ تبدیلی بھی اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ساری برکتیں اور نعمتیں اللہ تعالٰی ہی کے اختیار میں ہیں۔

ف۹ مرج البحرین۔ یہ توحید کی چھٹی دلیل ہے مرج ای ارسل و اجری بہادیا۔ جاری کردیا۔ دو دریا میٹھا اور کھاری۔ اسکی قدرت کاملہ کا کرشمہ دیکھو کہ اس نے دو دریا ساتھ ساتھ چلائے ہیں جن کا پانی ساتھ ساتھ جارہا ہے اور ان کے درمیان ظاہری طور پر کوئی حجاب حاجز بھی نہیں محض اللہ کی قدرت کا پردہ ہے جو اُن کو آپس میں ملنے نہیں دیتا اور دونوں دریا اپنی حدوں سے نکل کر ایکدوسرے کی حد میں داخل نہیں ہوسکتے۔ ان دونوں سے ہر حجم میں چھوٹے اور بڑے سچے موتی نکلتے ہیں۔ اللؤلؤ بڑے موتی۔ المرجان چھوٹے موتی۔ اللؤلؤ والمرجان کبار الدر و صغارہ (بیضاوی، ابن کثیر) ف۱۰ ولہ

وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ
اور مالک دو مغرب کا ف۱ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں چلائے
الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾ فَبِاَيِّ
دو دریا ف۹ ملکر چلنے والے ان دونوں میں ہے ایک پردہ جو ایکدوسرے پر زیادتی نہ کرے پھر کیا
اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾
کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے نکلتا ہے ان دونوں سے موتی اور مونگا
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي
پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اور اسی کے ہیں ف۱۰ جہاز اونچے کھڑے
الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ كُلُّ
دریا میں جیسے پہاڑ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے جو کوئی
مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾
ہے زمین پر ف۱۱ فنا ہونیوالا ہے اور باقی رہیگا منہ تیرے رب کا بزرگی اور عظمت والا
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾ يَسْئَلُهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ
پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اس سے مانگتے ہیں ف۱۲ جو کوئی ہے آسمانوں میں اور
الْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا
زمین میں ہر روز اس کو ایک دھندا ہے ف۲ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی
تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ
جھٹلاؤ گے ہم جلد فارغ ہونیوالے ف۱۳ ہیں تمہاری طرف اے دو بھاری قافلو ف۲ پھر کیا کیا نعمتیں
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ
اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اے گروہ جنوں کے اور انسانوں کے اگر تم سے ہو سکے
اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا
کہ نکل بھاگو آسمانوں اور زمین کے کناروں سے تو نکل بھاگو

النصف ع ۲۵ ۱۱

چھٹی عقلی دلیل ۱۲

ساتویں عقلی دلیل ۱۲

آٹھویں عقلی دلیل ۱۲

نویں عقلی دلیل ۱۲

تمہید برائے تخویف ۱۲

الجوار۔ الآیۃ۔ یہ توحید کی ساتویں عقلی دلیل ہے۔ یہ کشتیاں اور پہاڑوں کی مانند اونچے اونچے بحری جہاز اللہ تعالیٰ ہی کے تصرف اور قبضۂ اختیار میں ہیں وہی ان کو اپنی قدرت تامہ اور تدبیر صائب سے چلاتا اور منزل مقصود تک پہنچاتا ہے۔ بتاؤ اللہ کی کونسی نعمت سے آنکھیں بند کروگے۔ اسی قادر و مختار اور منعم و محسن کے نام میں برکت ہے ف۱۱ کل من علیہا فان۔ یہ توحید کی آٹھویں عقلی دلیل ہے۔ یہ ساری مخلوق آخر فنا ہوجائیگی صرف اللہ اپنی شانِ بے نیازی اور صفت فضل و انعام کے ساتھ باقی رہے گا۔ فسر بعض المحققین (الجلال) بالاستغناء المطلق و (الاکرام) بالفضل التام (روح ج ۲۷ ص ۱۰۹) جو فانی ہیں وہ کسی طرح بھی مستحق ربوبیت نہیں ہوسکتے، اس لئے صرف اللہ تعالیٰ ہی کارساز اور برکات دہندہ ہے جو سب سے بے نیاز لیکن سب کا منعم و مربی ہے جس کی نعمتیں حد و حساب سے باہر ہیں ف۱۲ یسئلہ۔ الآیۃ۔ یہ توحید کی نویں عقلی دلیل ہے۔ زمین و آسمان کی ساری مخلوق فرشتے، پیغمبر، اولیاء اللہ، جن اور ان کے علاوہ سب اپنے وجود و بقاء میں اللہ کے محتاج ہیں اور ہر حاجت اسی سے مانگتے ہیں اور وہ ہر لمحہ کسی نہ کسی شان میں ہوتا ہے۔ ساری کائنات کا نظام اسی کے ہاتھ میں ہے اور یہ نظم و نسق مسلسل بلا انقطاع چل رہا ہے اس طرح ہر لمحہ بے شمار شئون و افعال اس کی ذات سے وابستہ ہیں۔ جس ذات بے چون و چگون کے سب محتاج و سائل ہیں اور جس کی بے پایاں نعمتوں کے بوجھ کے نیچے سب دبے پڑے ہیں وہی سب کا کارساز اور وہی برکات کا سرچشمہ ہے۔ یوم سے مراد مطلق وقت ہے ای کل وقت وحین یحدث امورا و یجدد احوالا کما روی انہ علیہ السلام تلاھا فقیل لہ وما ذلک الشأن فقال من شأنہ ان یغفر ذنبا و یفرج کربا و یرفع قوما و یضع اٰخرین (مدارک ج ۴ ص ۱۰۹) ف۱۳ سنفرغ لکم۔ الآیۃ۔ یہ تخویف کے لئے تمہید ہے۔ یہ ایک کام سے دوسرے کام میں مشغول ہونے سے کنایہ ہے

موضح قرآن ف۱ یعنی جاڑے۔ گرمی کے دو مشرقین اسی طرح دو مغربین ف۲ یعنی تمہارے حساب کرنیکا جلد قصد کریں۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی در زمستان آفتاب را مشرق و مغرب دیگر و در تابستان مشرق و مغرب دیگر ۱۲ ف۲ یعنی تعذیب یا تنعیم اسعاد یا اشقاء احیاء یا اماتہ ۱۲۔

اور یہاں اس سے محض تہدید مراد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ایک شغل دوسرے شغل سے مانع نہیں ہے۔ یعنی اے جن و انس میں عنقریب ہی تمہیں سزا دینے والا اور تم سے انتقام لینے والا ہوں۔ یٰمعشر الجن۔ الآیۃ۔ یہ تخویف دنیوی ہے اے جن و انس اگر تم میں یہ قدرت و استطاعت موجود ہے کہ تم موت سے اور میرے عذاب سے بچنے کے لئے زمین و آسمان کی سرحدوں کو پار کر کے کسی محفوظ مقام میں پہنچ جاؤ تو ذرا نکل کر دکھاؤ تو سہی، لیکن یاد رکھو! خدا کے مقابلے میں قوت و شوکت اور قہر و غلبہ کے بغیر تم کہیں نہیں جاسکتے مگر یہ قوت و غلبہ تمہیں کہاں سے نصیب ہوگا اس لئے جہاں بھی جاؤ گے خدا کے ملک ہی میں رہو گے اور پکڑے جاؤ گے ف۱۴ یرسل

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾

نہیں نکل سکنے کے بدون سند کے ف۱ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ۬ وَّنُحَاسٌ فَلَا

چھوڑے جائیں گے تم پر شعلے آگ کے صاف اور دھواں ملے ہوئے پھر

تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ

تم بدلہ نہیں لے سکتے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے پھر جب پھٹ جائے

السَّمَاۤءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا

آسمان تو ہو جائے گلابی جیسے نری پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَيَوْمَىِٕذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا

جھٹلاؤ گے پھر اس دن پوچھ نہیں اس کے گناہ کی کسی آدمی سے اور نہ

جَاۤنٌّ ﴿۳۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ

جن سے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے پہچانے پڑیں گے گنہگار

بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ

اپنے چہرے سے پھر پکڑا جائیگا پیشانی کے بال سے اور پاؤں سے پھر کیا کیا نعمتیں

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا

اپنے رب کی جھٹلاؤ گے یہ دوزخ ہے جس کو جھوٹ بتاتے تھے

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾ فَبِاَيِّ

گنہگار پھریں گے بیچ اس کے اور کھولتے پانی کے پھر کیا کیا

اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ

نعمتیں اپنے رب کی تم جھٹلاؤ گے اور جو کوئی ڈرا کھڑے ہونے سے اپنے رب کے آگے

جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾

اس کیلئے ہیں دو باغ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے جن میں بہت شاخیں ف۱

(حاشیہ: تخویف اخروی ۱۲ — ع ۲ وقف لازم ۱۲ — بشارت اخرویہ ۱۲)

علیکما۔ الآیۃ۔ یہ تخویف اخروی ہے اے جن و انس کے منکرین قیامت کے دن تم پر بھڑکتی آگ کے شعلے مسلط کئے جائیں گے اور تمہارے سروں پر پگھلا ہوا تانبہ ڈالا جائیگا اور تم کسی بھی حیلے اس المناک عذاب سے اپنے کو محفوظ نہیں رکھ سکو گے نہ کوئی تمہارا خود ساختہ سفارشی تمہاری کوئی مدد کرسکیگا۔ لامحالہ تمہیں یہ عذاب چکھنا ہی ہوگا۔ ای فلا تمتنعان من اللہ ولا یکون لکم ناصر (خازن ج ۷ ص ۷) ف۱۵ فاذا انشقت۔ الآیۃ۔ وردۃ گلاب کا پھول۔ الدھان سرخ چمڑا۔ قیامت کے دن جب آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا اس وقت وہ شدت حرارت سے گلاب کے پھول کی مانند بلکہ اس سے بھی زیادہ سرخ رنگ کے چمڑے کی طرح ہو جائیگا۔ وردۃ کالدھان دونوں کان کی خبریں ہیں یا کالدھان وردۃ کی صفت ہے (روح) یہ ہولناک منظر قیامت بپا ہونے کے وقت ہوگا ف۱۶ فیومئذ۔ الآیۃ ظرف یعرف سے متعلق ہے اور اصل میں فاء یعرف پر تھی ظرف کو مقدم کیا گیا تو فاء اس پر رکھ دی گئی (رضی) حاصل یہ ہے کہ قیامت کے دن مجرم جنوں اور انسانوں سے ان کے گناہوں کے بارے میں پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں ہو گی بلکہ مجرمین اپنی مخصوص علامات سے پہچان لئے جائینگے اور انکو پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں ڈالدیا جائیگا ایک فرشتہ بالوں سے اور دوسرا پاؤں سے پکڑیگا جیسا کہ سورۂ قٓ میں ارشاد ہے القیا فی جھنم۔ الآیۃ۔ صیغہ تثنیہ دو پر دلالت کرتا ہے اور حقیقت پر محمول ہے تثنیہ سے تکرار مراد نہیں۔ سیماھم ان کے چہروں پر اہل جہنم کی مخصوص علامات ہوں گی جن سے وہ پہچانے جائیں گے مثلاً چہروں کی سیاہی آنکھوں کا نیلاپن اور حزن و ملال کے آثار وغیرہ وسیماھم علی ماروی عن الحسن سواد الوجوہ و زرقۃ العیون وقیل ما یعلوھم من الکاٰبۃ والحزن (روح ج ۲۷ ص ۱۱۴) ف۱۷ ھذہ جھنم۔ اس سے پہلے یقال مقدر ہے۔ جب مجرمین کو گھسیٹ کر جہنم میں پھینکا جائے گا اس وقت کہا جائیگا یہ وہی جہنم ہے جس کو مجرمین نہیں مانتے تھے۔ اب جہنم کی آگ اور انتہائی گرم اور کھولتے ہوئے پانی سے ان کی تواضع کی جائیگی ان ایسا

موضح قرآن ف۱ یعنی دو باغ ہیں جن میں درخت میوہ دار ہیں ۱۲ منہ رح

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی و آں قوت کجا است ۱۲۔

گرم پانی جو حرارت کے انتہائی درجہ تک گرم ہو "ان متناہ اناہ وطبخہ بالغ فی الحرارۃ اقصاھا. . . . اذا استغاثوا من النار جعل غیاثہم الحمیم (روح ج ۲۷ ص ۱۱۵) ۱۸ ولمن خاف۔ یہ ماننے والوں کے لئے بشارت اخرویہ ہے مقام سے قیامت کے دن حساب کتاب کے لئے بارگاہ خداوندی میں کھڑے ہونے کی جگہ مراد ہے۔ ظاہر ہے جس کو حساب کتاب کا ڈر ہو گا وہ اپنی کتاب اعمال کو برائیوں سے پاک رکھنے کی کوشش کریگا۔ موقفہ الذی یقف فیہ العباد للحساب یوم القیامۃ فترک المعاصی (مدارک ج ۴ ص ۱۶۰) جنتٰن سے دو باغ مراد نہیں بلکہ تثنیہ تکرار کے لئے ہے یعنی قسم

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ﴿۵۰﴾
پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ان دونوں ۱۹ میں دو چشمے بہتے ہیں
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِیْهِمَا مِنْ کُلِّ فَاکِهَةٍ
پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی تم جھٹلاؤ گے ان دونوں میں ہر میوہ قسم قسم
زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ مُتَّکِـِٕیْنَ عَلٰی
کا ہو گا پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تکیہ لگائے بیٹھے
فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾
بچھونوں پر جن کے استر تافتہ کے اور میوہ ان باغوں کا جھک رہا ہے ۲۰
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ
پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ان میں ۲۱ عورتیں ہیں نیچی نگاہ والیاں
لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ
نہیں قربت کی ان سے کسی آدمی نے ان سے پہلے اور نہ کسی جن نے پھر کیا کیا نعمتیں
رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ کَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾
اپنے رب کی جھٹلاؤ گے وہ کیسی جیسے کہ لعل اور مونگا
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ
پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اور کیا بدلہ ہے ۲۲ نیکی کا
اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾ وَمِنْ
مگر نیکی ف پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اور ان
دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾
دو کے سوائے ۲۳ اور دو باغ ہیں پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے
مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾ فِیْهِمَا
گہرے سبز جیسے سیاہ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ان میں

قسم کے باغات (رضی) اور ضمائر کا تثنیہ باعتبار لفظ ہے۔ جو شخص آخرت کے حساب کتاب سے ڈر کر اللہ کی اطاعت کو اپنا دستور زندگی بنا لے قیامت کے دن اسکو کئی باغات ملیں گے جن میں ہر قسم کی نعمتیں موجود ہونگی۔ ذواتا افنان ۵ یہ فن کی جمع ہے جس کے معنی نوع اور قسم کے ہیں۔ یا یہ فنن بمعنی شاخ (ٹہنی) کی جمع ہے۔ یعنی ان باغوں میں مختلف انواع و اقسام کے میوہ دار درخت ہوں گے۔ یا مطلب یہ ہے کہ جنت کے درخت لمبی لمبی شاخوں والے ہوں گے جس کی وجہ سے سایہ اور پھل بکثرت ہوگا۔ ای ذواتا انواع من الاشجار والثمار. . . . . . و تفسیرہ بالاغصان علی انہ جمع فنن روی عن ابن عباس ایضا (روح ج ۲۷ ص ۱۱۷) ۱۹ فیھما عینٰن تجریان ۵ ان باغوں میں دو چشمے جاری ہوں گے جن کا پانی صاف شفاف میٹھا اور خوشبودار ہوگا اس سے مراد تسنیم اور سلسبیل ہیں قال الحسن البصری احدھما یقال لھا تسنیم والاخری السلسبیل (ابن کثیر ج ۴ ص ۲۷۷) فیھما من کل فاکھۃ زوجٰن۔ جنت کا ہر میوہ کم از کم دو قسم کا ہوگا ہر ایک کی لذت جداگانہ ہوگی۔ متکئین علی فرش۔ بطائن، بطانۃ کی جمع ہے مراد اندرونی حصہ ہے۔ استبرق موٹا ریشم جن بستروں پر وہ آرام کریں گے انکا اندرونی حصہ اعلیٰ قسم کے موٹے ریشم کا ہوگا اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ پھر وہ بستروں کے غلاف تو اس سے زیادہ اعلیٰ قسم کے ہوں گے۔ (من استبرق من دیباج ثخین و اذا کانت البطائن کذلک فما ظنک بالظہائر (بیضاوی) وجنی الجنتین دان۔ اور ان باغوں کے درختوں کا میوہ نہایت ہی قریب ہوگا کہ بیٹھے اور لیٹے بھی اس تک ہاتھ پہنچ سکے ۲۰ فیھن قٰصرٰت الطرف۔ الآیۃ۔ کھانے پینے کی چیزوں کے علاوہ جنت میں جنسی تسکین کی خاطر حوریں بھی ہونگی جن میں ایک اچھی رفیقۂ حیات کے تمام اوصاف موجود ہوں گے وہ سراپا شرم و حیا ہونگی اور اپنے شوہروں کے علاوہ کسی طرف نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھیں گی اور وہ کنواری ہونگی۔ جن کو ملیں گی ان سے پہلے کسی دوسرے جنّ یا انسان نے انھیں چھوا تک نہیں ہوگا۔ کانھن

موضح قرآن ف نیک بندگی اسکا بدلہ نیک ثواب ۱۲ منہ رح

فتح الرحمٰن ۲۰ یعنی بسہولت توان گرفت ۱۲۔

الیاقوت والمرجان ٥ اخلاقی حُسن کے علاوہ وہ ظاہری حسن وجمال کی بھی تصویر ہونگی۔ وہ حُسن صورت میں، رنگ رُوپ میں، چہرے کی چمک دمک میں اور رنگت کی آب وتاب میں یاقوت و مرجان اور لعل وجواہر کی مانند ہوں گی۔ یہ بے شمار نعمتیں اہل جنت کو ملیں گی یہ سب اللّٰہ کا انعام واحسان ہوگا ف۲۱ ھل جزاء الاحسان۔ الآیۃ۔ پہلے احسان سے احسان عقیدہ واحسان عمل مراد ہے اور دوسرے احسان سے ثواب اور جنت۔ عقیدے اور عمل کو درست رکھنے کی جزا ثواب آخرت اور جنت کے سوا کچھ نہیں۔ ای ما جزاء الاحسان فی العمل الا الاحسان فی الثواب وقیل المراد ما جزاء التوحید الا الجنۃ (روح ج ۲۷ ص ۱۲۰)

عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِيْهِمَا

دو چشمے ہیں ابلتے ہوئے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ان میں

فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾

میوے ہیں اور کھجوریں ف۲۳ اور انار پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے

فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾

ان سب باغوں میں عورتیں ہیں خوبصورت پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا

حوریں ہیں رکی رہنے والیاں خیموں میں پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَاۤنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِاَيِّ

جھٹلاؤ گے نہیں ہاتھ لگایا ان کو کسی آدمی نے ان سے پہلے اور نہ کسی جن نے پھر کیا کیا

اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ

نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تکیہ لگائے بیٹھے ف۲۴ سبز مسندوں پر اور

عَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾ تَبٰرَكَ

قیمتی بچھونے نفیس پر پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے بڑی برکت ہے

اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾

نام کو تیرے رب کی جو ف۲۵ بڑائی والا اور عظمت والا ہے ف

ع ۳ ۱۳

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

ف۱ سورہ واقعہ مکہ میں نازل ہوئی اور اسکی چھیانوے آیتیں ہیں اور تین رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللّٰہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ

جب ہو پڑے ہو پڑنے والی ف۲ نہیں ہے اس کے ہو پڑنے میں کچھ جھوٹ ذلیت کرنیوالی ہے

وقف لازم

ف۲۲ ومن دونھما جنتٰن ٥ یہاں بھی تثنیہ تکرار کے لئے ہے جیسا کہ ثم ارجع البصر کرتین۔ الآیۃ (ملک ع ۱) یعنی مذکورہ بالا باغوں کے علاوہ ان کو اور باغات بھی ملیں گے۔ مدھامّتٰن ان باغوں کے درخت نہایت ہی سبز ہونگے اور شدّت رنگ کی وجہ سے سیاہی مائل نظر آئینگے یہ انکی شادابی کی دلیل ہوگی ای سودا وان من شدۃ الخضرۃ من الری (قرطبی ج ۱۷ ص ۱۸۵) نضاختٰن ابلنے والے یعنی ان باغوں میں فواروں کی طرح چشمے ابلتے ہوں گے۔ فوارتان بالماء لاینقطعان (مدارک ج ۴ ص ۱۶۱) ف۲۳ فیھما فاکھۃ۔ الآیۃ۔ ان باغوں میں ہر قسم کے میوے ہوں گے اور ان کے علاوہ کھجور اور انار کے درخت بھی ہوں گے۔ فیھن خیرات حسان ٥ ان میں ایسی حوریں بھی ان کے لئے ہوں گی جو ظاہری اور باطنی حسن وجمال سے آراستہ ہوں گی خیرات حسن اخلاق اور حسان حسن وجمال ظاہری کی طرف اشارہ ہے فسر الرسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم لام سلمۃ ذلک فقال خیرات الاخلاق حسان الوجوہ (بحر ج ۸ ص ۱۹۹) حور مقصورات فی الخیام ٥ خیام خیمۃ کی جمع ہے یہ خیمہ ایک ہی بہت بڑے سُچے موتی کا ہوگا جو اندر سے خالی ہوگا اور اسکی اندرونی وسعت کئی فرسخ ہوگی (روح وغیرہ) یعنی وہ حوریں ان خیموں میں پردہ نشین ہوں گی۔ حور ا لخ خیرات سے بدل ہے (روح) لم یطمثھن۔ الآیۃ۔ ان سے پہلے کسی جن یا انسان نے انھیں ہاتھ تک نہیں لگایا، ہوگا اور وہ پہلی بار انہی کو ملیں گی ف۲۴ متکئین الآیۃ۔ رفرف۔ سبز رنگ کی چادر جو بستر پر ڈالی جاتی ہے فی الصحاح الرفرف ثیاب خضر تتخذ منھا المجالس الواحد الرفرفۃ (قرطبی ج ۱۷ ص ۱۹۱)

ر خلاصہ سورت ۔۱۲

ر تمہید برائے بیان احوال جماعات ثلاثہ ۔۱۲

منزل ۷

عبقری موٹے ریشم کی چادریں یا فرش پر بچھانے کیلئے منقش مفروشات یعنی غالیچے اور قالین وغیرہ۔ عن مجاھد انہ الدیباج الغلیظ (روح)

موضح قرآن ف ہر آیت میں نعمت جتائی کوئی اب نعمت ہے اور کسی کی خبر دینی نعمت ہے۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی ہمہ مسلمان شوند کفر وافتراء آنجا نباشد ۱۲۔

العبقری ثیاب منقوشۃ تبسط ... . والعبقری الطنافس الثخان (قرطبی) جہاں وہ آرام کریں گے وہاں فرش پر سبز دریاں اور ان پر اعلیٰ قسم کے خوبصورت قالین بچھے ہوں گے۔ حضرت شیخ قدس سرہٗ فرماتے ہیں نیچے سبز دریاں ہوں گی اور اوپر پتلے غالیچے ہوں گے یہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں ہیں ان میں سے کونسی نعمت کا انکار کروگے۔ یہ انعام واکرام ان لوگوں کو نصیب ہوگا جنہوں نے دعوت کو مان لیا کہ اللہ کے سوا کوئی کارساز اور برکات دہندہ نہیں اور برکت اسی کے نام میں ہے۔

۲۵ تبرک اسم ربك۔ الآیۃ۔ آخر میں سورت کا دعویٰ مذکور ہے یعنی برکت دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اسی کے نام میں برکت ہے۔ اور یہ دعویٰ سورت میں مذکورہ تمام دلائل اور انواع نعمت کا ثمرہ اور نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا مالک اور سارے عالم میں متصرف ومختار ہے۔ اور یہ تمام نعمتیں بھی اسی ہی نے عطا کی ہیں اس لئے وہی ساری کائنات میں کارساز ہے اور وہی برکات دہندہ ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ٥

سُورۃ الرحمٰن میں آیاتِ توحید

اور

اس کی خصوصیات

۱۔ الرحمٰن ٥ علم القرآن ـــــ تا ـــــ کل یوم ھو فی شأن ٥ نفی شرک اعتقادی پر دلائل عقلیہ۔

۲۔ تبٰرک اسم ربك ذی الجلال والاکرام ٥ برکات دہندہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

سورۃ الواقعہ

ربط | سورۃ الرحمٰن میں فرمایا تھا تبٰرک اسم ربك ذی الجلل و الاکرام ○ یعنی برکت والا نام اللہ تعالیٰ کا ہے اور وہی برکات دہندہ ہے اب سورۃ الواقعہ میں دوبارہ ارشاد فرمایا فسبح باسم ربك العظیم ○ یعنی اس صفت (برکت دینے) میں اللہ تعالیٰ کو شریکوں سے پاک سمجھو۔

خلاصہ

اذا وقعت الواقعۃ ــــ تا ــــ فکانت ھبآء منبثا ○ احوال قیامت بطور تمہید برائے بیان احوال گروہائے سہ گانہ۔ وکنتم ازواجا ثلثۃ ــــ تا ــــ والسّبقون السابقون ○ تینوں جماعتوں کا اجمالی ذکر یعنی اصحاب المیمنۃ (دائیں جانب والے) اور السابقون (سب پر سبقت لے جانے والے) اولئك المقربون ــــ تا ــــ الا قیلا سلٰما سلٰما ○ یہ السابقون کے احوال کا بیان ہے بطریق لف و نشر غیر مرتب۔ ان لوگوں کو خصوصی قرب حاصل ہوگا اور وہ نعمتوں کے باغوں میں ہوں گے۔ اس جماعت میں امت کے پہلے لوگوں سے زیادہ ہوں گے اور پچھلوں میں سے کچھ لوگوں کو بھی یہ رتبہ نصیب ہوگا۔ ان کے لئے تخت بچھے ہوں گے اور کم عمر لڑکے ان کی خدمت میں مختلف قسم کے مشروبات پیش کریں گے۔ مرضی کے میوے اور گوشت حاضر ہوگا۔ سچے موتیوں کی مانند خوبصورت حوروں کی رفاقت ہوگی۔ وہاں کوئی بیہودہ بات نہیں ہوگی اور ان کو ہر طرف سے سلام کا تحفہ ملیگا۔

واصحٰب الیمین ــــ تا ــــ وثلۃ من الاٰخرین ○ یہ پہلی جماعت کے احوال کا بیان ہے۔ جن لوگوں کو دائیں ہاتھ میں اعمالنامے ملیں گے ان کو ایسے باغوں میں سکونت میسر ہوگی جن میں بے شمار اور عجیب وغریب میوے ہوں گے۔ وہاں کی بیریاں کانٹوں کے بغیر ہوں گی ، میوے نہ کبھی ختم ہوں گے اور نہ کبھی ان کے تناول کی ممانعت ہوگی۔ وسیع سایہ وافر پانی اور ہمعمر حوریں زوجیت میں ہوں گی۔ اس فریق میں پہلوں اور پچھلوں میں سے جماعتوں کی جماعتیں شامل ہوں گی۔

واصحٰب الشمال ــــ تا ــــ ھذا نزلھم یوم الدین ○ (ع ۲) یہ دوسرے فریق کے احوال کا بیان ہے۔ اصحاب الشمال کو گرم ہوا اور کھولتا ہوا پانی ملیگا اور یہ سایہ بھی نصیب نہیں ہوگا۔ وہ دنیا میں اکڑتے تھے اور گناہوں پر اصرار کرتے تھے اور قیامت کو نہیں مانتے تھے۔ بے شک قیامت کے دن تمام اولین وآخرین کو جمع کیا جائے گا اور گمراہوں کو جہنم میں کھانے کے لئے زقوم دیا جائیگا جس سے وہ پیٹ بھر کر کھائیں گے اور اوپر سے پیاسے اونٹ کی مانند کھولتا ہوا پانی پئیں گے۔ قیامت کے دن ان کی اس طرح تواضع کی جائیگی۔

نحن خلقنٰکم ــــ تا ــــ فلو لا تذکرون ○ یہ توحید پر پہلی عقلی دلیل ہے۔ میں ہی تم سب کا خالق ہوں پھر تم کیوں نہیں مانتے؟ یہ بتاؤ! نطفہ بے جان سے خوبصورت انسان کس نے پیدا کیا؟ اور پھر موت کس کے قبضہ و اختیار میں ہے؟ ہم تمہاری جگہ تمہاری مانند اور مخلوق پیدا کرنے پر بھی قادر ہیں اور اسی طرح قیامت کے دن دوبارہ پیدا کرنے کی بھی قدرت رکھتے ہیں۔

افرأیتم ما تحرثون ــــ تا ــــ بل نحن محرومون ○ (ع ۲) یہ توحید پر دوسری عقلی دلیل ہے بتاؤ یہ لہلہاتے کھیت کون اگاتا ہے؟ اگر ہم چاہیں تو کھیتوں کو ویران کر ڈالیں اور تم باتیں ہی بناتے رہ جاؤ۔

افرأیتم الماء الذی تشربون ــــ تا ــــ فلو لا تشکرون ○ یہ توحید کی تیسری عقلی دلیل ہے۔ اچھا یہ بتاؤ یہ پانی جو تم پیتے ہو اسے تم نے اتارا ہے یا ہم نے؟ اگر ہم چاہیں تو اسے کڑوا بنا دیں، ہماری ان نعمتوں کا تم شکر کیوں نہیں بجالاتے اور ہماری دی ہوئی برکات کو غیروں کی طرف کیوں منسوب کرتے ہو؟

افرأیتم النار التی تورون ○ ــــ تا ــــ ومتاعا للمقوین ○ یہ توحید کی چوتھی عقلی دلیل ہے۔ نیز یہ تو بتاؤ کہ یہ آگ جسے تم روشن کرتے ہو اسکا درخت کس نے پیدا کیا ہے۔ آگ کو لکڑیوں کی باہم رگڑ سے پیدا کرنا باعث عبرت ہے اور مسافروں کے لئے فائدے کی چیز ہے کہ جنگل میں بھی آگ حاصل کر سکتے ہیں

فسبح باسم ربك العظیم ○ دلائل کے بعد دعویٰ سورت کا ذکر ہے۔ اپنے عظمت والے رب کے نام کی تسبیح کر اور برکت دینے میں اس کو ہر شریک سے پاک سمجھ۔

فلا اقسم بمواقع النجوم ○ ــــ تا ــــ انکم تکذبون ○ (ع ۳) عظمت قرآن کا بیان اور تصدیق بالقرآن کی ترغیب ہے یہ قرآن ایک نہایت ہی عظیم الشان کتاب ہے، لوح محفوظ میں مکتوب ہے، اسے صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں وہ رب العٰلمین کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ کیا ایسی عظیم کتاب کی تم پرواہ نہیں کرتے ہو اور اسکو جھٹلانے پر کمر باندھ چکے ہو؟ فلولا اذا بلغت الحلقوم ○ ــــ تا ــــ ان کنتم صدقین ○ یہ زجر ہے

اگر تم اس دعوے میں سچے ہو کہ قیامت نہیں آئیگی اور جزاء وسزا نہیں ہوگی، تو تمہارے سامنے جب کسی کی جان نکل رہی ہو تو اسے ہی اس کے بدن میں واپس لوٹا کر دکھا دو۔ واما ان کان ۔۔۔ تا ۔۔۔ اصحٰب الیمین ٥ یہ پہلی جماعت کے حال کا اعادہ ہے۔ عام اہل جنت کو جنت میں سلام کا تحفہ ملیگا۔ واما ان کان ۔۔۔ تا ۔۔۔ تصلیۃ جحیم ٥ یہ دوسری جماعت کے حال کا اعادہ ہے۔ گمراہوں کو کھولتا ہوا پانی نصیب ہوگا اور جہنم میں جلنا ہوگا ان ھذا لھو حق الیقین ٥ یہ سب کچھ حق ہے اور یقینی ہے۔ فسبح باسم ربك العظیم آخر میں دعوی سورت کا اعادہ ہے یعنی برکت دینے میں اللہ کو شریکوں سے پاک سمجھو۔

رَافِعَةٌ ۝٣ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۝٤ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ

کو بلند کرنیوالی ف جب لرزنے زمین کو کپکپا کر اور ریزہ ریزہ ہوں پہاڑ

بَسًّا ۝٥ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۝٦ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝٧

ٹوٹ پھوٹ کر پھر ہو جائیں غبار اڑتا ہوا اور تم ہو جاؤ تین قسم پر

فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝٨ وَاَصْحٰبُ

پھر داہنے والے کیا خوب ہیں داہنے والے اور بائیں

الْمَشْـَٔمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۝٩ وَالسّٰبِقُوْنَ

والے کیا برے لوگ ہیں بائیں والے اور اگاڑی والے ف۲

السّٰبِقُوْنَ ۝١٠ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝١١ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝١٢

تو اگاڑی والے وہ لوگ ہیں ف مقرب ف باغوں میں نعمت کے

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٣ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝١٤ عَلٰى

انبوہ ہے ف پہلے میں سے ف اور تھوڑے ہیں پچھلوں میں سے ف ف بیٹھے

سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝١٥ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝١٦ يَطُوْفُ

ہیں ف جڑاؤ تختوں پر تکیہ لگائے ان پر ایک دوسرے کے سامنے لئے پھرتے ہیں

عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝١٧ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَ

ان کے پاس لڑکے سدا رہنے والے آبخورے اور کوزے اور

كَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝١٨ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝١٩

پیالہ نتھری شراب کا جس سے نہ ف سر دکھے اور نہ بکواس لگے

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝٢٠ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝٢١

اور میوہ ف جو نسا پسند کر لیں اور گوشت اڑتے جانوروں کا جس قسم کو جی چاہے

وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۝٢٢ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝٢٣ جَزَآءًۢ بِمَا

اور عورتیں گوری بڑی آنکھوں والیاں جیسے موتی کے دانے اپنے غلاف کے اندر ف بدلہ ان کاموں کا

تیسری جماعت کا ذکر ۱۲

مختصر خلاصہ

ابتدا میں تینوں جماعتوں کا اجمالی ذکر اصحاب المیمنۃ اصحاب المشئمۃ، السابقون۔ پھر ان جماعتوں کے احوال کا تفصیلی بیان بطریق لف ونشر غیر مرتب اور آخر میں تینوں کے احوال کا اجمالی اعادہ۔ درمیان میں توحید کے چار عقلی دلائل کا بیان۔ اس کے بعد عظمت قرآن کا بیان اور تصدیق بالقرآن کی ترغیب اور اس کے بعد زجر۔ دوبار دعوی سورت کا ذکر۔ ایکبار درمیان میں اور ایکبار آخر میں ۲ اذا وقعت ۔۔۔ تا ۔۔۔ ھبآء منبثا ٥ یہ تینوں جماعتوں کے احوال کی تمہید ہے یعنی جب لوگ تین جماعتوں میں منقسم ہونگے اس وقت کیا سماں ہوگا۔ حاصل یہ ہے کہ جب قیامت قائم ہوگی اور حشر بپا ہوگا اس وقت سب لوگ تین جماعتوں میں تقسیم ہو جائینگے۔ الواقعۃ سے قیامت مراد ہے۔ کاذبۃ فاعل بمعنی مصدر ہے یہ جملہ معترضہ ہے برائے تاکید جملہ اولی یعنی اسکا وقوع جھوٹ نہیں بلکہ حق ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ ویجوز جعل الکاذبۃ بمعنی الکذب علی معنی لیس للوقعۃ کذب بل ھی وقعۃ صادقۃ ۔۔۔۔ او علی معنی لیس ھی فی وقت وقوعھا کذب لانہ حق لاشبھۃ فیہ (روح ج ۲۷ ص ۱۳۰) ۳ خافضۃ رافعۃ یہ مبتدا محذوف کی خبر بعد خبر ہے یعنی قیامت کچھ لوگوں کو پست اور ذلیل وخوار کرنے والی ہے ان سے اصحاب الشمال (کفار ومشرکین) مراد ہیں اور کچھ لوگوں کو بلند کرنیوالی ہوگی اس سے السابقون اور اصحٰب الیمین مراد ہیں۔ ای ھی خافضۃ رافعۃ ترفع اقواما وتضع اخرین (مدارک ج ۴ ص ۱۶۲) ۴ اذا رجت ۔ الآیۃ۔ یہ اذا وقعت سے بدل ہے۔ رج نہایت ہی شدت سے ہلانا قیامت کے دن زمین کو اس شدت سے ہلایا جائیگا کہ زمین پر کوئی چیز کھڑی نہ رہیگی، تمام عمارتیں گر جائینگی یہانتک کہ پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو کر ہموار ہو جائینگے۔ بسّ باریک کرنا، پہاڑوں کو اس طرح باریک کر دیا جائے گا کہ وہ غبار کی طرح متفرق ہو

موضح قرآن ف۱ یعنی ایک گروہ کو نیچے لے جاتی ہے اور ایک کو اوپر اٹھاتی ہے۔ ف۲ یعنی سبقت لے جانیوالے وہی ہیں جو ایمان میں سبقت لے گئے۔ ف۳ یعنی اللہ کی رحمت میں مقرب ہیں ف۴ پہلے کہا پہلی امتوں کو اور پچھلی یہ امت یا پہلے پچھلے اسی امت کے یعنی اعلیٰ درجہ کے لوگ پہلے بہت ہو چکے ہیں پیچھے کم ہوتے ہیں۔ ف۵ یعنی حور عین گرد پھیریں صدف میں چھپے موتی کے مانند۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی از امم سابقہ ۱۲ ف۲ یعنی از امت محمدیہ ۱۲۔

جائینگے۔ ای حرکت تحریکا شدیدا بحیث ینہدم ما فوقہا من بناء وجبل (وبست) فتت فتا حتی صارت کالسویق المبسوس وھو الملتوت (مظہری ج ۹ ص ۱۶۵)

۵ وکنتم ازواجاثلثة اس وقت تم لوگ تین قسموں میں بٹ جاؤگے فاصحٰب المیمنة ـــ تا ـــ السبقون ۵ یہ تینوں قسموں کا اجمالی ذکر ہے فاصحٰب المیمنة مرکب اضافی مبتدا ہے ما اصحٰب المیمنة جملہ خبر ہے اور استفہام تعجب کے لئے ہے۔ علیٰ ہذا القیاس و اصحٰب المشئمة۔ الآیة۔ یہ اور والسابقون السابقون ۵ دونوں اصحٰب المیمنة پر معطوف ہیں اور معطوف علیہ مع معطوفین اذا وقعت کی جزاء ہے (روح) شرط اور جزا کا حاصل مفہوم یہ ہوگا۔ جب قیامت قائم ہوجائیگی جس کے قیام میں کوئی شک وشبہ نہیں جو بعض کو اونچا کرنیوالی اور بعض کو نیچا کرنیوالی ہوگی جب زمین کو نہایت شدت سے ہلایا جائیگا۔ اور پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کرکے غبار کی مانند بنادیا جائیگا اور سب لوگ تین جماعتوں میں بٹ جائینگے، اس وقت اصحٰب الیمین کا حال نہایت اعلیٰ اور اکمل ہوگا۔ اور اصحاب الشمال نہایت ہی بدترین حال میں ہوں گے اور سابقین کا کیا کہنا وہ تو ہیں ہی سابقین ان کا تو حساب کتاب بھی نہیں ہوگا۔ والمراد تعجیب السامع من شأن الفریقین فی الفخامة والفظاعة کانّہ قیل (فاصحٰب المیمنة) فی غایة حسن الحال (واصحٰب المشئمة) فی نہایة سوء الحال (روح ج ۲۷ ص ۱۳۱) اصحٰب المیمنة سے ہر امت کے عام مؤمنین مراد ہیں جن کو اعمالنامے دائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے اور اصحاب المشئمة سے کفار ومشرکین مراد ہیں جن کے اعمالنامے ان کے بائیں ہاتھوں میں ہوں گے قال عطاء ومحمد بن کعب اصحٰب المیمنة من اوتی کتابہ بیمینہ و اصحٰب المشئمة من اوتی کتابہ بشمالہ (قرطبی ج ۱۷ ص ۱۹۸) السابقون وہ نیک لوگ جو ہر نیکی اور طاعت میں پیش پیش ہوں یہ انبیاء علیہم السلام اور ان کے کامل متبعین ہیں۔ السابقون الی الاسلام والطاعة ومراتب القرب الی اللہ تعالیٰ وھم الانبیا علیہم السلام ..... ومن لحقہم من الامم بکمال متابعتہم (مظہری ج ۹ ص ۱۶۶)

۶ اولٰئک۔ یہ تیسری جماعت یعنی السابقون کے احوال کا بیان ہے بطریق لف ونشر غیر مرتب۔ فی جنّٰت المقربون کے متعلق ہے۔ نعمتوں کے باغوں میں یعنی جنت میں اللہ تعالیٰ کا اصل قرب تو ان سابقین ہی کو حاصل ہوگا۔ قرب خداوندی کا جو درجہ ان کو ملیگا وہ اور کسی کو نصیب نہیں ہوگا

۷ ثلة من الاولین۔ الآیة۔ ثلة کثیرة یعنی بکثرت۔ یہ مبتدا محذوف کی خبر ہے۔ خبر مبتدا محذوف ای ھم ثلة (مظہری ج ۹ ص ۱۶۷) ای ھم ثلة والثلة الامة من الناس کثیرة (مدارک ج ۴ ص ۱۶۳) اوّلین سے مراد امت محمدیہ کے اولین اور آخرین سے امت محمدیہ کے آخرین مراد ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ امت محمدیہ سے جو لوگ سابقین کا رتبہ پائیں گے وہ اکثر اور زیادہ تر صدر اول کے مومنین (صحابہ، تابعین اور اتباع تابعین، رضی اللہ عنہم) ہوں گے اور بعد والوں میں یہ رتبہ پانے والے تھوڑے ہوں گے کیونکہ یہ مرتبہ کامل اتباع سے ملتا ہے اور کمال اتباع صدر اوّل ہی میں تھا اور اس کے بعد مرور ایام کے ساتھ ساتھ اتباع میں ضعف آتا چلا گیا لیکن اس کے باوجود بعد کے کچھ لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ اتباع کامل کی توفیق عطا فرمائیگا اور وہ سابقین میں شامل ہوں گے۔ فالقول الثانی فی ھذا المقام ھو الراجح وھو ان یکون المراد بقولہ تعالیٰ (ثلة من الاولین) ای من صدر ھذہ الامة (وقلیل من الاخرین) ای من ھذہ الامة (ابن کثیر ج ۴ ص ۲۸۴) یعنی من الصدر الاوّل من ھذہ الامة وھم القرون الثلاثة الصحابة والتابعین واتباعھم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر امتی قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم الخ (مظہری ج ۹ ص ۱۶۷)

۸ علی سرر۔ یہ ضمیر مقدر کی خبر بعد خبر ہے۔ موضونة زربافتہ ایسی چارپائیاں جو سونے کی تاروں سے بُنی ہوں اور ان میں ہیرے جواہرات جڑے ہوں۔ خبر اخر للضمیر المحذوف ای الموضونة المنسوجة بالذھب مشبکة بالدر والیاقوت (بیضاوی) متکئین اور متقابلین دونوں علی سرر کے متعلق کے فاعل سے حال ہیں۔ وہ جنت میں زربافتہ چارپائیوں پر تکیہ لگائے آمنے سامنے بیٹھیں گے۔ یطوف علیہم۔ ولدان مخلدون ان کی خدمت کیلئے اور انھیں کھلانے پلانے پر جو خدام مقرر ہیں وہ نہایت خوبصورت کم عمر لڑکے ہوں گے اور ہمیشہ اسی عمر میں رہیں گے بڑے نہیں ہونگے انہم یبقون دائما فی سن الولدان لایکبرون ولایتحولون عن شکل الوصافة (بحر ج ۸ ص ۲۰۵) باکواب واباریق۔ الآیة۔ جار مجرور یطوف کے متعلق ہے۔ اکواب، کوب کی جمع ہے یعنی پیالے جن کے ٹونٹی بھی نہ ہو اور دستہ بھی۔ اباریق، ابریق کی جمع ہے وہ برتن جس کے ٹونٹی بھی ہو اور دستہ بھی۔ یہ شراب پینے کے مخصوص برتن ہیں (باکواب) بآنیة لاعری لہا ولاخراطیم والظاہر انہا الاقداح وبذلک فسرہا عکرمة وھی جمع کوب (واباریق) جمع ابریق وھو اناء لہ خرطوم قیل وعروة وفی البحر انہ من اوانی الخمر (روح ج ۲۷ ص ۱۳۶) معین جاری مراد شراب ہے جس کے جنت میں چشمے جاری ہوں گے اور اگر معن سے فعیل ہو تو بمعنی کثیر اور وافر ہوگا۔ المراد فی ھذا الموضع الخمر الجاریة من العیون ..... وقیل ھو فعیل من المعن وھو الکثرة (قرطبی ج ۱۷ ص ۲۰۳)

۹ لا یصدعون۔ الآیة۔ شراب جنت دنیا کی شراب سے بالکل مختلف ہوگی۔ لا یصدعون عنہا شراب جنت سے نہ تو سر کا درد ہوگا ولا ینزفون اور نہ اس سے نشہ کی کیفیت طاری ہوگی۔ ای لا تصدع رؤسہم من شربہا ولا یغلب علی عقولہم ولا یسکرون منہا (خازن ج ۷ ص ۱۶)

۱۰ وفاکہة۔ فاکہة اور لحم دونوں اکواب پر معطوف ہیں۔ وہ غلمان جنت میں سابقین کی خدمت میں ان کی مرضی اور پسند کے میوے پیش

کریں گے اور ان کی خواہش کے مطابق پرندوں کا گوشت حاضر کریں گے وحور الخ یہ ولدان پر معطوف ہے یا یہ مبتدأ ہے اور اسکی خبر محذوف ہے ۔ ای لھم حور کأمثال اللؤلؤ الخ یہ حور کی صفت ہے یا اس سے حال ہے (روح) حوروں کی سچے موتیوں سے تشبیہ چہرے کی چمک دمک اور صفاء بشرہ میں ہے ۔ جنت میں ان کے لئے ایسی عورتیں ہونگی جن کی آنکھیں سیاہ اور موٹی ہوں گی اور وہ حسن و جمال اور چہرے کی چمک دمک میں ان سچے موتیوں کی مانند ہوں گی جن کو گرد و غبار سے بچا کر بحفاظت رکھا گیا ہو ۔ جزاء بما کانوا یعملون ہ جزآء فعل مقدر کا مفعول لہ ہے یا مفعول مطلق ہے ۔ مفعول لہ ای یفعل بھم ذٰلک کلہ لجزاء اعمالھم او مصدر ای یجزون جزاء (مدارک ج ۴ ص ۱۶۳)

كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ﴿٢٥﴾
جو کرتے تھے ۔ نہیں سنیں گے ف۱ وہاں بکواس اور نہ گناہ کی بات
إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ﴿٢٦﴾ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ
مگر ایک بولنا سلام سلام اور داہنے ف۲ والے کیا کہنے داہنے
الْيَمِينِ ﴿٢٧﴾ فِي سِدْرٍ مَخْضُودٍ ﴿٢٨﴾ وَطَلْحٍ مَنْضُودٍ ﴿٢٩﴾ وَ
والوں کے رہتے ہیں بیری کے درختوں میں جس میں کانٹا نہیں اور کیلے تہ پر تہ اور
ظِلٍّ مَمْدُودٍ ﴿٣٠﴾ وَمَاءٍ مَسْكُوبٍ ﴿٣١﴾ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ﴿٣٢﴾
سایہ لمبا اور پانی بہتا ہوا اور میوہ ف۳ بہت
لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ ﴿٣٤﴾
نہ اسمیں ٹوٹا اور نہ روکا ہوا ف۴ اور بچھونے اونچے
إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا
ہمنے اٹھایا ان عورتوں کو ایک اچھی اٹھان پر پھر کیا انکو کنواریاں پیار دلانے والیاں
أَتْرَابًا ﴿٣٧﴾ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٣٨﴾ ع ثُلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ ﴿٣٩﴾ ع ۳۸ ۱۴
ہمعمر واسطے داہنے والوں کے انبوہ ہے ف۵ پہلوں میں سے
وَثُلَّةٌ مِنَ الْآخِرِينَ ﴿٤٠﴾ وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ
اور انبوہ ہے پچھلوں میں سے ف۶ اور ف۷ بائیں والے کیسے بائیں
الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ﴿٤٢﴾ وَظِلٍّ مِنْ يَحْمُومٍ ﴿٤٣﴾
والے تیز بھاپ میں اور جلتے پانی میں اور سایہ میں دھوئیں کے جو
لَا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ﴿٤٤﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ﴿٤٥﴾
نہ ٹھنڈا اور نہ عزت کا وہ لوگ تھے ف۸ اس سے پہلے خوش حال
وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيمِ ﴿٤٦﴾ وَكَانُوا يَقُولُونَ
اور ضد کرتے تھے اس بڑے گناہ پر اور کہا کرتے تھے

ف۱ پہلی جماعت کا ذکر ۱۲

ف۲ دوسری جماعت کا ذکر ۱۲

یہ سارے انعامات ان کے اعمال صالحہ کا صلہ ہوں گے ۔ **۱۱** لا یسمعون ۔ جنت ہر لحاظ سے پر امن اور سلامتی کی جگہ ہوگی، وہاں کوئی جسمانی اور ذہنی اذیت نہیں ہوگی، وہاں جس طرح کام و دہن کی لذتیں حاصل ہوں گی اسی طرح اہل جنت کے کان بھی پسندیدہ آوازوں سے لطف اندوز ہوں گے اور ہر ایذا رساں آواز سے ان کے کان محفوظ ہوں گے ۔ وہاں کوئی بیہودہ بات اور خلاف طبع ہذیان وغیرہ سنائی نہیں دے گا ۔ وہاں ہر طرف سے سلام کی آوازیں آئیں گی فرشتے اہل جنت کو سلام کا تحفہ پیش کریں گے اور اہل جنت آپس میں بھی ایک دوسرے کا اسی تحیہ سے خیر مقدم کریں گے ۔ (ابن کثیر، مظہری)

۱۲ واصحٰب الیمین ہ یہ پہلی جماعت یعنی اصحاب المیمنہ کے احوال کا بیان ہے ۔ اصحاب الیمین کا کیا کہنا انکا حال نہایت اچھا اور اعلیٰ ہوگا فی سدر مخضود ہ مخضود کانٹوں کے بغیر ۔ جنت کے میوہ دار درخت کانٹوں سے عاری ہوں گے تاکہ میوہ تناول کرتے وقت کانٹے رنگ میں بھنگ نہ ملا دیں ۔ چنانچہ بیری کا درخت دنیا میں کانٹوں سے لیس ہوتا ہے، لیکن جنت میں جو بیری کے مشابہ درخت ہوں گے وہ کانٹوں سے عاری ہوں گے اور انکا پھل حجم میں مٹکوں کے برابر ہوگا اور نہایت خوش ذائقہ اور خوشبودار ہوگا ۔ سدر فی الجنة شجر علی خلقۃ لہ ثمر کقلال ہجر طیب الطعم والریح (مخضود عا) من الشوک (بحر ج ۸ ص ۲۰۶) وطلح منضود اور کیلے کی پھلیاں تہ بتہ ہوں گی زمین سے لیکر سارا درخت پھلیوں سے لدا ہوگا ۔ اشارہ کثرت کی طرف ہے ۔ وظل ممدود وہاں سایہ وسیع اور دائمی ہوگا اور کبھی گرمی محسوس نہ ہوگی وماء مسکوب اور پانی جنت میں ہر جگہ دستیاب اور جاری ہوگا اور اس کے حاصل کرنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوگی **۱۳** وفاکھۃ ۔ تمام انواع و اقسام کے میوے بکثرت ہوں لا مقطوعۃ ہمیشہ دستیاب ہوں گے اور کسی بھی وقت منقطع نہیں ہوں گے ۔ ولا ممنوعۃ جب چاہیں گے کسی بھی وقت کوئی ممانعت اور پابندی نہیں ہوگی ۔ وفرش مرفوعۃ اور نہایت عالیشان اور پر تکلف فرش اور بچھونے ہوں گے ۔ امام ابو عبیدہ کے نزدیک فرش سے مراد عورتیں (حوریں) ہیں

موضح قرآن ف۱ یعنی اس میں سے کچھ نہیں ٹوٹ چکا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ف۲ داہنا اور بایاں یہ کہ کا غذ اعمال کا جس کے داہنے میں آیا وہ بہشتی اور بائیں میں آیا تو دوزخی ۱۲ منہ رحمہ اللہ ۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی بغنج و دلال ہمعمر بایکدیگر ۱۲ ف۲ یعنی شرک ۱۲ ۔

کیونکہ عرف میں عورت کو فراش کہا جاتا ہے اور مرفوعۃ سے قدر و منزلت کی بلندی مراد ہے۔ انا انشأنٰھن اس پر قرینہ ہے۔ (روح) حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں یہاں مضاف مقدر ہے ای ذوات فرش اور مراد حوریں ہیں انا انشأنٰھن اس پر شاہد ہے۔ انشأنٰھن ہم نے حوروں کو ازسرِنو پیدا کیا ہے۔ اس طرح حوریں ایک جدید مخلوق ہوں گی جنہیں ولادت کے بغیر اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا۔ فالمعنی انا ابتدأنٰھن ابتداءً جدیدًا من غیر ولادۃ ولا خلق اول (روح ج ۲۷ ص ۱۴۲) اس سے بعض زائغین کے خیال کا بطلان واضح ہوگیا جو کہتے ہیں کہ مشرکین کی بلوغ سے پہلے مرنے والی لڑکیوں کو حوریں بنایا جائے گا۔

اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾

کیا جب ہم مرگئے اور ہوچکے مٹی اور ہڈیاں کیا ہم پھر اٹھائے جائینگے

اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۹﴾

اور کیا ہمارے اگلے باپ دادے بھی تو کہدے ؎۱ اگلے اور پچھلے

لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا

سب اکٹھے ہونیوالے ہیں ایک دن مقرر کے وقت پر پھر تم جو ہو اے

الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾

بہکے ہوؤ جھٹلانے والو البتہ کھاؤ گے ایک درخت سینڈ کے سے

فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾

پھر بھرو گے اس سے پیٹ پھر پیو گے اس پر ایک جلتا پانی

فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾

پھر پیو گے جیسے پئیں اونٹ تونسے ہوئے مہمانی ہے ؎۱ انکی انصاف کے دن

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾

ہمنے تم کو بنایا ؎۱ پھر کیوں نہیں سچ مانتے ف ۱ ف ۱ بھلا دیکھو جو ؎۲ پانی تم ٹپکاتے ہو

ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا

اب تم اس کو بناتے ہو یا ہم ہیں بنانے والے ف ۳ ہم ٹھہرا چکے

بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ

تم میں مرنا اور ہم عاجز نہیں اس بات سے کہ بدلے میں لے آئیں

اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ

تمہاری طرح کے لوگ اور اٹھا کھڑا کریں تمکو وہاں جہاں تم نہیں جانتے ف اور تم جان چکے ہو

النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾

پہلا اٹھان پھر کیوں نہیں یاد کرتے بھلا دیکھو تو جو ؎۲ تم بوتے ہو

۱ توحید پر عقلی دلیل ۱۲۔

۲ دوسری عقلی دلیل ۱۲۔

ابکارا کنواری ہونگی عُرُبًا۔ عروب کی جمع ہے یعنی وہ اپنے شوہروں سے بہت محبت کریں گی۔ اتراب، ترب کی جمع ہے یعنی ہمعمر۔ اصحاب الیمین کیلئے ہم ازسرِنو جنت میں حوریں پیدا کریں گے جو کنواری اور شوہروں کو اپنے حسن و جمال اور حسنِ اخلاق کی وجہ سے نہایت محبوب ہونگی اور عمر میں ان کے برابر ہونگی

۱۴ ثلۃ من الاولین۔ اصحاب الیمین میں امت محمدیہ کے صدرِ اوّل اور صدرِ آخر کے مؤمنین بکثرت ہونگے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھما جمیعا من امتی (ابن کثیر ج ۴ ص ۲۹۴) **۱۵** و اصحٰب الشمال۔ یہ دوسری جماعت کے احوال کا بیان ہے۔ اصحاب الشمال کا کیا پوچھتے ہو ان کا حال نہایت بُرا اور ناگفتہ بہ ہوگا۔ فی سموم الخ مبتدا "ھم" محذوف ہے اور یہ اصحاب الشمال کے حال بد کا بیان ہے۔ ان کو ٹھنڈی ہوا اور ٹھنڈے پانی کے بجائے نہایت ہی گرم اور زہریلی ہوا اور کھولتا ہوا پانی نصیب ہوگا اور گرمی سے بچنے کے لئے کوئی سایہ نہ ہوگا سوا اس دھواں کے جو جہنم کی آگ سے اٹھیگا۔ اہل دوزخ دوڑ کر اس کے سائے میں پناہ لینے کی کوشش کریں گے۔ لا بارد ولا کریم مگر وہ سایہ نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ کسی حد تک مفید ہوگا۔ اس سے ان کے عذاب میں کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوگی السموم الریح الحارۃ التی تؤثر تاثیر السم (مفردات راغب) حمیم وھو الماء الشدید الحرارۃ (روح ج ۲۷ ص ۱۴۳) (یحموم) ای دخان شدید السواد...... (لا بارد) کسائر الظل (ولا کریم) ای لا نافع بوجہ ما (مظہری ج ۹ ص ۱۷۶) **۱۶** انھم۔ مترفین۔ عیش و عشرت اور شہوات نفسانیہ کے اتباع میں منہمک۔ الحنث العظیم بہت بڑا گناہ یعنی شرک و کفر۔ یہ لوگ دنیا میں عیش و عشرت اور خواہشات نفسانیہ کے پیچھے پڑے رہے اور شرک و کفر ایسے عظیم گناہ پر بضد رہے اور قیامت کا انکار کرتے رہے اور اس کو عقل و قیاس سے بعید سمجھ کر کہتے تھے کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم اور ہمارے باپ دادا مر کر مٹی ہو جائیں اور ہماری ہڈیاں

موضح قرآن ف ۱ یعنی دوسرا بنانا ۱۲ منہ رح ف ۲ یعنی تم کو اَور جہان میں لے جاویں تمہاری جگہ یہاں اور خلقت بسا دیں ۱۲ منہ رح۔

فتح الرحمٰن ف ۱ یعنی اعادہ را ۱۲۔ ف ۲ یعنی منی را ۱۲۔ ف ۳ یعنی تقلیب می کنیم منی را از حال بحال تا آدمی پیدا شود ۱۲۔

بوسیدہ ہوجائیں اور پھر بھی ہم دوبارہ زندہ ہوکر اٹھ کھڑے ہوں۔ قل ان الاولین ۵ یہ مشرکین کے انکار و تعجب کا جواب ہے۔ آپ فرمادیں اللہ تعالیٰ کیلئے یہ کوئی مشکل نہیں وہ تمام اگلے اور پچھلے
لوگوں کو اس معلوم و متیقن دن میں ضرور جمع کریگا۔ ثم انکم۔ الآیۃ۔ یہ اہل جہنم کی طرف التفات ہے اے گمراہو اور جھٹلانیوالو! قیامت قائم ہونے کے بعد تم سب کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔
اور وہاں تمہیں زقوم ایسا پرخار اور نہایت ہی تلخ درخت کھانے کیلئے ملیگا۔ جسے تم خوب پیٹ بھر کر کھاؤ گے۔ پھر جب شدت کی پیاس لگیگی تو اسپر نہایت ہی گرم کھولتا ہوا پانی پینے کو ملیگا جسے تم
اس طرح پیوگے جس طرح پیاسے اونٹ پیتے ہیں۔ پیاسا اونٹ خوب سیر ہوکر پانی پیتا ہے اور پھر اپنے پیٹ میں پانی کا ذخیرہ بھی کرلیتا ہے تاکہ بعد میں کام آئے حاصل یہ ہے کہ دوزخی پیاس
کے مارے کھولتے ہوئے پانی پر پیاسے اونٹ کی طرح ٹوٹ پڑینگے لیکن اس سے کچھ بھی تسکین نہ ہوگی، بلکہ وہ پانی ان کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا۔ ۱۸ھ ھذا نزلھم۔ الآیۃ

ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ
کیا تم اسکو کرتے ہو کھیتی یا ہم ہیں کھیتی کردینے والے اگر ہم چاہیں تو کرڈالیں اسکو

حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ
روندا ہوا گھاس پھر تم سارے دن رہو باتیں بناتے ہم تو قرضدار رہ گئے بلکہ ہم

مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾ ءَاَنْتُمْ
بے نصیب ہو گئے ف۱ بھلا دیکھو تو پانی کو ۲۳ھ جو تم پیتے ہو کیا تم نے

اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَآءُ
اتارا اس کو بادل سے یا ہم ہیں اتارنے والے اگر ہم چاہیں

جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ
کرڈالیں اسکو کھارا پھر کیوں نہیں احسان مانتے بھلا دیکھو تو آگ ۲۴ھ جس کو

تُوْرُوْنَ ﴿٧١﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَاۤ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿٧٢﴾
تم سلگاتے ہو کیا تم نے پیدا کیا اس کا درخت یا ہم ہیں پیدا کرنے والے ف۲

نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ
ہمنے ہی تو بنایا وہ درخت یاد دلانے کو اور برتنے کو جنگل والوں کے ف۳ سو بول پاکی اپنے

رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾ وَ
رب کے نام کی ۲۵ھ جو سب سے بڑا سو میں قسم کھاتا ہوں ۲۶ھ تاروں کے ڈوبنے کی ف۴ اور

اِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾
یہ قسم ہے ۲۷ھ سمجھو تو بڑی قسم بے شک یہ قرآن ہے عزت والا

فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾
لکھا ہوا ہے ایک پوشیدہ کتاب میں اسکو وہی چھوتے ہیں جو پاک بنائے گئے ہیں ف۵ ف۵

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ
اتارا ہوا ہے ۲۸ھ پروردگار عالم کی طرف سے اب کیا اس بات میں تم

منزل ۷

ع ۲ ۳۶ ۱۵

مر۱ تیسری عقلی دلیل ۱۲۔
مر۲ چوتھی عقلی دلیل ۱۲۔
مر۳ ذکر دعویٰ بار اول ۱۲
مر۴ بیان عظمت قرآن ۱۲۔

قیامت کے دن دوزخ میں کفار و مشرکین (اصحاب الشمال) کی اس طرح تواضع اور مہمان نوازی کی جائیگی۔ کھانے کیلئے زقوم اور پینے کیلئے کھولتا ہوا پانی، اسے مہمانی استہزاء و تہکم کے طور پر کہا گیا ہے ای رزقہم الذی یعد لھم، کالنزل الذی یعد للاضیاف تکرمۃ لھم، وفیہ تھکم (قرطبی ج ۱۷ص ۲۱۵) ۱۹ھ نحن خلقنکم۔ یہ توحید پر پہلی عقلی دلیل ہے۔ نیز قیامت کی دلیل ہے۔ ہر دلیل میں افرأیتم سے متنبہ کیا گیا ہے کہ ہر دلیل بالکل واضح اور روشن ہے تم خود ہی سوچ کر بتاؤ کہ دلائل میں جو حقائق مذکور ہیں وہ درست ہیں یا نہیں پہلی دلیل میں فرمایا تم خوب جانتے ہو کہ پہلی بار ہم نے تمکو پیدا کیا ہے تو پھر دوبارہ زندہ ہونے کو کیوں نہیں مانتے ہو؟ جسنے تمہیں پہلی بار پیدا کرلیا ہے وہ دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے اور جو تم سب کا خالق ہے وہی برکات دہندہ ہے اور کوئی نہیں۔ افرأیتم۔ یہ اس دلیل کی تفصیل ہے۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ بیویوں کے رحموں میں تم جو مادہ منویہ ڈالتے ہو کیا اس سے کامل و مکمل انسان تم پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرتے ہیں؟ مشرکین اس بات کے معترف تھے کہ خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ نحن قدرنا الخ اور ہمنے تم میں سے ہر ایک کی موت کا ایک وقت مقرر کردیا ہے جسمیں کوئی تقدیم و تاخیر نہیں ہوسکتی جس طرح تمکو پیدا ہمنے کیا ہے اسی طرح تمہاری موت بھی ہمارے ہی اختیار میں ہے وما نحن بمسبوقین الخ مسبوقین مغلوبین یعنی اس سے ہم عاجز و مغلوب نہیں کہ تمہاری جگہ تمہاری مانند اور انسانوں کو پیدا کرلیں اور تمہاری انسانی شکلیں مسخ کرکے تمہیں ایسی شکلوں میں منتقل کردیں جنکا تمہیں وہم و گمان بھی نہ ہو۔ اظہار قدرت کیساتھ تہدید و تخویف کیطرف بھی اشارہ ہے ای لا یغلبنا احد علی ان نذھبکم و نأتی مکانکم اشباھکم من الخلق (روح ج ۲۷ص ۱۴۷) قال الحسن ای نجعلکم قردۃ و خنازیر کما فعلنا باقوام قبلکم (قرطبی ج ۱۷ص ۲۱۷) ۲۱ھ ولقد علمتم الآیۃ

پہلی پیدائش کو تو تم خوب جانتے ہو اور مانتے ہو کہ پہلی بار تمہیں اللہ ہی نے پیدا کیا ہے تو پھر اس سے کیوں عبرت نہیں پکڑتے ہو؟ کہ جو ابتداءً پیدا کرتا ہے وہ دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے (فلولا تذکرون)
ای بانی قادر علی اعادتکم کما قدرت علی ابداءکم اول مرۃ (خازن و معالم ج ۷ص ۲۳) ۲۲ھ افرأیتم ما تحرثون۔ یہ دوسری عقلی دلیل ہے اب یہ بتاؤ یہ جو تم
زمین میں ہل چلاکر بیج ڈالدیتے ہو کیا ان دانوں کو سر سبز و شاداب اور لہلہاتے کھیت تم خود ہی پیدا کرلیتے ہو یا ہم پیدا کرتے ہیں؟ اگر تمہارے اختیار میں ہو تو تم کوئی موسم نہ دیکھو اور ہر وقت ہی ہر چیز

موضح قرآن ف۱ یعنی تم کھو کر ہمنے تاوان اٹھایا بلکہ ہم محروم ہیں ف۲ کئی درخت ہیں سبز جن کو رگڑنے سے آگ نکلتی ہے آگے سورہ یٰسین میں اسکا بیان ہوچکا ہے ف۳ یاد یہ کہ اس آگ سے دوزخ کی آگ یاد
آوے اور جنگل والوں کو آگ سے بہت کام ہے جاڑوں میں اور سبھی کام چلتا ہے اس سے ف۴ ایک معنی یہ کہ آیتیں اترنے کی پیغمبروں کے دل میں ۱۲ منہ رح ف۵ یعنی فرشتے اس کتاب کو ہاتھ لگاتے ہیں وہ کتاب یہی قرآن لکھا ہوا ہے فرشتوں کے ہاتھ میں یا لوح محفوظ ۱۲ منہ

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی شہب ۱۲۔ ف۲ یعنی در لوح محفوظ ۱۲۔

اگاتے رہو۔ مشرکین کو اس کا بھی اقرار تھا کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ اگاتا ہے اور وہی کھیتوں اور باغوں کو پروان چڑھاتا ہے۔ لو نشآء۔ الآیۃ اگر ہم چاہیں تو لہلہاتے کھیتوں کو ناگہانی آفتوں سے چورہ کر کے رکھ دیں تو تم باتیں ہی بناتے رہ جاؤ کہ ہم تو مارے گئے، بلکہ سال بھر کی روزی سے بھی محروم ہو گئے۔ التفکہ التکلم فیما لایعنیک (قرطبی ج ۱۷ ص ۲۱۹)

ف ۲۳ افرأیتم الماء الخ یہ تیسری عقلی دلیل ہے۔ اچھا اب یہ بتاؤ کہ یہ میٹھا اور خوشگوار پانی جو تم پیتے ہو یہ بادلوں سے تم نے اتارا ہے یا ہم ہی اسے اتارتے ہیں؟ اگر تم خود مینہ برسا سکتے ہو تو خشک سالی میں خود ہی بارش برسا لیا کرو، خدا سے کیوں دعائیں مانگتے ہو؟ مشرکین کو اس کا بھی اعتراف تھا کہ بارش اللہ ہی برساتا ہے۔ لو نشآء الآیۃ۔ اگر ہم چاہیں تو پانی کو بدمزہ اور کڑوا بنا دیں جو پینے کے قابل نہ رہے تو بتاؤ کیا تم مجھے ایسا کرنے سے روک سکتے ہو؟ ہرگز نہیں، تو پھر اللہ کی ان نعمتوں کا شکر کیوں نہیں بجالاتے ہو؟ اور صرف اسی ہی کو منعم و محسن اور برکات دہندہ کیوں نہیں سمجھتے ہو؟ اور غیر اللہ کو برکت دینے میں اسکا شریک کیوں بناتے ہو؟ یہ تو انتہائی سفاہت و شقاوت ہے۔

ف ۲۴ افرأیتم النار الخ یہ توحید پر چوتھی عقلی دلیل ہے بعض درخت ایسے ہیں کہ اگر ان کی لکڑیوں کو ایکدوسری پر رگڑا جائے تو ان سے آگ نمودار ہو جاتی ہے۔ قدیم زمانے میں آگ حاصل کرنیکا یہی طریقہ تھا۔ عرب میں مرخ اور عفار نامی دو درخت مشہور تھے۔ جن میں آگ پیدا کرنے کی صلاحیت دوسرے درختوں کی نسبت زیادہ تھی۔ اب آخر میں یہ بتاؤ کہ یہ جو لکڑیوں کو باہم رگڑ کر تم روشن کر لیتے ہو کیا یہ درخت تم نے پیدا کئے ہیں یا ہم نے؟ ظاہر ہے کہ ہر نبات اور ہر نجم و شجر کا خالق وہی ہے۔ نحن جعلنٰھا۔ الآیۃ ہم نے اس دنیا کی آگ کو عبرت بنا دیا ہے کہ اس سے آخرت میں دوزخ کی آگ کا اندازہ لگا لیا جائے جو اس سے کئی گنا زیادہ سخت ہو گی۔ اور مسافروں کیلئے جو جنگلوں اور بیابانوں میں پڑاؤ ڈالیں آگ کو ایک نہایت ہی مفید اور ضرورت کی چیز بنا دیا ہے۔ آگ کی ضرورت تو ہر جگہ ہے لیکن مسافروں کو اس کی زیادہ ضرورت رہتی ہے کیونکہ دوران سفر جنگلوں میں پکا پکایا کھانا انہیں میسر نہیں آسکتا۔

ف ۲۵ فسبح باسم ربک الآیۃ۔ دلائل اربعہ کے بعد پہلی بار دعویٰ سورت کا ذکر ہے۔ خطاب ہر مخاطب سے ہے ہر وہ شخص جو مذکورہ بالا دلائل عقلیہ میں غور و فکر کرے اس پر لازم ہے کہ وہ ان سے اللہ کی قدرت کاملہ اور اسکی وحدانیت کا سبق حاصل کرے اور ایسے عظیم مالک اور اعلیٰ صفات پروردگار کو ہر شریک سے پاک سمجھے اسی کو کارساز اور برکات دہندہ مانے۔

ف ۲۶ فلا اقسم۔ یہاں سے عظمت قرآن کا بیان شروع ہوتا ہے نیز اس میں تصدیق بالقرآن کی ترغیب دی گئی ہے۔ فلا اقسم میں لا زائدہ ہے محاورات میں قسم پر اکثر لا زائدہ استعمال ہوتا ہے جیسا کہ لا و اللہ وغیرہ۔ امام آلوسی نے فرمایا ہے کہ یہ لا زائدہ ہے برائے تاکید (روح) اور مواقع النجوم سے ستاروں کے غروب ہونے کی جگہیں مراد ہیں۔ ستاروں کا غروب ان کے فنا اور زوال کی دلیل ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی بالاتر طاقت کے زیر تصرف ہیں جس طرح آسمان کے جگمگاتے ستارے چھپ جاتے اور ان کی روشنی زائل ہو جاتی ہے اسی طرح یہ سارا جہان ایک وقت فنا ہو جائے گا۔ لا مزیدۃ مؤکدۃ (مدارک) بمواقع النجوم ای بمساقط کواکب السماء و مغاربہا...... تخصیصہا بالقسم لما فی غروبہا من زوال اثرہا والدلالۃ علی وجود مؤثر دائم لایتغیر۔ ولذا استدل الخلیل علیہ بالافول علی وجود الصانع جل وعلا (روح ج ۲۷ ص ۱۵۲)

ف ۲۷ وانہ لقسم۔ یہ قسم اور جواب قسم کے درمیان جملہ معترضہ ہے۔ برائے بیان عظمت قسم یعنی اگر تمہیں اسکی حقیقت کا علم ہو تو یہ ایک نہایت عظیم الشان قسم اور شاہد ہے۔ انہ لقراٰن الخ یہ جواب قسم ہے یہ قرآن نہایت اعلیٰ اور احسن کتاب ہے جو دینی اور دنیوی منافع کا بیش بہا خزینہ ہے فی کتٰب مکنون ۝ وہ لوح محفوظ میں محفوظ اور ہر قسم کے تغیر و تبدل سے مامون و مصئون ہے۔ لا یمسہ الا المطہرون ۝ جملہ کتاب مکنون کی صفت ہے اور المطہرون سے مراد فرشتے ہیں جو ہر قسم کے گناہوں اور نجاستوں سے پاک ہیں۔ اور مس کنایہ ہے لوح محفوظ کے علوم پر اطلاع سے حاصل یہ ہوا کہ لوح محفوظ کے علوم پر فرشتوں کے سوا کوئی مطلع نہیں ہو سکتا۔ ونفی مسہ کنایۃ عن لازمہ وھو نفی الاطلاع علیہ وعلی ما فیہ (روح ج ۲۷ ص ۱۵۴) یا یہ قرآن کی صفت ہے اور المطہرون سے وہ لوگ مراد ہیں جو حدث اصغر اور حدث اکبر سے پاک ہوں اور نفی بمعنی نہی ہے اور مراد یہ ہے قرآن مجید کو صرف وہی لوگ ہاتھ لگائیں جو باوضو ہوں۔ المراد بالمطہرون، المطہرون عن الحدث الاصغر والحدث الاکبر والمعنی لاینبغی ان یمس القرآن الا من ھو علی طہارۃ من الناس فالنفی بمعنی النہی بل ابلغ من النہی الصریح (روح ملخصًا) اسی بناء پر جمہور فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ بے وضو آدمی قرآن مجید کو ہاتھ نہ لگائے امام بخاری رحؒ اسکی اجازت دیتے ہیں۔

ف ۲۸ تنزیل۔ یہ بھی قرآن کی صفت ہے یہ قرآن اس شہنشاہ کی طرف سے نازل ہوا ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور ساری کائنات کا مالک ہے۔ افبھٰذا الحدیث انتم مدھنون ۝ تو کیا تم ایسی خوبیوں والی کتاب اور مالک کائنات کے ایسے عظیم الشان حکمنامے سے بے اعتنائی برت رہے ہو؟ اور بجائے اس کے کہ تم اس نعمت عظمیٰ کی قدر کرتے۔ اس کا شکر بجالاتے اور اس پر ایمان لا کر اس پر عمل کرتے، تم نے اسے جھٹلا دیا ہے اور اس کا انکار کر دیا ہے۔ یہ انتہائی نادانی اور بدبختی ہے۔ رزقکم ای شکرکم قال ابن عباس: تجعلون شکرکم التکذیب (قرطبی ج ۱۷، ص ۲۲۸)

حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:-

"تم تکذیب قرآن کو اپنا نصیب (حصہ) بناتے ہو۔"

۲۹؎ فلولا اذا بلغت الحلقوم۔ یہ معاندین پر زجر ہے۔ اذا ترجعون مؤخر سے متعلق ہے اور یہی لولا کا جواب ہے حینئذ تنظرون اور ونحن اقرب الیہ منکم ولکن لاتبصرون دونوں جملہ سابقہ کے مضمون سے حال ہیں۔ اور فلولا ثانی، بعد عہد کی وجہ سے لولا اوّل کا اعادہ ہے۔ اور ان کنتم صٰدقین ٥ ان کنتم غیر مدینین ٥ کا اعادہ ہے غیر مدینین ای غیر مملوکین ولا مقھورین (قرطبی ج ١٧ص ٢٣١) غیر مجزیین (روح) وترجعونھا جواب لقولہ تعالیٰ فلولا اذا بلغت الحلقوم الخ، (ایضاً) اب ترتیب عبارت یوں ہوگی فلولا ترجعونھا اذا بلغت الحلقوم ان کنتم غیر مدینین، (کشاف) حاصل معنی یہ ہوا کہ اگر تم اس دعوے میں سچے ہو کہ تم

مُدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾

سستی کرتے ہو اور اپنا حصہ تم یہی لیتے ہو کہ اسکو جھٹلا تے ہو

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾

پھر کیوں نہیں ۲۹؎ جس وقت جان پہنچے حلق کو اور تم اس وقت دیکھ رہے ہو

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَآ

اور ہم اس کے پاس ہیں تم سے زیادہ پر تم نہیں دیکھتے پھر کیوں نہیں

اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ

اگر تم نہیں ہو کسی کے حکم میں تو کیوں نہیں پھیر لیتے اس روح کو اگر ہو تم

صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾

سچے ۳۰؎ سو جو اگر ۳۰؎ وہ ہوا مقرب لوگوں میں

فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَاَمَّآ اِنْ

تو راحت ہے اور روزی ہے اور باغ نعمت کا اور جو ۳۱؎ اگر

كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ

وہ ہوا داہنے والوں میں تو سلامتی پہنچے تجھ کو داہنے

اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ

والوں سے ف اور جو اگر وہ ہوا ۳۲؎ جھٹلانے والوں

الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٩٣﴾ وَّتَصْلِيَةُ

بہکنے والوں میں سے تو مہمانی ہے جلتا پانی اور ڈالنا

جَحِيْمٍ ﴿٩٤﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ

آگ میں بے شک یہ بات یہی ہے لائق یقین کے سو بول پاکی

بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾

اپنے رب کے نام سے ۳۳؎ جو سب سے بڑا

ع ٣ / ٢٢ / ١٦

منزل ٧

١؎ زجر برائے معاندین ١٢

٣؎ اعادہ ذکر جماعت سوم ١٢

٢؎ اعادہ ذکر جماعت اوّل ١٢

٤؎ اعادہ ذکر جماعت دوم ١٢

٥؎ اعادہ دعوےٰ سورت ١٢

اللہ کے مملوک اور اسکی قدرت کے آگے مغلوب و مقہور نہیں ہو اور جزاء و سزا کا دن نہیں آئیگا تو جب تم میں سے کسی کی جان نکلنے لگے اور حلقوم تک پہنچ جائے تو اسکو واپس کیوں نہیں لوٹا لیتے۔ حالانکہ تم اسوقت وہاں موجود ہوتے ہو لیکن ہم اس مرنیوالے آدمی سے تمہاری نسبت زیادہ نزدیک ہوتے ہیں مگر تم دیکھ نہیں سکتے اور اس وقت ہماری گرفت کے سامنے تم سب عاجز ہوتے ہو۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ تم سب اللہ تعالیٰ کے مملوک اور اس کے سامنے مقہور و مغلوب ہو قیامت ضرور آئیگی اور ہر شخص اپنے اعمال کی جزاء و سزا پائیگا۔ ۳۰؎ فاما ان کان من المقربین یہ تیسری جماعت کے حال کا اعادہ ہے فروح وریحان یہ خبر مقدم محذوف کا مبتدا ہے ای فلہ روح (روح) روح رحمت ریحان رزق (روح، بحر، قرطبی) یا روح راحت اور آرام اور ریحان بوئے خوش (قرطبی) مقربین کو آخرت میں نعمتوں سے مالا مال ایسے باغ ملینگے جن میں ہر قسم کی راحت ہو گی مختلف اقسام کا پاکیزہ رزق اور گلہائے رنگا رنگ سے ان کے مشام دماغ مسرور و معطر ہونگے یہ سب اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اسکا فضل ہوگا ۳۱؎ واما ان کان من اصحاب الیمین یہ پہلی جماعت کے حال کا اعادہ ہے فسلام سے پہلے یقال مقدر ہے اور من ابتدائیہ ہے یعنی جب کوئی اصحاب الیمین کا آدمی فوت ہوتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ اصحاب الیمین کی طرف سے تجھے سلام ہو۔ ای فیقال لذلک المتوفی منھم سلام لک یا صاحب الیمین من اخوانک اصحاب الیمین ای یسلمون علیک (روح ج ٢٧ ص ١٦٠) یا من اصحاب الیمین مبتدا محذوف کی خبر ہے یعنی اسے فرشتوں کی طرف سے سلام کا تحفہ ملتا ہے اور اسے یہ خوشخبری بھی سناتے ہیں کہ تو اصحاب الیمین میں سے ہے معناہ فسلام لک، انت من اصحاب الیمین (طبری) ۳۲؎ واما ان کان من الخ یہ دوسری جماعت کے حال کا اعادہ ہے۔ اگر وہ جھٹلانیوالوں اور گمراہوں میں سے ہوگا تو کھولتے ہوئے پانی سے اسکی تواضع کی جائیگی اور اسے جہنم میں داخل ملیگا جسمیں وہ ہمیشہ کیلئے رہیگا اور اسے اسکو کبھی نکلنا نصیب نہ ہوگا۔ ان ھٰذا لھو حق الیقین ٥ یہ سب کچھ برحق اور یقینی ہے ۳۳؎ فسبح باسم ربک العظیم ٥ آخر میں دعوےٰ سورت کا اعادہ ہے برکات دہندہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں اس لئے برکت دینے میں اسکو شریکوں سے پاک سمجھو اور ہر قسم کے شرک سے اسکی پاکیزگی اور تنزیہہ بیان کرو۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

موضح قرآن ف یعنی خاطر جمع رکھ ان کی طرف سے ١٢ منہ رح۔ فتح الرحمٰن ف١ لفظ لولا داخل است بر ترجعونہا و اعادہ آن برائے تاکید است ١٢۔

سورہ واقعہ میں آیات توحید اور اسکی خصوصیات:۔ فسبح باسم ربک العظیم دو مرتبہ

۱۔ سُورۃ الحَدِید

ربط سورۃ النجم میں واضح کیا گیا کہ اللہ کے یہاں کوئی شفیع غالب نہیں اور نہ اس کے سوا کوئی حاجات میں پکار کے لائق ہے۔ اس کے بعد سورۃ القمر میں بیان کیا گیا کہ ہر چیز کو اندازے کے ساتھ پیدا کرنے والا بھی وہی ہے پھر سورۃ الرحمٰن میں بطور ترقی فرمایا گیا کہ جب خالق و مالک اور کارساز بھی وہی ہے . . تو برکات دہندہ بھی وہی ہے پھر سورۃ واقعہ میں کہا گیا کہ صرف اللہ ہی کو برکات دہندہ سمجھو اور اس صفت میں کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ اب سورۃ الحدید میں مذکور ہوگا کہ جب تم اس مسئلے کو سمجھ چکے ہو تو اب اسکی اشاعت کیلئے اپنا مال بھی خرچ کرو اور جہاد بھی کرو۔

سورۃ مجادلہ سے لیکر سورہ تحریم تک مضمون کے اعتبار سے تمام سورتیں، سورہ الحدید ہی سے متعلق ہیں۔ سورہ الحدید میں دو مضمون مذکور ہیں اوّل اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنیکا۔ حکم دوّم جہاد کی ترغیب۔ اس کے بعد چار سورتیں المجادلہ، الحشر، الممتحنہ اور الصف) سورہ الحدید کے دوسرے مضمون (ترغیب الی القتال فی سبیل اللہ) پر بطور لف ونشر غیر مرتب متفرع ہوں گی۔ اور اگلی چار سورتیں (الجمعہ، المنافقون) التغابن اور الطلاق) سورہ الحدید کے پہلے مضمون (النفاق فی سبیل اللہ) پر متفرع ہیں اس کے بعد سورۃ التحریم میں سورہ الحدید کے دونوں مضمونوں کا بطریق لف ونشر مرتب بمنزلہ تتمہ اعادہ کیا گیا ہے۔ پہلی چار دل سورتوں میں سے ہر دوسری سورت کو اور دوسری چاروں سورتوں میں سے ہر پہلی سورت کو تسبیح سے شروع کیا گیا ہے تاکہ اصل مسئلہ یعنی نفی شرک ذہن میں رہے اور اس سے ذہول نہ ہونے پائے اور معلوم ہو جائے کہ جہاد اسی مسئلہ کے لئے کیا جارہا ہے۔ پہلے مجموعے کی آخری سورت (الصف) اور دوسرے مجموعے کی پہلی سورت (الجمعہ) میں تسبیح کو جمع کردیا گیا اس لئے سورۃ الجمعہ سے سورۃ الحدید کا دوسرا مضمون شروع ہونے والا تھا اس طرح ایک مضمون کے اختتام اور دوسرے مضمون کی ابتدا میں امتیاز ہو گیا۔

خلاصہ تمہید، انفاق فی سبیل اللہ کا حکم، اسکے پانچ وجوہ۔ ترغیب الی القتال، بشارت فتح۔

تفصیل

سورۃ الحدید میں دو مضمون مذکور ہیں اوّل اشاعتِ توحید کی خاطر مال خرچ کرنیکا حکم دوّم۔ اللہ کی راہ میں جہاد کی ترغیب سبح للہ ما فی السمٰوٰت والارض ــــ تا ــــ وھو علیم بذات الصدور ۵ میں بطور تمہید مسئلہ توحید کا ذکر ہے جس کی خاطر انفاق اور جہاد ہو گا۔ یہاں توحید کو تینوں مراتب مذکور ہیں۔ دو صراحتہً اور ایک ضمناً۔ پہلا مرتبہ ساری کائنات کا خالق تعالیٰ ہی ہے یحیی و یمیت وھو علی کل شیء قدیر دوسرا مرتبہ تحت بادشاہی پر وہ خود ہی مستوی ہے اور کوئی اختیار اس نے کسی کو سپرد نہیں کر رکھا ثم استوی علی العرش۔ تیسرا مرتبہ جب خالق و مالک اور متصرف و مختار وہی ہے تو کارساز اور معبود بھی وہی ہے۔ اٰمنوا باللہ۔ الآیۃ۔ یہ پہلا مضمون ہے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنیکا حکم اور خرچ کرنے والوں کے لئے بشارت۔ وانفقوا مما جعلکم ــــ تا ــــ ان کنتم مومنین ۵ یہ انفاق کی پہلی وجہ ہے۔ یہ مال میرا ہے، میں نے چند روز کے لئے تمہارے تصرف میں دیا ہے اور تم اللہ سے عہد کر چکے ہو کہ اس کے احکام مانو گے۔ اب سکا حکم آگیا ہے کہ اس کی راہ میں مال خرچ کرو۔ لہٰذا اسکا حکم مانو اور مال خرچ کرو، وہ خرچ کرنے پر تمہیں اجر بھی دے گا۔ ھوالذی ینزل۔ الآیۃ۔ یہ ترغیب ہے یعنی ایسے رحیم و کریم بادشاہ کا حکم مانو۔ دوسری وجہ۔ وما لکم الا تنفقوا فی سبیل اللہ وجہ اول سے بطور ترقی فرمایا گیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ہو حالانکہ تمہیں مرنا ہے اور سب کچھ یہیں چھوڑ جانا ہے۔ اب وقت ہے خرچ کرلو۔ جب وقت ہاتھ سے نکل گیا تو افسوس کروگے۔ تیسری وجہ من ذا الذی یقرض اللہ۔ الآیۃ۔ (رع ۲) مان لیا کہ مال تمہارا ہی ہے اور تم نے خود کمایا ہے، لیکن دنیا میں بطور قرض دیدو میں دنیا ہی میں اس سے کئی گنا زیادہ دیدونگا۔

یوم تری المومنین والمؤمنات الآیۃ۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے لئے بشارت اخرویہ ہے انفاق فی سبیل اللہ کی وجہ سے قیامت کو دن ان کے آگے پیچھے نور ہوگا اور وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔

یوم یقول المنفقون والمنفقٰت ــــ تا ــــ وبئس المصیر ۵ یہ منافقین کے لئے تخویف اخروی ہے وہ نور انفاق سے محروم ہونگے وہ مومنین سے توجہ کا مطالبہ کرینگے تاکہ انھیں کچھ روشنی نصیب ہو۔ لیکن فریقین کے درمیان دیوار حائل کردی جائیگی اور منافقین عذاب میں مبتلا ہوں گے اور فدیہ وغیرہ کسی حیلے سے عذاب سے نہیں بچ سکیں گے۔

الم یأن للذین اٰمنوا۔ الآیۃ۔ یہ ایمان والوں کے لئے زجر ہے اور قبول حق اور حق پر قائم رہنے کی ترغیب ہے۔ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام

کے آگے سرِتسلیم خم کردینا چاہیئے اور اہل کتاب کی طرح سنگدل نہیں ہوجانا چاہیئے۔ اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتہا۔ الآیۃ۔ یہ انفاق کی تیسری وجہ سے متعلق ہے اللہ کی راہ میں خرچ کرنیوالوں کی دولت میں اس طرح کئی گنا اضافہ ہوتا ہے جس طرح زمین میں ایک دانہ بو دینے سے کئی سو گنا دانے پیدا ہوتے ہیں ان المصدقین والمصدقات۔ الآیۃ ترغیب الی الانفاق۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنیوالوں کی دولت میں کئی گنا اضافہ کے علاوہ وہ بہت بڑے اجر و ثواب کے بھی مستحق ہیں۔ والذین اٰمنوا باللہ ورسلہ۔ الآیۃ اللہ کی راہ میں خرچ کرنیوالے مومنین کے لئے بشارت اخرویہ۔ ان لوگوں کو صدیقوں اور شہیدوں کا مرتبہ نصیب ہوگا۔ والذین کفروا

سُورَةُ الْحَدِيدِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَأَرْبَعُ رُكُوعَاتٍ

۵۷ سورۃ حدید مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی انیس آیتیں ہیں اور چار رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

۱ سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ①

۲ اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور وہی ہے زبردست حکمتوں والا

لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ

اسی کیلئے ہے سلطنت آسمانوں کی اور زمین کی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ② هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَ

کچھ کر سکتا ہے وہی ہے سب سے پہلا اور سب سے پچھلا اور باہر اور

الْبَاطِنُ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ③ هُوَ الَّذِي خَلَقَ

اندر اور وہ سب کچھ جانتا ہے وہی ہے جس نے بنائے

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى

آسمان اور زمین چھ دن میں پھر قائم ہوا

الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا

تخت پر جانتا ہے جو اندر جاتا ہے زمین کے اور جو اس سے نکلتا ہے اور جو

يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ

کچھ اترتا ہے آسمان سے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں

مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ④ لَهُ مُلْكُ

کہیں تم ہو اور اللہ جو تم کرتے ہو اسکو دیکھتا ہے اسی کے لئے ہے سلطنت

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ⑤

آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ ہی تک پہنچتے ہیں سب کام

وکذبوا۔ الآیۃ۔ یہ کفار کے لئے تخویف اخروی ہے

۱ بیان توحید ۱۲

انفاق کی چوتھی وجہ:۔ اعلموا انما الحیوۃ الدنیا الآیۃ (ع ۳) اگر دنیا میں اس کا بدلہ نہ بھی ملا تو غم نہ کرنا چاہیئے یہ دنیا چیز ہی کیا ہے؟ یہ محض چند روزہ زینت و آرائش اور فخر و نمائش کی جگہ ہے جس طرح لہلہاتے کھیت آن کی آن میں تباہ ہوجاتے ہیں دنیا کی چہل پہل بھی اسی طرح فانی ہے۔ سابقوا الی مغفرۃ من ربکم۔ الآیۃ۔ اگر دنیا میں کچھ نہ ملا تو آخرت میں اسکا بے حساب اجر و ثواب ملیگا اور جنت میں زمین و آسمان کی وسعت سے بھی زیادہ مربعے ملیں گے۔ پانچویں

۲ توحید کا پہلا مرتبہ ۱۲۔

وجہ:۔ ما اصاب من مصیبۃ فی الارض۔ الآیۃ اگر تم اللہ کی راہ میں اس لئے مال خرچ نہیں کرتے ہو تاکہ وہ مصیبتوں میں کام آئے تو یہ خیال بھی غلط ہے کیونکہ جو مصیبت مقدر ہوچکی ہے وہ ضرور آئیگی دولت سے دفع نہیں کی جاسکتی۔ لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ــــ تا ــــ ھو الغنی الحمید ۰ مذکورہ بالا توضیح کی علت ہے اور بخیلوں اور دوسروں کو بخل پر اکسانے والوں کے لئے تخویف و تہدید ہے۔ لقد ارسلنا رسلنا بالبینٰت ــــ تا ــــ ان اللہ قوی عزیز ۰ یہ سورت کے دوسرے مضمون یعنی جہاد فی سبیل اللہ کا بیان ہے۔ ہم نے بنی آدم کی ہدایت کیلئے پیغمبر بھیجے اور ان پر کتابیں نازل کیں اور لوہے ایسی نہایت مفید اور اہم دھات پیدا کی تاکہ لوگ اس سے گوناگوں فوائد حاصل کریں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس سے مختلف قسم کے ہتھیار بنا کر اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور اس طرح اللہ کے دین کی مدد کرنے والے دوسروں سے ممتاز ہوجائیں

۳ دوسرا مرتبہ ۱۲۔

۴ توحید کے تیسرے مرتبے کا اعادہ ۱۲۔

ولقد ارسلنا نوحا و ابراھیم ــــ تا ــــ و کثیر منھم فسقون ۰ (ع ۴) ہم نے نوح و ابراہیم (علیہما السلام) کی اولاد میں مسلسل پیغمبر مبعوث کئے یہانتک کہ عیسیٰ (علیہ السلام) آئے مسئلہ توحید میں مشرکین سے مقابلہ ہوا تو حواریین نے عیسیٰ (علیہ السلام) کا ساتھ دیا اور ہم نے بھی ان کو مشرکین پر فتحیاب اور غالب کیا۔ لیکن بعد کے لوگوں نے گوشہ نشینی اختیار کرلی، مگر اس پر بھی پورے نہ اترے اور فسق و فجور کی راہ اختیار کرلی۔ یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ۔ الآیۃ۔ اہل کتاب کو ایمان لانے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے کی ترغیب ہے۔ اے اہل کتاب جو عیسیٰ (علیہ السلام) پر ایمان لاچکے ہو! خدا سے ڈرو اور اس کے آخری رسول پر بھی ایمان لے آؤ اور اس کا اسی طرح ساتھ دو جس طرح حواریوں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کا ساتھ دیا تھا، اللہ تعالیٰ تمہیں دوگنا ثواب عطا فرمائیگا لئلا یعلم الآیۃ۔ تاکہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں کہ اب وہ جہاد نہیں کرسکتے۔ کیونکہ ان کا امام اور امیر کوئی نہیں۔ لہٰذا اب میرا آخری پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) امام اور امیر ہے، اب وہ اس پر ایمان لاکر، اس کے ساتھ مل کر جہاد کریں ۵۷ سبح للہ۔ الآیۃ۔ اس آیت میں مسئلہ توحید کا بیان ہے جس کی خاطر مال خرچ کرنے اور جہاد کرنیکا حکم آگے

آرہا ہے۔ ما فی السمٰوٰت والارض زمین و آسمان کی ساری مخلوق اور پورا نظام کائنات ہر قسم کے شرک سے اللہ تعالیٰ کے تنزہ و تقدس پر شاہد ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ زبانِ حال اور زبانِ قال سے گواہی دے رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے۔ علم و قدرت میں، حکمت و صنعت میں، اختیار و تصرف میں اور تمام صفاتِ کارسازی میں کوئی اس کا شریک نہیں اس کے بعد توحید کے تین مراتب کا ذکر ہے۔ دو کا صراحتًہ اور ایک کا تبعًا۔ **۳ ۵** له ملك السمٰوٰت والارض الآیۃ یہ توحید کا پہلا مرتبہ ہے۔ یعنی سب کا خالق اور پروردگار اللہ تعالیٰ ہی ہے، موت و حیات اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ کوئی چیز اس کے تصرف و اقتدار سے باہر نہیں۔ وہ علی الاطلاق موجود اول ہے اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی۔ وہ ازلی ہے اس کی کوئی ابتداء نہیں نہ آخر ہے۔ ہر چیز فنا ہوگی۔ مگر وہ ابدی ہے اس پر فنا نہیں آئے گی۔ والظاہر وہ سب پر غالب اور سب سے برتر ہے اس سے اوپر کوئی نہیں اور اس کے سوا کائنات میں کوئی متصرف و مختار نہیں والباطن وہ ہر پوشیدہ بات کو جانتا ہے۔ کوئی چیز اس سے مخفی نہیں۔ یا اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے سوا کوئی ملجأ و ماوٰی اور جائے پناہ نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان الفاظ کی تفسیر اس طرح منقول ہے۔ اللھم رب السمٰوٰت السبع ورب العرش الکریم..... انت الاول فلیس قبلك شئ وانت الاخر فلیس بعدك شئ وانت الظاھر فلیس فوقك شئ وانت الباطن فلیس دونك شئ اقض عنا الدین واغننا من الفقر وقال الطیبی المعنی بالظاھر فی التفسیر النبوی الغالب الذی یغلب ولا یغلب فیتصرف فی المکونات علی سبیل الغلبۃ والاستیلاء اذ لیس فوقہ احد یمنعہ وبالباطن من لاملجأ ولامنجی دونہ یلتجئ الیہ ملتجئ (روح ج ۲۷ ص ۱۶۷) عنی بالظاھر الغالب والباطن العالم (قرطبی ج ۱۷ ص ۲۳۶) وھو بکل شئ علیم کائنات کی کوئی چیز اسکے علم سے باہر نہیں **۵۵** ھو الذی خلق السمٰوٰت یہ توحید کے دوسرے مرتبے کا بیان ہے یعنی ساری کائنات کو پیدا کرنے کے بعد تختِ بادشاہی پر خود ہی مستوی کائنات کا تمام نظم و نسق اسکے اپنے ہاتھ میں ہے اور کوئی معاملہ اسنے کسی کے حوالے نہیں کر رکھا۔ نہ اختیار و تصرف میں اسکا کوئی حصہ دار ہے اور نہ علم غیب میں اسکا کوئی شریک ہے۔ وہ زمین و آسمان کی ہر چیز کو جانتا ہے علم و قدرت کے اعتبار سے ہر شخص کے ساتھ ہے اور ہر فردِ بشر کا ہر عمل اس کی نگاہوں میں ہے **۵۵** له ملك السمٰوٰت۔ یہ توحید کے تیسرے مرتبے کا اعادہ ہے خالق و مالک بھی وہی ہے اور تختِ بادشاہی پر بھی وہی مستوی ہے اور کائنات کے تمام معاملات اسی کی طرف راجع ہیں۔ اور کائنات میں وہی متصرف و مختار ہے۔ یولج الیل فی النھار۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اختیار و تصرف کا ایک نمونہ ہے یعنی رات دن کا آنا جانا اور ان کا گھٹنا اور بڑھنا اللہ کے اختیار میں ہے اور اس کا علم اس قدر محیط اور کامل ہے کہ وہ سینوں کے پوشیدہ رازوں کو بھی اچھی طرح جانتا ہے۔ جب ساری کائنات کا خالق و مربی اور ساری کائنات میں بلاشرکت غیرے متصرف و مختار وہی ہے تو

ل ابتر مضمون انفاق وترغیب انفاق بطریق خمسہ ۱۲ — ۲ طریق اول ۱۲ — ۳ ترغیب انفاق وبشارت ۱۲

۴ طریق دوم ۱۲

يُولِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۚ وَهُوَ
داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور اس کو
عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝٦ اٰمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَ
خبر ہے جیوں کی بات کی یقین لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر
اَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِينَ فِيهِ ۖ فَالَّذِينَ اٰمَنُوا
اور خرچ کرو اس میں سے جو تمہارے ہاتھ میں دیا ہے اپنا نائب کر کر سو جو لوگ
مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيرٌ ۝٧ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ
تم میں یقین لائے ہیں اور خرچ کرتے ہیں انکو بڑا ثواب ہے اور تم کو کیا ہوا کہ یقین نہیں لاتے
بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ
اللہ پر اور رسول بلاتا ہے تم کو کہ یقین لاؤ اپنے رب پر اور لے چکا ہے
مِيثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ۝٨ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلٰى
تم سے عہد ف۱ بیکا اگر ہو تم ماننے والے ف وہی ہے جو اتارتا ہے اپنے
عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّورِ ۚ
بندے پر آیتیں صاف کہ نکال لائے تم کو اندھیروں سے اجالے میں
وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝٩ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوا
اور اللہ تم پر نرمی کرنے والا ہے مہربان اور کیا ہے تم کو ہوا ہے کہ خرچ نہیں
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَا
کرتے اللہ کی راہ میں اور اللہ ہی کو بچ رہتی ہر شے آسمانوں میں اور زمین میں ف۲ برابر
يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۚ
نہیں تم میں جس نے کہ خرچ کیا فتح مکہ سے پہلے اور لڑائی کی
اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ اَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ
ان لوگوں کا درجہ بڑا ہے ان سے جو کہ خرچ کریں اس کے بعد

موضح قرآن۔ ف اللہ قرار لے چکا ہے دنیا میں آنے سے پہلے اور اس کا اثر رکھ دیا ہے دل میں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی روز الست بربکم ۱۲ ف۲ مترجم گوید یعنی ہر کہ بمیرد آنچہ بگذارد در ملک خدا باشد پس بآن بخل کردن نہایت شنیع است واللہ اعلم ۱۲۔

لامحالہ وہی سب کا کارساز ہے۔ اور حاجات و مصائب میں ما فوق الاسباب پکار کے لائق بھی وہی ہے۔ یہ توحید کا تیسرا مرتبہ ہے۔ توحید کے یہ تینوں مراتب سُورَۂ انعام کی ابتداء میں بھی مذکور ہوئے ہیں اور اسی طرح سورۂ حشر کی آخری آیتوں اور پھر سورۃ الناس کی ابتدائی آیتوں میں بھی مذکور ہوں گے۔

ف۶ اٰمنوا باللّٰہ۔ یہ سورۃ الحدید کے پہلے مضمون یعنی انفاق فی سبیل اللہ کا بیان ہے اور پانچ طریقوں سے خرچ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ یہ خطاب چونکہ مؤمنین کو ہے اس لئے یہاں اٰمنوا حقیقت پر محمول نہیں ہوگا یعنی "ایمان لاؤ" بلکہ مراد یہ ہے کہ ایمان پر قائم رہو، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام مانو اور ان پر عمل کرو، کیونکہ یہی ایمان کا تقاضا ہے۔ وانفقوا یہ اٰمنوا پر معطوف ہے۔ حضرت شیخ قدس سرہ کے نزدیک یہ عطف تفسیری ہے اور ایمان کے بعض تقاضوں کی تفسیر ہے حاصل یہ ہے کہ اللہ کے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی تعمیل کرو جن میں سے فی الوقت سب سے زیادہ ضروری اور اہم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی، توحید کی اشاعت اور کفر و شرک کو مٹانے کے لئے مال خرچ کرو۔ امر تعالیٰ عبادہ المؤمنین بالثبات علی الایمان و ادامتہ والنفقۃ فی سبیل اللہ (بحر ج ۸ ص ۲۱۸)

ف۷ مما جعلکم مستخلفین فیہ یہ ترغیب الی الانفاق کا پہلا طریق ہے۔ حاصل یہ ہے کہ درحقیقت یہ مال تو ہے ہی میرا میں نے چند دنوں کیلئے تم کو اس میں جانشین اور متصرف بنایا ہے۔ اب اگر تم اس مال میں سے کچھ میری راہ میں خرچ کروگے تو اپنے پاس سے تو کچھ بھی نہیں دو گے، بلکہ میری اپنی ہی چیز مجھے واپس دو گے اس انداز بیان میں حکمت یہ ہے کہ اگر یہ بات لوگوں کے ذہنوں میں اتر جائے تو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ان پر دشوار نہیں رہیگا بلکہ آسان ہو جائے گا اور وہ خوشی سے دین کی خدمت میں مال خرچ کرینگے۔ عبر جل شأنہ عما بایدیہم من الاموال بذلک تحقیقا للحق وترغیبا فی الانفاق، فان من علم انہا للہ تعالیٰ وانما ھو بمنزلۃ الوکیل یصرفہا الی ما عینہ اللہ تعالیٰ من المصارف ھان علیہ الانفاق (روح ج ۲۷ ص ۱۶۹)

ف۸ فالذین اٰمنوا۔ یہ ترغیب الی الانفاق اور بشارت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی کس قدر مہربانی اور نوازش ہے کہ لوگوں کے پاس جو مال ہے وہ ہے بھی اُسی کا، لیکن پھر بھی جو لوگ اس کی راہ میں خرچ کریں گے انہیں دنیا اور آخرت میں ثواب اور جنّت مرحمت فرمائیگا۔ وما لکم لا تؤمنون الآیۃ خطاب مومنوں سے ہے اور ایمان سے حاصل معنی مراد ہے یعنی انفاق فی سبیل اللہ ای وما لکم لا تنفقون فی سبیل اللہ۔ اسی طرح لتؤمنوا بربکم ای لتنفقوا فی سبیل ربکم۔ اور میثاق سے عہد الست مراد نہیں بلکہ اس سے وہ عہد مراد ہے جو انھوں نے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کرتے وقت باندھا تھا کہ ہم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احکام کو مانیں گے۔ حاصل یہ ہوا کہ کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ہو؟ حالانکہ خدا کا پیغمبر تمہیں خرچ کرنے کی ترغیب دے رہا ہے اور حکم فرمارہا ہے اور تم سمع اور طاعت کا عہد بھی کرچکے ہو۔ اگر تم واقعی سچے مومن ہو تو اس حکم کی تعمیل کرو اور اللہ کی راہ میں بڑھ چڑھ کر خرچ کرلو۔ ہذا ماقالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

ف۹ ھو الذی ینزل۔ یہ ایک دوسرے انداز سے انفاق کی ترغیب ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندۂ خاص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر واضح آیتیں اور روشن دلیلیں نازل فرمارہا ہے تاکہ تمہیں کفر و شرک اور جاہلیت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکال کر ایمان و توحید کی روشنی میں داخل فرمائے۔ اللہ جو کیسا مہربان اور رحیم و کریم بادشاہ ہے اسکا حکم ضرور مانو اور ایمان و توحید کی روشنی کو سارے جہان میں پھیلانے کیلئے بے دریغ مال خرچ کرو۔

ف۱۰ ومالکم الاتنفقوا۔ یہ ترغیب الی الانفاق کا دوسرا طریق ہے۔ پہلے بطور ترقی فرمایا یہ مال و دولت یہیں رہیگا لیکن تم نہ رہو گے اب وقت ہے خرچ کرلو جب یہ موقع ہاتھ سے نکل جائیگا تو پچھتاؤ گے خرچ کروگے تو اس کے بدلے میں اجر ملے گا اور اگر خرچ نہیں کرو گے تو اصل مال بھی آخر ہاتھ سے چلا جائیگا۔ ان اللہ یرث کل شئ فیہا ولا یبقی لاحد مال واذا کان کذلک فانفاقہ بحیث انہ یستخلف عوضا وھو الثواب اولی (مظہری ج ۹ ص ۱۹) یہ زمین جو مختلف شکلوں میں دولت اگلتی ہے اور یہ آسمان جہاں سے بارش، گرمی اور روشنی وغیرہ آکر دولت اگلنے میں زمین سے تعاون کرتی ہیں میرے پاس رہ جائینگی اور تم دنیا سے رخصت ہو جاؤگے۔

ف۱۱ لا یستوی منکم۔ فتح سے غلبۂ اسلام مراد ہے۔ خاص فتح مراد نہیں۔ قالہ الشیخ قدس سرہٗ اور بعض کے نزدیک اس سے صلح حدیبیہ مراد ہے۔ لیکن جمہور مفسرین کے نزدیک اس سے فتح مکہ مراد ہے۔ فتح مکہ سے پہلے چونکہ عرب میں ہر طرف کفر کا غلبہ تھا اور اسلام قبول کرنا گویا اپنے کو مصائب و آفات میں جھونک دینے کے مرادف تھا اور اس دور میں اسلام کی خاطر مالی اور جانی قربانیوں کی ضرورت بھی زیادہ تھی اور فتح مکہ کے بعد اسلام کو غلبہ حاصل ہوگیا اور حالات کا رُخ یکسر بدل گیا۔ اس لئے فرمایا جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے اسلام قبول کیا۔ اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا اور جہاد کیا وہ رتبہ میں اور اجر و ثواب میں ان لوگوں سے بڑھ کر اور ان پر فائق ہیں جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے اور مال خرچ کیا اور جہاد میں شریک ہوئے لیکن اس فرق مراتب کے باوجود ایک انعام میں سب شریک ہیں اور وہ جنت کا وعدہ ہے اور وہ سب جنت کے مستحق ہیں۔ یہ آیت تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اہل جنت قرار دیتی ہے اور یہ ان حضرات کی بہت بڑی فضیلت ہے اس لئے ان کے بارے میں زبانِ طعن کھولنے کی اجازت نہیں (وکلا وعد اللہ الحسنیٰ) ای المتقدمون المتناھون السابقون والمتأخرون اللاحقون وعدھم اللہ جمیعا الجنۃ مع تفاوت الدرجات (قرطبی ج ۱۷ ص ۲۴۱)۔

۱۲ من ذا الذی ۔ یہ ترغیب انفاق کا تیسرا طریق ہے ۔ فیضعفہ جواب استفہام ہے۔ اس لئے منصوب ہے ۔ اور قرأت رفع میں یقرض پر معطوف ہے قال ابن عطیۃ ھنا الرفع یعنی فی یضاعفہ علی العطف .... و قرأ عاصم فیضاعفہ بالنصب بالفاء علی جواب الاستفہام (بحر ج ۸ ص ۲۱۹) حاصل یہ ہے کہ قرض کر لیا مال تمہارا ہی ہے، تم نے خود کمایا ہے اور باپ دادا سے میراث میں پایا ہے، تو چلو بطور قرض ہی دے دو۔ دنیا ہی میں اس سے کئی گنا زیادہ واپس کر دوں گا اور آخرت کا اجر و ثواب اس کے علاوہ ہوگا **۱۳ یوم تری** ۔ ظرف، لہ اجر کریم کے متعلق مقدر سے متعلق ہے اور یہ مومنوں کے لئے بشارت اخروی ہے جو اللہ کی راہ میں دل کھول کر مال خرچ کرتے ہیں۔ قیامت کے دن جب مومنین پلصراط پر سے گذریں گے اس وقت ان کے آگے اور ان کی دائیں جانب روشنی ہوگی جس میں وہ پلصراط پر سے صحیح سلامت گذر جائیں گے یہ روشنی ایمان اور اعمال صالحہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، انفاق فی سبیل اللہ وغیرہ کی ہوگی۔ اس لئے اعمال صالحہ کے مطابق ان کی روشنی کم و بیش ہوگی عن ابن مسعود یؤتون نورھم علی قدر اعمالھم (قرطبی ج ۱۷ ص ۲۴۴)۔

بشرٰکم الیوم اس سے پہلے یقال لھم مقدر ہے۔ جنت کے دروازوں پر فرشتے ان کے استقبال کے لئے کھڑے ہوں گے اور ان سے کہیں گے تمہیں نعمتوں کو باغات مبارک ہوں جن میں ہر قسم کے مشروبات کی نہریں بہہ رہی ہیں اور یہ تمہارا دائمی ٹھکانہ ہے تم ان میں ہمیشہ رہو گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ ای یقال لھم ذلك والقائل الملائکۃ الذین یتلقونھم (روح ج ۲۷ ص ۱۷۵) **۱۴ یوم یقول** الاٰیۃ ۔ یہ پہلے یوم سے بدل ہے اور یہ منافقین کے لئے زجر و تخویف ہے ۔ انظرونا منافقین، مومنین سے کہیں گے ہماری طرف دیکھو تاکہ تمہارے نورانی چہروں سے نور کی شعاع ہم تک پہنچے اور ہم بھی اس کی روشنی میں راستہ دیکھ سکیں یا انظرونا کے معنی ہیں انتظرونا یعنی جلدی جلدی نہ چلو ذرا ٹھہر جاؤ تاکہ تمہاری روشنی میں ہم بھی پلصراط عبور کر سکیں۔ نقتبس ۔ انظروا ۔ امر کا جواب ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے ۔ (مظہری) قیل ارجعوا ۔ جس طرح منافقین دنیا میں مومنوں سے استہزا کیا کرتے تھے ۔ اسی طرح قیامت کے دن مومنین بطور استہزا منافقوں سے کہیں گے کہ اب اس طرح مانگنے سے روشنی نہیں ملتی۔ جاؤ واپس دنیا میں اور وہاں ایمان لاؤ، نیک عمل کرو، صدقہ خیرات دو تو روشنی حاصل ہوگی، لیکن اب دنیا میں واپس

وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اور لڑائی کریں اور سب سے وعدہ کیا ہے اللہ نے خوبی کا اور اللہ کو خبر ہے جو کچھ تم کرتے

خَبِيْرٌ ﴿۱۰﴾ ع مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا

ہو ف کون ہے ایسا کہ ف قرض دے ۱۲ اللہ کو اچھی طرح

فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗۤ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۱﴾ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ

پھر وہ اسکو دونا کر دے اس کیواسطے اور اسکو ملے ثواب عزت کا جس دن تو دیکھے ایمان والے مردوں

وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ

کو اور ایمان والی عورتوں کو دوڑتی ہوئی چلتی ہے انکی روشنی ان کے آگے اور ان کے داہنے

بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

خوشخبری ہے تم کو آج کے دن باغ ہیں کہ نیچے بہتی ہیں جن کے نہریں سدا رہو

فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ

ان میں یہ جو ہے یہی ہے بڑی مراد ملنی ف جس دن کہیں گے ۱۴ دغاباز مرد اور

وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ

عورتیں ایمان والوں کو راہ دیکھو ہماری ہم بھی روشنی لے لیں تمہارے نور سے

قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ

کوئی کہے گا لوٹ جاؤ پیچھے پھر ڈھونڈ لو روشنی ف پھر کھڑی کر دی

بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ

جائے انکے بیچ میں ایک دیوار جسمیں ہوگا دروازہ اس کے اندر رحمت ہوگی اور باہر

مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ

کی طرف عذاب یہ ان کو پکاریں گے کیا ہم نہ تھے ۱۵ تمہارے ساتھ

قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَ

کہیں گے کیوں نہیں لیکن تم نے بچلا دیا اپنے آپ کو اور راہ دیکھتے رہے ف اور

منزل ۷

ع ۱۷

۱ طریق سوم برائے انفاق ۱۲

۲ زجر و تخویف برائے منافقین ۱۲

موضح قرآن ف ہر کچھ بچ رہتا ہے یعنی مالک فنا ہوتا ہے اور ملک اللہ کو بچ رہتی ہے اور ہمیشہ اسی کا مال تھا فتح سے پہلے یعنی فتح مکہ سے پہلے جنہوں نے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ بڑے درجے لے گئے ۱۲ منہ رح ف۲ قرض کے معنی یہ کہ اس وقت خرچ کرو جہاد میں پھر تمہیں دولتیں برتو گے اور یہی معنی دونے کے مالک میں اور غلام میں بیاج نہیں جو دیا سو اسکا اور جو نہ دیا سو اس کا ۱۲ منہ رح ف۳ جس وقت پلصراط پر چلیں گے سخت اندھیرا ہوگا اپنے ایمان کی روشنی ساتھ ہوگی آگے اور داہنے کہ نیک عمل داہنی طرف جمع ہوتے ہیں ۱۲ منہ رح۔

فتح الرحمٰن ف۱ مترجم گوید یعنی در دنیا روید و تحصیل نور کنید کہ اینجا تحصیل نور نیست واللہ اعلم ۱۲ ف۲ یعنی ہزیمت مسلمانان را

جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ فضرب بینھم اس کے بعد دونوں جماعتوں کے درمیان دیوار حائل کردی جائیگی۔ یہ جنّت اور دوزخ کے درمیان ہوگی جس میں دروازہ ہوگا اس دیوار کے اندر کی طرف اللہ کی رحمت ہوگی اور باہر کی جانب عذاب ہوگا فضرب بینھم بسور ای بجا لط حائل بین شق الجنۃ وشق النار (مدارک ج ۴ ص ۱۷۰) ۱۵ ینادونھم۔ منافقین مومنوں سے کہیں گے کیا دنیا میں ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ دنیا میں ہم تمہارے دین پر تھے اور تمہارے ساتھ مل کر نمازیں بھی پڑھا کرتے تھے اس لئے آج کچھ تو ہماری مدد کرو۔ قالوا بلیٰ۔ مومنین جواب دیں گے بے شک تم ہمارے ساتھ تھے لیکن تم نے منافقت کرکے اپنی جانوں کو ہلاکت میں ڈال لیا۔ تم کہلاتے تو مسلمان تھے لیکن ہمیشہ مسلمانوں کے مصائب میں مبتلا ہونے کے منتظر اور آرزومند رہتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ تمہیں اللہ کی توحید میں اور دین اسلام کی صداقت میں شک تھا اور تم دل سے مسلمان تھے ہی نہیں وغرتکم الامانی تمہیں مختلف جھوٹی آرزوں نے دھوکے میں ڈالے رکھا تم نے یہ سمجھا کہ ابھی چند دنوں کے اندر اندر اسلام کا نام و نشان مٹنے والا ہے اس لئے تم نے دوغلی پالیسی اختیار کئے رکھی یہاں تک کہ موت نے تمہیں لیا الامانی الفارغۃ التی من جملتھا الطمع فی انتکاس الاسلام (روح ج ۲۷ ص ۱۷۷) وغرکم باللہ الغرور الغرور بفتح غین صفت مشبہ ہے اور اس سے مراد شیطان ہے۔ شیطان نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں تمہیں دھوکے میں رکھا اور تمہیں باور کراتا رہا کہ کوئی حشر ونشر اور حساب کتاب نہیں اور اگر بالفرض کچھ ہوا بھی تو اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے معاف فرمادے گا۔ وغرکم الشیطان بان اللہ عفو کریم لا یعذبکم او بانہ لا بعث ولا حساب (مدارک ج ۴ ص ۱۷۰) ۱۶ فالیوم۔ اس لئے آج تم کسی صورت جہنم سے نہیں بچ سکتے۔ آج تم سے اور کافروں سے کسی قسم کا فدیہ اور معاوضہ قبول نہیں کیا جائیگا اور نہ تمہارا کوئی حامی اور مددگار ہی تمہیں عذاب سے بچا سکے گا۔ آج لامحالہ تمہیں جہنم میں جانا ہے، وہی تمہارا دائمی ٹھکانہ ہے اور آج جہنم ہی تمہاری حامی اور مددگار ہے اور وہی تمہاری جائے پناہ ہے جو نہایت ہی بدترین ٹھکانا ہے ۱۷ الم یان۔ یہ زجر ہے بعض مسلمانوں میں انفاق کے معاملے میں کچھ تکاسل آگیا تھا یہ ان پر زجر وعتاب ہے یا یہ منافقین پر زجر ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے کتراتے تھے

ارتبتم وغرتكم الاماني حتى جاء امر الله وغركم

دھوکے میں پڑے اور بہک گئے اپنے خیالوں پر یہاں تک کہ آپہنچا حکم اللہ کا اور تم کو بہکا دیا

بالله الغرور ⑭ فاليوم لا يؤخذ منكم فدية ولا

اللہ کے نام سے اس دغاباز نے ف۱ سو آج تم سے قبول نہ ہوگا فدیہ ف۲ دینا اور نہ

من الذين كفروا ماوىكم النار هي مولىكم و

منکروں سے تم سب کا گھر دوزخ ہے وہی ہے رفیق تمہاری اور

بئس المصير ⑮ الم يان للذين امنوا ان تخشع

بُری جگہ جا پہنچے کیا وقت نہیں آیا ف۳ ایمان والوں کو کہ گڑگڑائیں

قلوبهم لذكر الله وما نزل من الحق ولا يكونوا

ان کے دل اللہ کی یاد سے اور جو اترا ہے سچا دین اور نہ ہوں

كالذين اوتوا الكتب من قبل فطال عليهم

ان جیسے جن کو کتاب ملی تھی اس سے پہلے پھر دراز گذری ان پر

الامد فقست قلوبهم وكثير منهم فسقون ⑯

مدت پھر سخت ہوگئے ان کے دل اور بہت ان میں نافرمان ہیں ف۴

اعلموا ان الله يحي الارض بعد موتها قد بينا

جان رکھو ف۵ کہ اللہ زندہ کرتا ہے زمین کو اسکے مرجانے کے بعد ہم نے کھول کر سنا

لكم الايت لعلكم تعقلون ⑰ ان المصدقين

دیئے تمکو پتے اگر تم کو سمجھ ہے ف۶ تحقیق جو لوگ خیرات کرنیوالے ہیں مرد

والمصدقت واقرضوا الله قرضا حسنا يضعف

اور عورتیں ف۷ اور قرض دیتے ہیں اللہ کو اچھی طرح انکو ملتا ہے دونا

لهم ولهم اجر كريم ⑱ والذين امنوا بالله ورسله

اور ان کو ثواب ہے عزت کا اور جو لوگ یقین لائے اللہ

زجر ۱۲

مستحقین ... ۱۲

ترغیب انفاق ۱۲

موضح قرآن ف۱ پل صراط پر کافر نہ چلیں گے۔ وہ پہلے ہی دوزخ میں پڑینگے مگر جو امت ہے کسی نبی کی سچی یا کچی جب اندھیرا گھیرے گا ایمان والوں کیساتھ روشنی ہوگی منافق روشنی میں چلنے لگے مومن شتاب نکل گئے یہ پیچھے رہے پکارتے کہ ہم کو بھی روشنی دو کسی نے کہا پیچھے سے روشنی لاؤ وہ پیچھے ہٹے ان کے انکے بیچ دیوار کھڑی ہو گئی یعنی روشنی دنیا میں کمائی جاتی ہے وہ جگہ پیچھے چھوڑ آئے ۱۲ منہ ف۲ یعنی ایمان وہی ہے کہ دل نرم ہو پیغمبروں کی صحبت میں یہ پاتے تھے مدت کے بعد سخت ہو گئے اور اب یہ صفت مسلمانوں کو چاہیئے ۱۲ منہ ف۳ یعنی عرب لوگ جاہل تھے جیسے مردہ زمین اب ان کو جلایا ان میں سب کمال پیدا کر دیئے۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی اجل ۱۲۔

اس صورت میں امنوا سے امنوا باللسان مراد ہوں گے لیکن سیاق وسباق سے مناسب یہی ہے کہ اس سے بعض مخلص مومنین ہی مراد ہیں کیونکہ اکثر مخلصین تو ہمیشہ ہی اللہ تعالیٰ کے احکام کے آگے سرنگوں رہے ہیں۔ والمعاتب علی ماقاله الزجاج طائفة من المؤمنين والا فمنهم من لم يزل خاشعا منذ اسلم الی ان ذهب الی ربه (روح ج ۲۷ ص ۱۷۸) الم يأن من انی الامر يأنی اذا جاء اناه ای وقته (مدارک) اور ولا یکونوا، تخشع پر معطوف ہے یا استیناف ہے بصیغہ امر غائب (بحر، مظہری) ان تخشع میں ان مصدریہ ہے اور جملہ بتأویل مفرد لمّ یأنِ کا فاعل ہے اور وما نزل، ذکر اللہ پر معطوف ہے۔ فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ یعنی ان کے اور ان کے پیغمبروں کے درمیان زیادہ وقفہ گذر گیا یا کفر ومعاصی میں ڈوبے ان کو کافی زمانہ گذر گیا۔ حاصل یہ ہے کہ کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ اللہ کے ذکر قرآن کی آیتوں کے آگے یعنی اللہ تعالےٰ کے احکام کے سامنے ان کے دل تسلیم ورضاء کے ساتھ عاجز ہو جائیں اور ان کا سر اطاعت ان کے آگے جھک جائے اور وہ ان اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کی مانند نہ ہو جائیں جو کفر وعصیان میں انہماک یا انبیاء علیہم السلام کی اصل تعلیمات اور ان کی صحبت سے محروم ہو جانے کی وجہ سے ایسے سنگدل ہو چکے ہیں کہ اللہ کے کسی حکم کا، زجر وتہدید کا اور تبشیر وتخویف کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا، بلکہ ان میں سے بہت سے تو صریح طور پر خدا کے نافرمان اور باغی ہو چکے ہیں۔ اور ایمان والوں میں تو اللہ کا رسول موجود ہے اور اللہ کے تازہ بتازہ احکام نازل ہو رہے ہیں اس لئے انھیں تو اللہ کے احکام کے آگے سراپا تسلیم ورضا بن جانا چاہیئے۔ بعض روایتوں میں موجود ہے کہ جن مسلمانوں سے احکام الٰہیہ کی تعمیل میں کچھ سستی ہوئی تھی اس آیت کے نزول کے بعد انہوں نے اس کی تلافی کر لی۔

۱۸ اعلموا ان اللہ۔ یہ ترغیب انفاق کے تیسرے طریق سے متعلق ہے اور اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے مال کے بدلے کئی گنا واپس دینے کی ایک تمثیل ہے۔ جس طرح اللہ تعالےٰ مردہ اور خشک زمین پر مینہ برسا کر اسے تازگی اور زندگی عطاء فرماتا اور اس میں بوئے ہوئے دانہ سے کئی سو گنا دانے حاصل ہوتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں خرچ کئے ہوئے مال میں اضافہ فرماتا ہے۔ یہ آیتیں اور یہ مضامین ہم اس لئے کھول کر بیان کرتے ہیں تاکہ تم ان کو سمجھو اور ان پر عمل کرو۔

۱۹ ان المصدقین۔ یہ ترغیب فی الانفاق ہے۔ المصدقین اور المصدقات میں الف لام اسم موصول ہے۔ بالترتیب بمعنیٰ "الذین" اور "اللاتی" اور دونوں اسم فاعل بمعنی ماضی ہیں یعنی تصدقوا اور تصدقن بقرینہ معطوف "اقرضوا"۔ اسم موصول ہمیشہ جملہ پر داخل ہوتا ہے اور یہاں اسم فاعل پر اس کا داخل ہونا بظاہر خلاف قاعدہ معلوم ہوتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قاعدہ ان اسماء موصولہ کے لئے ہے جو صورۃً ومعنیً اسماء ہیں اور الف لام موصولہ چونکہ صورۃً حرف ہے اور معنیً اسم ہے، اس لئے مدخول بھی اگرچہ صورۃً مفرد (اسم فاعل) ہے لیکن معنیً جملہ اور بمعنی فعل ماضی ہے بقرینہ معطوف "اقرضوا" اب اصل عبارت یوں ہوگی ان الذین اصّدّقوا واقرضوا اللہ الخ (کشاف روح، مدارک) جو مرد اور عورتیں اللہ کی راہ میں خرچ کر رہی ہیں وہ گویا خدا کو قرض دے رہی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اس کا کئی گنا معاوضہ عطاء فرمائے گا۔ اور آخرت کا اجر وثواب اس کے علاوہ ہے۔

۲۰ والذین امنوا۔ جو لوگ صدق دل سے اللہ پر اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور ان کے احکام کے آگے سر تسلیم خم کر دیا اور دین حق کی سربلندی اور توحید کی اشاعت کے لئے دل کھول کر مال خرچ کیا، ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیقین اور شہداء کے رتبے میں ہوں گے اور آخرت میں ان کو وہی اجر وثواب اور نور عطاء ہوگا جو صدیقین اور شہداء کے لئے ہوگا۔ يريد ان المؤمنين بالله ورسوله هم عند الله بمنزلة الصديقين والشهداء وهم الذين سبقوا الى التصديق واستشهدوا فی سبیل اللہ (مدارک ج ۴ ص ۱۷۱) چونکہ

چونکہ ایک شخص صدق دل سے ایمان لا کر، اللہ کی کمال اطاعت بجا لا کر اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کر کے صدّیق اور شہید کا مرتبہ حاصل کر سکتا ہے۔ اس لئے یہاں فرمایا هم الصديقون والشهداء لیکن کوئی شخص ایمان اور عمل صالح میں انتہائی اخلاص کے باوجود نبی نہیں بن سکتا۔ البتہ نبیوں کی معیت حاصل کر سکتا ہے اس لئے سورۂ نساء ع ۹ میں فرمایا:۔

ومن يطع الله والرسول فاؤلٰئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين۔ الاٰیۃ:

لے والذین کفروا ۔ یہ کفار کے لئے تخویف اخروی ہے۔ توحید ورسالت اور دیگر ضروریات دین کا انکار کرنے والے اور اللہ کی آیتوں کو جھٹلانے والے جہنم کا ایندھن ہوں گے ۔ ۲۲ اعلموا انما الحیٰوۃ ۔ یہ ترغیب انفاق کا چوتھا طریق ہے۔ مصدروں پر تنوین تنکیر، ان افعال کی حقارت اور قلت کے اظہار کے لئے ہے۔ تائید ؛ متاع قلیل ثم ماوٰھم جھنم ط (آل عمران ع ۲۰) تنوین تنکیر تحقیر و تقلیل کے لئے کلام میں اکثر آتی ہے (رضی) اللہ کی راہ میں خرچ کی ہوئی دولت کا معاوضہ اگر دنیا میں بصورت اضافہ دولت نہ ملا تو بھی مضائقہ نہیں۔ یہ دنیا چیز ہی کیا ہے ۔ محض

اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ
وہی ہیں سچے ایمان والے اور لوگوں کا احوال بتلانے والے اپنے رب کے پاس ان کے واسطے
اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ
ہے ان کا ثواب اور ان کی روشنی اور جو لوگ منکر ہوئے اور جھٹلایا لے ہماری باتوں کو وہ ہیں
اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝١٩ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ
دوزخ کے لوگ جان رکھو کہ دنیا کی ۲ زندگانی یہی ہے کھیل
وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَ
اور تماشا اور بناؤ اور بڑائیاں کرنی آپس میں اور بہتات ڈھونڈنی مال کی اور
الْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ
اولاد کی جیسے حالت ایک ۳ مینہ کی جو خوش لگا کسانوں کو اس کا سبزہ پھر زور پر آتا ہے پھر تو دیکھے
مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ؕ وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ
زرد ہو گیا پھر ہو جاتا ہے روندا ہوا گھاس اور آخرت میں سخت عذاب ہے
وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ
اور معافی بھی ہے اللہ سے اور رضامندی اور دنیا کی زندگانی تو یہی ہے مال
الْغُرُوْرِ ۝٢٠ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا
دغا کا ف دوڑو ۴ اپنے رب کی معافی کی طرف کو اور بہشت کو جس کا پھیلاؤ
كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ
ہے جیسے پھیلاؤ آسمان اور زمین کا تیار کر رکھی ہے واسطے ان کے جو یقین لائے اللہ پر
وَرُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو
اور اس کے رسولوں پر یہ فضل اللہ کا ہے دے اس کو جس کو چاہے اور اللہ کا
الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝٢١ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِى الْاَرْضِ
فضل بڑا ہے کوئی ۵ آفت نہیں پڑتی ملک میں

ع ۲ / ۱۸

لے تخویف اخروی ۱۲
۲ طریق چہارم برائے ترغیب انفاق ۱۲
۳ تمثیل فنائے دنیا ۱۲
۴ طریق پنجم ترغیب انفاق ۱۲
۵ طریق ششم برائے ترغیب انفاق ۱۲

چند روزہ کھیل تماشا ہے، وقتی زینت و آرائش ہے اور یہاں حسب و نسب کی شرافت اور مال و اولاد کی کثرت و فراوانی پر ایک دوسرے کے مقابلے میں اپنی برتری ثابت کرنے اور اپنی بڑائی پر فخر کے سوا کیا ہے؟ اگر تمہیں دنیا ہی میں اس کا عوض مل جاتا تو تم اپنی فضول باتوں میں اس کو اڑا دیتے۔ اس کا اجر و ثواب محفوظ ہے جو آخرت میں تمہیں ملے گا دنیا کی یہ چہل پہل آنی فانی ہے اس میں دل نہ لگاؤ آخرت کی فکر کرو ۳ کمثل غیث ۔ یہ دنیا کی حقارت اور فانی ہونے کی تمثیل ہے۔ الکفار سے کاشت کار مراد ہیں کیونکہ انہیں اپنا کھیت سرسبز و شاداب دیکھ کر انتہائی خوشی ہوتی ہے۔ اس صورت میں یہ لفظ اپنے لغوی معنوں پر محمول ہوگا یعنی بیج کو زمین میں چھپانے والے۔ علی ما روی عن ابن مسعود، لانھم یکفرون ای یسترون البذر فی الارض (روح ج ۲۷ ص ۱۸۴) یا اس سے کافر لوگ مراد ہیں اور ان کی تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ کفار دنیا کی زینت کو دیکھ کر اس میں گم ہو جاتے ہیں لیکن مومنین دنیا کی ہر خوبصورت چیز سے اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیت پر استدلال کرتے ہیں۔ جیسا کہ ابونواس نے گل نرگس کی تعریف میں کہا ہے ؎

عیون من لجین شاخصات على اطرافها ذھب سبیك
علی قضب الزبرجد شاھدات (بان اللہ لیس لہ شریك) (روح)

دنیا کی ناپائیداری کی مثال ایسی ہے جیسے بارش کی وجہ سے زمین پر سرسبز و شاداب نباتات لہلہانے لگے اور دیکھنے والے انہیں دیکھ کر خوشی سے پھولے نہ سمائیں۔ یہاں تک کہ نبات اپنے جوبن پر پہنچ جائے۔ اس کے بعد تم دیکھو گے کہ اس کا رنگ زرد ہو رہا ہے آخر جب وہ پک جائے گی تو کاٹ ڈالی جائے گی اسی طرح اس دنیا کی زینت و آرائش بھی چند روزہ ہے۔ وفی الاخرۃ عذاب شدید۔ جو لوگ آخرت سے بے خبر ہو کر دنیا میں منہمک ہو جائیں گے۔ آخرت میں ان کے لئے سخت ترین عذاب ہوگا۔ ومغفرۃ من اللہ ورضوان۔ اور جن لوگوں نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دی، اللہ کے احکام کے سامنے سر جھکا دیا اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا ان کو اللہ کی طرف سے بخشش اور رضائے الٰہی کا پروانہ ملے گا۔ وما الحیٰوۃ الدنیا۔ جو شخص دنیا کی زندگی کو عیش و طرب میں گذار دے اور آخرت سے غافل ہو جائے اس کے لئے دنیا فریب کا سامان ہے اور اگر حیات دنیا میں آخرت کے لئے تیاری کرتا رہا تو یہ زندگی ایک بہتر زندگی تک پہنچانے کا ذریعہ بن جائے گی۔

موضح قرآن ف آدمی کو اول عمر میں کھیل چاہیے پھر تماشا پھر بناؤ درست کرنا۔ پھر ساکھ کرنے اور نام حاصل کرنا اور مرنا قریب آوے تو فکر مال اور اولاد کی کہ پیچھے میرا گھر بار بنا رہے آسودہ۔ یہ سب دغا کی جنس ہے آگے کام آوے گا اور ہی کچھ اور یہ کچھ کام نہ آویگا۔

متاع الغرور) ای لمن عمل لها ولم یعمل للآخرة فمن اشتغل فی الدنیا بطلب الآخرة فهی له بلاغ الی ما هو خیر منه (خازن ج ۷، ص ۴۶)
۲۴ سابقوا الی مغفرة۔ انفاق فی سبیل اللہ کی مزید ترغیب ہے۔ اگر اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا عوض تمہیں دنیا میں نہیں ملا تو کیا ہوا، اللہ تعالیٰ آخرت میں تمہیں اس کا اجر دے گا، تمہارے گناہ معاف فرمائیگا اور جنت میں تمہیں مربعے عطا فرمائیگا۔ تمہیں اتنا وسیع و عریض جنت عطا ہوگا جس کی صرف چوڑائی زمین و آسمان کی مجموعی چوڑائی کے برابر ہوگی اور لمبائی تو بہرحال اس سے بھی زیادہ ہوگی۔ یا عرض سے مطلق وسعت مراد ہے یعنی اس جنت کی وسعت زمین و آسمان کی مجموعی

وَلَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَاؕ
اور نہ تمہاری جانوں میں جو لکھی نہ ہو ایک کتاب میں، پہلے اس سے کہ پیدا کریں ہم اسکو دنیا
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ ۝۲۲ لِّكَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا
بیشک یہ اللہ پر آسان ہے تاکہ تم غم نہ کھایا کرو اسپر جو
فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْؕ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ
ہاتھ نہ آیا اور نہ شیخی کیا کرو اسپر جو تم کو اسنے دیا اور اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی
مُخْتَالٍ فَخُوْرِۙ ۝۲۳ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ
اترانے والا بڑائی مارنیوالا وہ جو کہ آپ نہ دیں اور سکھلائیں
النَّاسَ بِالْبُخْلِؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ
لوگوں کو بھی نہ دینا اور جو کوئی منہ موڑے تو اللہ آپ ہے بے پروا
الْحَمِیْدُ ۝۲۴ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا
سب خوبیوں کیساتھ موصوف ہم نے بھیجے ہیں اپنے رسول نشانیاں دیکر اور اتاری
مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِۚ
ان کے ساتھ کتاب اور ترازو تاکہ لوگ سیدھے رہیں انصاف پر
وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّمَنَافِعُ
اور ہم نے اتارا لوہا اس میں سخت لڑائی ہے اور لوگوں کے
لِلنَّاسِ وَلِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَیْبِؕ
کام چلتے ہیں اور تاکہ معلوم کرے اللہ کون مدد کرتا ہے اسکی اور اس کے رسولوں کی بن دیکھے
اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ۝۲۵ ع ۳ ۱۹ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِیْمَ
بے شک اللہ زور آور ہے زبردست ف اور ہم نے بھیجا تھا نوح کو اور ابراہیم کو
وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍۚ
اور ٹھہرا دی دونوں کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب پھر کوئی ان میں راہ پر ہے

۱ زجر و تہدید برائے متکبران و بخیلان ۱۲
۲ ذکر مضمون جہاد ۱۲
۳ تفصیل اجمال آیت سابقہ ۱۲

وسعت کے برابر ہوگی۔ یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ پر اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں۔ اور ان کے احکام کی دل و جان سے تعمیل کریں۔ یہ اللہ کا فضل و احسان ہے وہ جسے چاہے اس سے نواز دے اور بڑے فضل و کرم کا مالک ہے اس کے یہاں کوئی کمی نہیں **۲۵** ما اصاب۔ یہ ترغیب انفاق کا پانچواں طریق ہے۔ یعنی اگر تم مال اس لئے خرچ نہیں کرتے ہو کہ مصیبتوں اور تکلیفوں میں کام آئے تو یہ بھی خام خیالی ہے۔ کیونکہ جو آفتیں زمین پر آنے والی ہیں مثلاً قحط سالی، کھیتوں کی تباہی، زلزلے وغیرہ یا جو مصیبتیں انسانوں پر آنے والی ہیں مثلاً بیماری تنگدستی وغیرہ یہ سب روز ازل میں مقدر ہو چکی ہیں اور واقع ہونے سے پہلے ہی لوح محفوظ میں ثبت اور علم الٰہی میں موجود ہیں، اس لئے ان حوادث و بلیات کو مال و دولت یا کسی دوسرے وسائل سے روکنا ناممکن ہے اور ہر چیز کو مقدر کر لینا اللہ تعالیٰ کے لئے نہایت آسان ہے۔ کیونکہ اس کا علم کان وما یکون پر حاوی اور محیط ہے۔ لکیلا تاسوا۔ جار مجرور کا متعلق محذوف ہے۔ ای اخبرناکم بذلك لئلا تحزنوا (روح ج ۲۷ ص ۱۸۷) یعنی ہم نے تمہیں اس حقیقت سے اس لئے باخبر کر دیا ہے تاکہ تم اپنے نقصانات پر غم نہ کرو اور منافع حاصل ہونے پر آپے سے باہر نہ ہو جاؤ، کیونکہ سب کچھ اللہ کی طرف سے مقدر ہے اس میں تمہارے اختیار کو کچھ دخل نہیں **۲۶** واللہ لا یحب۔ یہ متکبروں اور بخیلوں کے لئے زجر و تہدید ہے۔ مختال اکڑ کر چلنے والا۔ فخور ڈینگیں مارنیوالا۔ اللہ تعالیٰ کبر و بڑائی سے اکڑنے والوں اور ڈینگیں مارنے والوں کو پسند نہیں کرتا جو نہ خود نیکی کے راستے میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو خرچ کرنے دیتے ہیں۔ بلکہ ان کو بخل کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اصل میں بخل یہی ہے کہ آدمی اللہ کے دین اور توحید کی اشاعت میں خرچ نہ کرے۔ ومن یتول۔ یہ مذکورہ بالا پانچ وجوہ انفاق سے متعلق ہے شرط کی جزاء مقدر ہے اور فان اللہ هو الغنی الحمید جزائے محذوف کی علت ہے مثلاً ومن یتول فانّ له قاله الشیخ رحمه الله تعالیٰ یعنی جو شخص اس قدر واضح بیان کے بعد بھی نہ مانے، بلکہ اعراض کرے اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرے تو اس پر تُف ہے کیونکہ خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ کو تو کوئی نفع نہیں ہوگا وہ تو ساری کائنات سے بے نیاز ہے اور ہر خوبی کا مالک ہے اور اسے کسی چیز کی ضرورت نہیں **۲۷** لقد ارسلنا

موضح قرآن ف کتاب اور ترازو شاید اسی ترازو کو کہا تولنے کی یہ بھی اسباب ہے انصاف کا یا شریعت کو فرمایا جس سے جھوٹا سچا کھل جاوے۔

وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَٰسِقُونَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَىٰٓ ءَاثَٰرِهِم
اور بہت ان میں نافرمان ہیں پھر پیچھے بھیجے ان کے قدموں پر ف۹

بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ٱبْنِ مَرْيَمَ وَءَاتَيْنَٰهُ ٱلْإِنجِيلَ
اپنے رسول اور پیچھے بھیجا ہم نے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو اور اسکو ہمنے دی انجیل

وَجَعَلْنَا فِى قُلُوبِ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً ط
اور رکھ دی اس کے ساتھ چلنے والوں کے دل میں نرمی اور مہربانی

وَرَهْبَانِيَّةً ٱبْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَٰهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ٱبْتِغَآءَ
اور ایک ترک کرنا دنیا کا جو انہوں نے نئی بات نکالی تھی ہمنے نہیں لکھا تھا یہ ان پر مگر کیا چاہنے کو

رِضْوَٰنِ ٱللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ج فَـَٔاتَيْنَا ٱلَّذِينَ
اللہ کی رضامندی پھر نہ نباہا اسکو جیسا چاہیئے تھا نباہنا پھر دیا ہمنے ان لوگوں کو

ءَامَنُوا۟ مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ ج وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَٰسِقُونَ ﴿٢٧﴾ يَٰٓأَيُّهَا
جو انہیں ایماندار تھے انکا بدلا ف۱ اور بہت ان میں نافرمان ہیں ف اے

ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَءَامِنُوا۟ بِرَسُولِهِۦ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ
ایمان والو ف۱ ڈرتے رہو اللہ سے اور یقین لاؤ اس کے رسول پر ف۲ دیگا تمکو دو حصے

مِن رَّحْمَتِهِۦ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِۦ وَيَغْفِرْ
اپنی رحمت سے اور رکھ دے گا تم میں روشنی جسکو لئے پھرو اور تمکو معاف

لَكُمْ ط وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٨﴾ لِّئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ ٱلْكِتَٰبِ أَلَّا
کریگا اور اللہ معاف کرنیوالا ہے مہربان ف تاکہ نہ جانیں ف۲ کتاب والے کہ

يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَىْءٍ مِّن فَضْلِ ٱللَّهِ وَأَنَّ ٱلْفَضْلَ بِيَدِ
پا نہیں سکتے کوئی چیز اللہ کے فضل میں سے اور یہ کہ بزرگی اللہ کے ہاتھ

ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ط وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ ﴿٢٩﴾
ہے دیتا ہے جس کو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے ف۳

ع ۴ ۲۰

منزل ۷

یہاں سے سورت کے دوسرے مضمون یعنی جہاد فی سبیل اللہ کا بیان شروع ہوتا ہے البینٰت معجزات واضحہ، الکتاب سے جنس مراد ہے اور تمام کتب سماویہ کو شامل ہے المیزان کا عطف الکتاب پر تفسیری ہے از قبیل عطف الاسم علی الاسم یعنی یہ دونوں ایک ہی چیز کے نام ہیں اور تغایر محض لفظی اور اعتباری ہے جیسا کہ امام طحاوی رح نے فرمایا ہے کہ حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ اور ایک قراءت میں اس کے بعد وصلوٰۃ العصر وارد ہے۔ امام طحاوی اسے عطف الاسم علی الاسم قرار دیتے ہیں۔ حاصل یہ کہ یہ عطف تفسیری ہے ایک ہی چیز کے دو ناموں میں سے ایک کو دوسرے پر معطوف کیا گیا ہے کتب سماویہ چونکہ حق و باطل اور شرائع الٰہیہ کے لئے میزان ہیں اس لئے ان کو میزان کہا گیا۔ انزلنا الحدید یعنی ہم نے لوہا پیدا کیا۔ (انزلنا الحدید) ای انشأناہ وخلقناہ۔ کقولہ تعالیٰ: وانزل لکم من الانعام ثمانیۃ ازواج (قرطبی ج ۷ ا ص ۲۶۱) باس شدید لوہا شدت کی جنگ کا ذریعہ ہے کیونکہ تمام آلات حرب لوہے سے بنتے ہیں۔ واما الحدید ففیہ البأس الشدید فان الات الحروب متخذۃ منہ (کبیر) فرمایا ہم نے بنی آدم میں بہت سے پیغمبر بھیجے جنہیں کھلے معجزات اور روشن نشانات دیئے اور ان پر کتابیں نازل کیں جو شرائع سماویہ کا معیار و میزان تھیں تاکہ لوگ ان پر عمل کر کے دنیا میں عادلانہ نظام زندگی قائم کر سکیں اور ہم نے لوہا پیدا کیا جس میں لوگوں کے لئے گوناگوں فائدے ہیں اور سب سے اہم فائدہ یہ ہے کہ اس سے سامان جنگ تیار ہوتا ہے۔ لیعلم اللہ مجاز اظہار حقیقت مراد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو جانتا ہے۔ ہم نے لوہا پیدا کیا جس سے آلات حرب اور سامان جنگ تیار کرتے ہیں تاکہ ہم دیکھیں اور ظاہر کریں کہ ان آلات حرب سے اللہ کے دین کو سربلند اور باطل کو سرنگوں کرنے کے لئے کون جہاد کرتا ہے اور کون سر دھڑ کی بازی لگا کر اللہ کے دین اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ ان اللہ قوی عزیز اللہ ایسا طاقتور اور غالب ہے کہ وہ دشمنان اسلام کو آن کی آن میں ختم کر سکتا ہے مگر ابتلاء و امتحان کیلئے اس نے اہل ایمان پر کفار سے جہاد کو فرض قرار دیا ۵۷ ولقد ارسلنا نوحا۔ یہ گذشتہ آیت میں اجمال کی تفصیل ہے ہم نے نوح ؑ اور ابراہیم ؑ کو رسالت سے سرفراز فرمایا اور پھر ان کی اولاد میں بھی رسالت و نبوت اور وحی کا سلسلہ جاری کر دیا اور ان کی اولاد میں ہزاروں پیغمبر مبعوث کئے، لیکن اس کے باوجود انکی ساری اولاد ہدایت پر قائم نہ رہی۔ ان میں سے کچھ تو انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کے مطابق ہدایت اور توحید پر قائم

موضح قرآن ف یہ فقیری اور تارک دنیا بننا نصاریٰ نے رسم نکالی جنگل میں تکیہ بنا کر بیٹھتے نہ جورو رکھتے نہ بیٹا نہ کماتے نہ جوڑتے محض عبادت میں رہتے خلق سے نہ ملتے۔ اللہ نے بندوں پر یہ حکم نہیں رکھا مگر جب اپنے اوپر نام رکھا ترک دنیا کا پھر اُس پردے میں دنیا چاہنی بڑا وبال ہے ف۲ یعنی اس رسول کے تابع رہو کہ یہ نعمتیں پاؤ اوروں سے دونا ثواب ہر عمل کا اور روشنی لئے پھرو یعنی تمہارا وجود نورانی ہو جاوے ف۳ یعنی اہل کتاب پیغمبروں کا احوال سُن کر پچھتاتے کہ ہم ان سے دور پڑے ہمکو وہ درجے ملنے محال ہیں، سو یہ رسول اللہ نے کھڑا کیا اسکی صحبت میں آگے سے دونا کمال مل سکتا ہے اور اللہ کا فضل بند نہیں ہو گیا۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم ف۲ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲۔

رہے مگر اکثر صراطِ مستقیم سے بھٹک کر کفر و شرک اور گمراہی میں مبتلا ہو گئے۔ ای خارجون عن الصراط المستقیم (روح) ۲۹؎ ثم قفینا۔ ان کے بعد ہم پے درپے پیغمبر بھیجتے رہے یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں سب کے بعد ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا اور اس پر کتاب انجیل نازل کی جس میں مسئلہ توحید اور دیگر احکام شریعت کا بیان تھا جن لوگوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کی ہم نے ان کے دلوں میں محبت و الفت پیدا کر دی اور وہ آپس میں ایک دوسرے سے نہایت محبت و مودّت کا سلوک کرتے تھے۔ ورھبانیۃ ابتدعوھا۔ رھبانیۃ، عزلت، ریاضت، لوگوں سے علیحدگی اختیار کرکے اللہ کی عبادت میں مصروف ہو جانا، اس کا ناصب علی شریطۃ التفسیر محذوف ہے منصوب بفعل مضمر یفسرہ الظاھر ای وابتدعوا رھبانیۃ۔ (روح ج ۲۷ ص ۱۹۰) الا ابتغاء وجہ اللہ کتبنا ھا میں ضمیر مفعول سے بدل ہے یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے متبعین میں سے ایک جماعت نے رہبانیت از خود اختراع کی تھی ہم نے سرے سے ان پر فرض کی ہی نہ تھی ہم نے تو ان پر اللہ کی رضاجوئی فرض کی تھی لیکن جو چیز انہوں نے اپنی طرف سے اپنے اُوپر لازم کر لی تھی آخر وہ اس کا بھی حق ادا نہ کر سکے اور رہبانیت پر پورے نہ اتر سکے والمعنی ماکتبناعلیھم الا ابتغاء رضوان اللہ (قرطبی ج ۱۷ ص ۲۶۳) یا استثناء منقطع ہے۔ یعنی رہبانیت کو ہم نے ان پر فرض نہیں کیا تھا بلکہ انہوں نے خود ہی اللہ کی رضاجوئی کے لئے اسے اپنے اُوپر لازم کر لیا تھا، لیکن پھر اس کا حق ادا نہ کر سکے۔ استثناء منقطع ای ما فرضناھا نحن علیھم رأسا ولکن ابتدعوھا والزموا انفسھم بھا ابتغاء رضوان اللہ تعالیٰ (روح) یا استثناء متصل ہے یعنی رہبانیت کو انہوں نے اختراع کیا اور ہم نے رضا الٰہی حاصل کرنے کے لئے ان پر اسکو مقرر کر دیا۔ استثناء متصل والمعنی انا ما تعبدناھم بھا الا علی وجہ ابتغاء مرضاۃ اللہ تعالیٰ (کبیر) ابتدا میں جن لوگوں نے رہبانیت اختیار کی تھی اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ لوگ نہ تو جہاد کی طاقت رکھتے تھے اور نہ امر بالمعروف کی تو انہوں نے عزلت اختیار کر لی مگر بعد میں لوگ اسکی رعایت نہ کر سکے ۳۰؎ فاتینا الذین اٰمنوا۔ اس سے عیسیٰ علیہ السلام کے مخلص جان نثار حواریین مراد ہیں جنہوں نے دین حق کی خاطر جہاد کیا اور لوگوں کو توحید کی دعوت دیتے رہے اور دین عیسوی کے سچے متبع تھے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن مسعود! بنی اسرائیل بہتّر فرقوں میں بٹ گئے ان میں سے صرف تین فرقے بچے باقی سب ہلاک اور جہنمی ہوئے اوّل وہ جنہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت کو قبول کیا اور دشمنوں کے مقابلے میں انکی مدد کی اور کفار سے جہاد کیا۔ ان لوگوں کے بارے میں وارد ہے فایدنا الذین اٰمنوا علی عدوھم فاصبحوا ظٰھرین (صف ع ۲) دوّم وہ جو جہاد کی طاقت نہیں رکھتے، لیکن امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے۔ سوّم وہ جو ان دونوں کاموں کی طاقت نہیں رکھتے۔ انہوں نے عزلت اور رہبانیت اختیار کی اور اللہ کی عبادت میں مصروف ہو گئے۔ یا ابن مسعود اما علمت ان بنی اسرائیل تفرقوا اثنتین وسبعین فرقۃ کلھا فی النار الا ثلاث فرق، فرقۃ اٰمنت بعیسیٰ علیہ السلام، وقاتلوا اعداء اللہ فی نصرتہ حتی قتلوا، وفرقۃ لم یکن لھا طاقۃ بالقتال، فامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر، وفرقۃ لم یکن لھا طاقۃ بالامرین، فلبسوا العباء وخرجوا الی القفار والفیافی (روح ج ۲۷ ص ۱۹۲ وکبیر ج ۸ ص ۱۴۵ واللفظ لہ بتغییر) وکثیر منھم فٰسقون ۰ ان تینوں فرقوں کے علاوہ باقی اکثریت راہِ راست سے ہٹ کر کفر و شرک اور تثلیث میں مبتلا ہو گئی ۳۱؎ یاایھا الذین اٰمنوا۔ یہ خطاب یہود و نصاریٰ سے ہے جو موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام پر ایمان لا چکے تھے ان سے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور حق بات کو مت چھپاؤ اور اللہ کے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ، اللہ تمہیں دوگنا رحمت سے ہمکنار کریگا اور دوگنا اجر و ثواب عطا فرمائیگا۔ اور قیامت کے دن تمہیں روشنی عطا کریگا جس میں تم چل سکو گے اور تمہارے تمام گذشتہ گناہ معاف فرما دے گا۔ کیونکہ وہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت ہی مہربان ہے۔ دوگنا اجر و ثواب اس لئے کہ ایک ثواب تو ہوگا پہلے پیغمبر پر ایمان لانے کا اور دوسرا ثواب ہوگا حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا۔ المعنی یاایھا الذین اٰمنوا بموسیٰ وعیسیٰ علیھما السلام، اٰمنوا بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم۔۔۔ یؤتکم نصیبین من رحمتہ نصیبًا علی ایمانکم بمن اٰمنتم بہ اولا ونصیبًا علی ایمانکم بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم اٰخرا۔ (روح ج ۲۷ ص ۱۹۴) ۳۲؎ لئلا یعلم۔ لا میں دو قول ہیں۔ اوّل یہ کہ لا زائدہ برائے تاکید۔ اہل کتاب کا زعم تھا کہ رسالت و نبوت اور وحی ربانی کے مستحق صرف بنی اسرائیل ہی ہیں اور کوئی نہیں، اس لئے اب بھی اگر کوئی پیغمبر آسکتا ہے تو صرف بنی اسرائیل سے مبعوث ہو سکتا ہے تو ان کے زعم باطل کا رد فرمایا کہ ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور دوہرا ثواب دینے کا اس لئے وعدہ کیا ہے تاکہ اہل کتاب کو آپکی نبوت کا یقین ہو جائے اور انہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ کے فضل و احسان کی تقسیم ان کے اختیار و قدرت میں نہیں اور نبوت و رسالت جو اللہ کا سب سے بڑا فضل ہے ان کے تصرف میں نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے اختیار و تصرف میں ہے وہ جسے چاہے اُس کو نوازے اسے کوئی روکنے والا نہیں۔ دوّم یہ کہ لا زائدہ نہیں۔ اس صورت میں یقدرون کی ضمیر فاعل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مؤمنین سے کنایہ ہوگی یعنی تاکہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں کہ پیغمبرؑ اور اہل اسلام اللہ کے فضل و احسان کے مستحق نہیں ہیں۔ والتقدیر: لئلا یعلم اھل الکتاب ان النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) والمؤمنین لا یقدرون علی شیء من فضل اللہ (کبیر) لیکن حضرت شیخ قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ اس صورت میں بھی یقدرون کی ضمیر اہل کتاب کی طرف راجع ہے اور مطلب یہ کہ اہل کتاب یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ اب ہمارا کوئی امام نہیں اسلئے اب ہم جہاد کرکے اللہ تعالیٰ کا فضل اور اسکی رضامندی حاصل نہیں کر سکتے تو اب خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا چکے ہیں، لہٰذا ان پر ایمان لاؤ اور ان کے ساتھ ملکر اللہ کے دین کی سربلندی اور توحید کی اشاعت کیلئے جہاد کرو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے فضل و رحمت سے نوازیگا اس کے یہاں کسی چیز کی کمی نہیں اور اس کے فضل و احسان کا کوئی کنارہ نہیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

سورۃ الحدید میں آیات توحید اور اسکی خصوصیات

سبح للہ ما فی السمٰوٰت والارض ـــ تا ـــ وھو علیم بذات الصدور نفی شرک اعتقادی و بیان مراتب ثلاثہ برائے توحید۔ دو کا صراحۃً اور ایک کا تبعًا۔